تقسیم میراث

(جدید حسابی قاعدوں کے ساتھ)

مرتبہ

سید شوکت علی

اسلامک پبلیکیشنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ
۱۳-ای شاہ عالم مارکیٹ، لاہور (پاکستان)

نام کتاب	:	تقسیمِ میراث	
مصنف	:	سید شوکت علی	
اشاعت	:	ایڈیشن	تعداد
		۱ تا ۹ مارچ ۱۹۷۵ء تا دسمبر ۱۹۹۶ء	۹,۰۰۰
		۱۰ اکتوبر ۱۹۹۹ء	۱,۱۰۰
اہتمام	:	پروفیسر محمد امین جاوید (منیجنگ ڈائریکٹر)	
ناشر	:	اسلامک پبلیکیشنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ	
		۱۳-ای، شاہ عالم مارکیٹ، لاہور (پاکستان)	
		فون 7664504-7669546 فیکس : 7658674	
		ای میل islamic@ms.net.pk	
مطبع	:	ایس-ٹی پرنٹرز، لاہور	

قیمت : -/48 روپے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

آج دنیا کے اکثر ممالک سرمایہ داری کے تباہ کن اثرات کا رونا رو رہے ہیں، اور اُن کی سمجھ میں نہیں آتا کہ دولت کو چند مخصوص ہاتھوں میں سمٹنے سے کس طرح روکا جائے۔ اشتراکی نظام نے اس کا ایک علاج تجویز کیا لیکن وہ دوسری انتہا کو پہنچ گئے اور فرد کی ذاتی ملکیت ہی کو ختم کر کے اسٹیٹ کو "سرمایہ دار اعظم" بنا کر بدنام زمانہ سرمایہ داری کے سارے نقائص اس میں سمو دیئے۔ دراصل اس افراط و تفریط کے بین بین ہی کوئی راستہ ان الجھنوں سے نجات دلا سکتا ہے اور وہ ہے اسلام کا راستہ۔

اسلام کا اقتصادی نظام نہ تو فرد کی ملکیت کو ختم کرتا ہے اور نہ اس کا موقع دیتا ہے کہ دولت سمٹ سکے جائز اور حلال طریقہ سے دولت پیدا کرنے کی پابندی، دولت کو خرچ کرنے کے حدود، حقوق العباد کی ادائیگی، زکوٰۃ و صدقات کا التزام اور تقسیم میراث وہ توازن قائم کرتے ہیں جو دولت کی صحیح تقسیم کے لیے ضروری ہے۔ صرف تقسیم میراث ہی کے اصولوں کو لیجیے، ان کی پابندی کرنے سے ہر فرد کی موت پر اس کا ترکہ متعدد افراد پر تقسیم ہو جاتا ہے اور دولت گردش کرتی رہتی ہے۔ یہ اصول اسلام میں ایک مستقل فن اور علم کی حیثیت رکھتے ہیں جس کو "علم الفرائض" کہتے ہیں۔ ان اصولوں کی اہمیت کا اندازہ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے بخوبی ہو سکتا ہے کہ:

"اے لوگو۔ علم الفرائض خود بھی سیکھو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ کہ وہ نصف علم ہے۔"

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اس فن کو "نصف علم" فرمایا اور ہم مسلمانوں کا یہ حال ہے کہ ہم نے جس طرح اسلام کے بہت سے احکام کو پس پشت ڈال دیا ہے اس سے کہیں زیادہ بے توجہی اس "نصف علم" کے ساتھ کر رہے ہیں۔ کوئی مقامی رواج کی پناہ ڈھونڈ کر اور کوئی مصلحتوں اور ضروریات کی آڑ لے کر ان احکام کی خلاف ورزی کرتا ہے کبھی دانستہ اور کبھی نادانستہ۔ نتیجہ یہ ہے کہ صدیوں سے تقسیم میراث کے احکام کی نافرمانی ہو رہی ہے۔ کہیں لڑکیوں اور بہنوں کے حصے غصب کر لیے جاتے ہیں اور کہیں نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر رحم دل بننے کی کوشش میں ان وارثوں کے حصے بھی مقرر کیے جاتے ہیں جنہیں شریعت نے محجوب قرار دیا ہے اور اب حال یہ ہے کہ یہ علم ہی مسلمانوں سے گم سا ہو گیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ پیشین گوئی سچی ثابت ہو رہی ہے کہ:

"سب سے پہلے جو علم میری امت سے اٹھا لیا جائے گا وہ علم الفرائض ہے"

اس علم سے آج کے مسلمانوں کی عدم واقفیت کا سب سے بڑا سبب تو ہماری لاپرواہی اور بے توجہی ہے لیکن ایک سبب یہ بھی ہے کہ اس علم پر اردو میں عام فہم اور سلیس زبان میں لکھی ہوئی کتابوں کی کمی ہے۔ عربی زبان میں تو علماء سلف رحمہم اللہ تعالیٰ نے تقریباً ستر مستقل کتابیں جن میں چالیس کے قریب اصل کتابیں اور چوبیس شروح اور پانچ چھ حاشیے شامل ہیں لکھ کر اس علم کی اشاعت کا سامان کر دیا اور اس کے بعد بھی وقتاً فوقتاً کتابیں لکھی گئیں۔ لیکن عربی نہ جاننے کی وجہ سے برصغیر ہند و پاکستان کے مسلمان ان گراں قدر تصنیفات سے استفادہ نہ کر سکے۔ ہماری اپنی زبان میں جو کتابیں ملتی ہیں یا تو ان کی زبان اور اسلوب بیان نیز طرز طباعت موجودہ تعلیم یافتہ طبقہ کے لیے نامانوس سا ہے یا ان میں جدید حسابی قاعدوں کا استعمال نہیں کیا گیا ہے اور پرانے طریقے میں یہ نئے لوگ الجھ کر رہ جاتے ہیں۔

اسی ضرورت کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنی کم علمی کے باوجود اللہ تعالیٰ سے اس توفیق کا طالب ہوا کہ ایک مختصر کتاب سلیس اُردو میں جدید حسابی قاعدوں کے ساتھ مرتب کر سکوں۔ چنانچہ اس علم کا باقاعدہ مطالعہ شروع کیا اور درس گاہ جماعت اسلامی رام پور ہند میں ریاضی کے استاد کی حیثیت سے مجھے یہ مضمون طلبہ کو پڑھانے کا بھی کئی سال موقع ملا۔ درس گاہ میں پڑھانے کے ساتھ ساتھ میں اپنے اسباق کا اختصار بھی تیار کرتا رہا۔ پھر مزید اس علم پر جو کتابیں عربی، اُردو یا انگریزی میں مل سکیں ان سے بھی استفادہ کیا اور اس طرح یہ کتاب مرتب ہوتی گئی۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ یہ کام اس نے مجھ جیسے بے بضاعت اور کم علم شخص سے لے لیا۔

ترتیب میں زبان عام فہم اور سلیس استعمال کی گئی ہے جو طلبہ، کم تعلیم یافتہ لوگ اور عام مسلمان سب ہی بآسانی سمجھ سکیں۔ سوالات حل کرنے کے لیے جو قاعدہ استعمال کیا گیا ہے نہایت آسان ہے جو کسور عام اور نسبتی تقسیم جاننے والوں کی سمجھ میں بآسانی آسکتا ہے۔ اس قاعدے کی خصوصیت یہ ہے کہ اس کے استعمال سے "تصحیح" کے پرانے قاعدے کی جس میں اکثر لوگوں کو دقت محسوس ہوتی ہے کوئی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ نیز "عول" کے سوالات اور "رد" کی وہ صورت بھی جس میں بیوی یا شوہر نہ ہوں اسی ایک قاعدے سے حل ہو جاتے ہیں۔ مختصر یہ کہ قاعدوں کی بھرمار کو ختم کر دیا گیا ہے۔

تمام اصول مثالوں کے ذریعہ واضح کیے گئے ہیں اور پوری کتاب میں سَو سے زیادہ حل شدہ مثالیں دے کر بہت سی ممکنہ صورتوں میں رہنمائی کر دی گئی ہے۔ مثالوں کے حل فقہ حنفی کے مطابق دیتے گئے ہیں لیکن جہاں کہیں امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے طریقوں میں اختلاف ہوا ہے اس کی نشان دہی بھی کر دی گئی ہے اور بعض مثالوں کے حل دونوں طریقوں سے دیتے گئے ہیں۔ حتی الامکان ان مثالوں کے حل میں صحت کا خیال رکھا گیا ہے

لیکن چونکہ کوئی انسان غلطی سے مبرا نہیں اس لیے امکان ہے کہ کہیں کوئی سہو ہو گیا ہو۔ میں ان قارئین کا ممنون و شکر گزار رہوں گا جو میری کوتاہی یا غلطی سے مجھ ناچیز کو ازراہِ کرم آگاہ فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کتاب کو ہم سب کے لیے مفید و کارآمد بنائے اور جس مقصد سے یہ لکھی گئی ہے وہ پورا ہو یعنی زیادہ سے زیادہ لوگ علم الفرائض سے واقفیت حاصل کریں۔ آمین۔ وما توفیقی اِلّا باللہ

۱۲ر جولائی ۱۹۷۳ء

سید شوکت علی

اے-۸۰۰/۴ بلاک ایچ۔
شمالی ناظم آباد۔ کراچی ۳۳

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پہلا باب

ترکہ اور اس کے مصارف کی ترتیب

ترکہ:۔ کسی شخص کی وفات کے وقت اس کی تمام جائداد منقولہ اور غیر منقولہ نقد و جنس جو اس کی ملکیت میں شرعاً ہو خواہ سب اس کے قبضہ میں ہو یا دوسروں کے ذمّہ واجب الادا ہو اس میّت کا ترکہ کہلائے گی۔

مصارف کی ترتیب

(۱) **تجہیز و تکفین**۔ سب سے پہلے ترکہ میت کی تجہیز و تکفین پر صرف کیا جائے خواہ کل ترکہ اس میں صرف ہو جائے۔ لیکن اعتدال ملحوظ رہے مثلاً کفن ایسے کپڑے کا دیا جائے جس قسم کا کپڑا متوفی اپنی حیات میں "عیدین" یا جمعہ وغیرہ میں استعمال کرتا تھا۔

(۲) **قرض کی ادائیگی**۔ تجہیز و تکفین سے جو بچے اس سے میّت کے وہ قرض ادا کیے جائیں جن کا تعلق حقوق العباد سے ہو۔ بندوں کے قرضے کی دو قسمیں ہیں۔ ایک وہ قرض جس کا میت نے بحالت صحت اقبال کیا ہو یا شہادت سے ثابت ہو دوسرا وہ قرض جس کا اقرار میت نے بحالت مرض کیا ہو۔ جو قرض بحالت مرض بھی شہادت سے ثابت ہو پہلی ہی قسم میں شمار ہوگا۔ ترکہ میں سے پہلی قسم کا قرض پہلے ادا کیا جائے گا۔ اور اگر کچھ باقی بچے تب دوسری قسم کا قرض بھی ادا کیا جائے اور اگر نہ بچے تو یہ قرض نہ ادا کیا جائے گا۔ قرض خواہ سے معاف کرانے کی درخواست کرنی چاہیے۔ لیکن بہتر یہ ہے کہ ورثاء اس قرض کو اپنے مال میں سے ادا کرنے کی کوشش کریں۔

وہ قرض جو خداوند تعالیٰ کا میت کے ذمہ ہو مثلاً زکوٰۃ، نذر، کفارہ وغیرہ وہ ترکہ میں سے نہیں ادا ہوگا۔ البتہ اگر وصیت ہو تو اس پر عمل وصیت کے احکام کے تحت ہوگا۔

اگر ترکہ کی رقم قرض کی رقم سے کم ہو تو پھر تمام قرض خواہوں کو ان کے قرضہ کی رقوم کی نسبت سے حصہ ملے گا۔ مثلاً

اگر تجہیز و تکفین کے بعد ترکہ میں سے کل ۵۰۰ روپئے بچے اور دو قرضے صحت کے زمانے کے ۳۰۰ اور ۹۰۰ روپیہ کے ہوں تو پھر اس ۵۰۰ روپیہ کو ۱:۳ میں تقسیم کر کے پہلے شخص کو ۱۲۵ روپیہ اور دوسرے کو ۳۷۵ روپئے دیئے جائیں گے۔ باقی ان سے معاف کرانے کی کوشش کی جائے گی۔ قرض کے متعلق پیچیدہ فقہی مسائل فقہ کی کتابوں میں دیکھیے۔

(۳) **وصیت:۔** تجہیز و تکفین اور قرض ادا کرنے کے بعد جو کچھ ترکہ میں سے بچے اس سے میت کی وصیت پوری کی جائے گی۔ لیکن اس کے لیے یہ شرط ہے کہ:۔

(ل) وصیت تہائی سے زائد کی نہ ہو۔

(ب) وصیت کسی ایسے وارث کے لیے نہ ہو جس کو اس ترکہ میں سے ازروئے قرآن وسنت حصہ ملنے والا ہو۔

(ج) وصیت کسی حرام کام کے لیے نہ ہو۔

اگر تہائی سے زیادہ کی وصیت ہو یا کسی شرعی وارث کے لیے ہو تو دیگر ورثار کی رضامندی سے پوری کی جاسکتی ہے ورنہ نہیں۔ اگر ورثار نہ راضی ہوں تو زائد وصیت کو کم کر کے تہائی کر دی جائے۔ مثلاً

اگر قرض ادا کرنے کے بعد ترکہ میں سے ۱۲۰۰ روپئے بچے ہوں اور وصیت ۵۰۰ روپئے کی ہو اور ورثار رضامند نہ ہوں تو یہ وصیت گھٹا کر ۴۰۰ روپئے یعنی ۱۲۰۰ روپئے کا تہائی کر دی جائے گی۔ وصیت کے بارے میں بھی فقہی مباحث فقہ کی کتابوں میں دیکھنا چاہیئے۔

(۴) ورثا میں تقسیم :- مندرجہ بالا مصارف کے بعد جو کچھ ترکہ میں سے بچے وہ میت کے وارثوں میں شریعت کے احکام کے مطابق تقسیم کرنا چاہیے۔
وارثوں کی قسمیں۔ ان کے حصے اور ترکہ تقسیم کرنے کے قاعدے آئندہ ابواب میں بتائے جائیں گے۔

(۵) بیت المال :- اگر کسی قسم کے وارث نہ ہوں تو ترکہ اسلامی حکومت کے بیت المال میں جانا چاہیے تاکہ عوام کے اوپر صرف ہو۔ لیکن اگر اسلامی حکومت اور شرعی بیت المال کا نظم کہیں موجود نہ ہو تو ایسی صورت میں اکثر علماء کا خیال یہ ہے کہ وہ مال اس میت کے ان غریب رشتہ داروں کو دے دیا جائے جو شرعاً وارث نہیں ہیں لیکن یاد رہے کہ ان کا غریب اور حاجت مند ہونا ضروری ہے ورنہ دوسرے فقراء میں تقسیم کر دیا جائے۔

چند حل شدہ سوالات

مثال (۱) کسی میت نے ۲۵۰۰ روپیہ ترکہ چھوڑا اس کی تجہیز و تکفین پر ۵۰ روپئے صرف ہوئے۔ اس پر دو آدمیوں کے قرض صحت کے ایام کے ۱۰۰۰ روپیہ اور ۱۴۵۰ روپئے اور مرض الموت کے زمانے کا ایک قرض ۲۵۰ روپیہ تھا۔ ہر قرض خواہ کو کتنا ملے گا؟

حل :- ۲۵۰۰ روپیہ میں سے ۵۰ روپیہ تجہیز و تکفین کا نکالا جائے گا۔

باقی = ۲۵۰۰ − ۵۰ = ۲۴۵۰ روپیہ

حالت صحت کے قرضوں کا مجموعہ = ۱۰۰۰ + ۱۴۵۰ = ۲۴۵۰ روپیہ

پس دونوں کو یہ پوری رقم دے دی جائے گی۔ اور حالت مرض کے قرض خواہ کو کچھ نہیں ملے گا۔

مثال (۲) ایک میت نے ۲۱۶۰ روپیہ ترکہ چھوڑا۔ اس کے ذمہ ۳۰۰ روپیہ دین مہر کا اور ۶۰ روپیہ زکوٰۃ کا باقی تھا۔ اس کی تجہیز و تکفین پر ۳۰ روپیہ صرف ہوا

اس نے اپنی سوتیلی ماں کے لیے ۸۰۰ روپیہ کی وصیت کی۔ بتاؤ اس کے وارثوں میں تقسیم کرنے کے لیے کتنی رقم بچے گی۔

حل:- کل ترکہ = ۲۱۶۰ روپیہ اور مصارف تجہیز و تکفین = ۳۰ روپیہ

∴ باقی = ۲۱۶۰ − ۳۰ = ۲۱۳۰ روپیہ

دین مہر ادا کرنے کے بعد باقی رقم = ۲۱۳۰ − ۳۰۰ = ۱۸۳۰ روپیہ

زکوٰۃ کی رقم اس میں سے نہیں ادا کی جائے گی۔ کیونکہ یہ حق العباد نہیں ہے۔

۱۸۳۰ روپیہ کا $\frac{۱}{۳}$ سے وصیت پوری کی جائے گی

∴ سوتیلی ماں کا حصہ ۱۸۳۰ × $\frac{۱}{۳}$ = ۶۱۰ روپیہ

اب باقی وارثوں کے لیے = ۱۸۳۰ − ۶۱۰ = ۱۲۲۰ روپیہ

جواب ۱۲۲۰ روپیہ

مثال (۳) ایک شخص کے انتقال کے وقت اس کے کل ترکہ کی مالیت ۱۳۶۶۰ روپیہ تھی اس نے وصیت کی کہ ایک ایک ہزار روپئے اس کے دو پوتوں کو دیئے جائیں جو یتیم تھے اور اس وجہ سے ترکہ سے محروم تھے اور ۲۰۰۰ روپیہ اس کی سوتیلی ماں کو دیئے جائیں۔ اس پر دو آدمیوں کے قرض ۱۶۰۰ روپیہ اور ۱۲۰۰ روپیہ بھی واجب الادا تھے۔ اگر اس کی تجہیز و تکفین پر ۶۰ روپیہ خرچ ہوئے ہوں تو بتاؤ وارثوں کے لیے کتنا ترکہ بچے گا اور دیگر مدات میں کتنا کتنا خرچ کیا جائیگا۔

حل:- کل ترکہ = ۱۳۶۶۰ روپیہ اور مصارف تجہیز و تکفین = ۶۰ روپیہ

∴ باقی = ۱۳۶۶۰ − ۶۰ = ۱۳۶۰۰ روپیہ (اس میں سے قرض ادا کیا جائے گا)

قرض کی کل رقم = ۱۶۰۰ + ۱۲۰۰ = ۲۸۰۰ روپیہ

قرض ادا کرنے کے بعد باقی ترکہ = ۱۳۶۰۰ − ۲۸۰۰ = ۱۰۸۰۰ روپیہ

۱۰۸۰۰ × $\frac{۱}{۳}$ = ۳۶۰۰ روپیہ سے وصیت پوری کی جائے گی

وصیت میں دو پوتوں اور سوتیلی ماں کی رقوم ۱۰۰۰، ۱۰۰۰، ۲۰۰۰ ہیں۔

∴ ۳۶۰۰ روپیہ کی رقم ۱۰۰۰ : ۱۰۰۰ : ۲۰۰۰ یعنی ۱ : ۱ : ۲ میں تقسیم ہو گی

نسبتوں کے حساب سے حصوں کا مجموعہ = ۱ + ۱ + ۲ = ۴

اس لیے پوتے کا حصہ = ۳۶۰۰ کا ۱/۴ = ۹۰۰ روپیہ۔ یہی دوسرے پوتے کا بھی ہے

سوتیلی ماں کا حصہ = ۳۶۰۰ کا ۲/۴ = ۱۸۰۰ روپیہ

اب تک کل خرچ = ۶۰ + ۲۸۰۰ + ۹۰۰ + ۹۰۰ + ۱۸۰۰ = ۶۴۶۰ روپیہ

باقی ترکہ جو وارثوں کے لیے بچے گا = ۱۳۶۶۰ − ۶۴۶۰ = ۷۲۰۰ روپیہ

مدوار مصارف یہ ہوئے:- (۱) تجہیز وتکفین ۶۰ روپیہ (۲) قرض ۲۸۰۰ روپیہ
(۳) وصیت ۳۶۰۰ روپیہ (۴) وارثوں کا حصہ ۷۲۰۰ روپیہ۔

مثال (۴) ایک میت نے دو ہزار روپئے ترکہ میں چھوڑے اس کے ذمہ ۵۰ روپیہ زکوٰۃ کے ۶۰۰ روپیہ دین مہر کے ۳۰۰ روپیہ اصغر کے ۱۲۰۰ روپیہ محمود کے اور ۹۰۰ روپیہ خالد کے قرض ہیں۔ بتاؤ ترکہ میں سے ہر ایک کو کتنا کتنا ملے گا۔

حل:- کل قرض ترکہ سے زیادہ ہے۔ اس لیے قرض خواہوں کو متناسب حصہ ملے گا۔ اور زکوٰۃ ادا نہیں کی جائے گی کیونکہ یہ حقوق العباد نہیں ہے۔

باقی قرضوں کا مجموعہ = ۶۰۰ + ۳۰۰ + ۱۲۰۰ + ۹۰۰ = ۳۰۰۰ روپیہ

اور کل ترکہ = ۲۰۰۰ روپیہ۔ اس لیے ہر قرض خواہ کو ۲۰۰۰/۳۰۰۰ یا ۲/۳ حصہ ملے گا۔

∴ دین مہر = ۶۰۰ × ۲/۳ = ۴۰۰ روپیہ ـ اصغر کو ملے گا ۳۰۰ × ۲/۳ = ۲۰۰ روپیہ

محمود کا حصہ = ۱۲۰۰ × ۲/۳ = ۸۰۰ روپیہ اور خالد کا حصہ = ۹۰۰ × ۲/۳ = ۶۰۰ روپیہ

مثال نمبر ۵۔ ایک میت نے ۱۶۱۲۵ روپیہ ترکہ چھوڑا۔ ۱۷۵ روپئے تجہیز وتکفین پر خرچ ہوئے دین مہر ۱۴۰۰۰ روپئے واجب الادا ہے اور میت نے وصیت کی کہ ۱۰۰۰ روپئے دو یتیم پوتیوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ بتاؤ وارثوں کے لیے کتنا ترکہ بچے گا اور پوتیوں کو کتنا ملے گا۔

حل:- سب سے پہلے ۱۶۱۲۵ روپیہ میں سے تجہیز وتکفین کے مصارف نکالے جائیں گے

٭ باقی ترکہ = ١٦١٢٥ - ١٧٥ = ١٥٩٥٠ روپئے

پھر دین مہر بھی چونکہ قرض ہے یہ رقم ادا کی جائے گی

٭ باقی = ١٥٩٥٠ - ١٤٠٠٠ = ١٩٥٠ روپیہ

وصیت میں $\frac{1}{3}$ کی اجازت ہے اس لیے پوتیوں کا حصہ = ١٩٥٠ × $\frac{1}{3}$ = ٦٥٠ روپئے

باقی ترکہ جو وارثوں کو ملے گا = ١٩٥٠ - ٦٥٠ = ١٣٠٠ روپیے

یعنی وارثوں کو ١٣٠٠ روپئے ملیں گے اور پوتیوں کو ٦٥٠ روپئے ۔

دوسرا باب

وارثوں کی قسمیں اور اُن کے حقوق کی ترتیب

شریعت نے جن رشتہ داروں کو وارث ٹھہرایا ہے وہ تین قسموں میں تقسیم کیے جا سکتے ہیں۔

ذوی الفروض ـــــ عصبات ـــــ ذوی الارحام

(۱) **ذوی الفروض:**۔ یہ وہ رشتہ دار ہیں جن کے حصے شریعت میں مقرر کر دیئے گئے ہیں اور جن کے متعلق قرآن مجید یا حدیث میں واضح احکام موجود ہیں قرآن مجید میں یہ احکام سورۂ نساء میں تفصیل سے بیان ہوئے ہیں۔ انہیں دیکھ لینا چاہیئے۔

(۲) **عصبات:**۔ یہ وہ رشتہ دار ہیں جن کو وارث تو ٹھہرایا گیا ہے لیکن ان کا کوئی حصہ قرآن مجید یا حدیث میں مقرر نہیں کیا گیا ہے۔ حکم یہ ہے کہ ذوی الفروض کو دینے کے بعد جو کچھ بچے عصبات میں تقسیم کرنا چاہیے۔ مزید تشریح آگے آرہی ہے۔ ان کے متعلق احکام کچھ تو سورۂ نساء میں ہیں اور بخاری کی اس حدیث میں:۔

اَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِاَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِاَوْلٰى رَجُلٍ ذَكَرٍ۔

"یعنی ذوی الفروض سے جو بچ رہے مرد رشتہ داروں کا حق ہے جو قریبی ہوں"

(۳) **ذوی الارحام:**۔ یہ وہ ددھیالی اور ننہالی رشتہ دار ہیں جو ذوی الفروض یا عصبہ نہ ہوں اور میت میں اور ان میں کسی عورت کے واسطے سے رشتہ ہو یا وہ خود عورت ہوں۔ مثلاً نانا۔ نواسا۔ نواسی۔ ماموں۔ خالہ۔ پھوپھی وغیرہ۔ ان کے متعلق ایک آیت سورۂ نساء کی اور ایک آیت سورہ انفال کی قرآن مجید میں ہے اور بخاری کی ایک حدیث ہے۔

رۂ نساء:- لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ الخ (آیت:۷)

(والدین اور قریبی رشتہ دار جو ترکہ چھوڑیں اس میں مردوں اور عورتوں دونوں کا حصہ ہے)۔

سورۂ انفال:- وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ۔ (آیت:۷۵)

(اور بعض ذوی الارحام دوسروں کے مقابلے میں کتاب اللہ کی رو سے زیادہ مستحق ہیں)۔

حدیث بخاری شریف:- اَلْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَّا وَارِثَ لَهٗ۔ اِبْنُ اُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ۔

(جس کا کوئی وارث نہ ہو اس کا وارث ماموں ہے اور بھانجا بھی اسی قوم میں شمار ہوتا ہے)۔

ان کو ترکہ میں سے اُس وقت حصہ ملتا ہے جب ذوی الفروض اور عصبات میں سے کوئی موجود نہ ہوں یعنی زندہ نہ ہوں۔ یا صرف بیوی یا شوہر ہوں اور ذوی الارحام ہوں۔

اگر ان تمام قسم کے وارثوں میں سے کوئی بھی زندہ نہ ہو تو شریعت نے کچھ اور لوگوں کو بھی خصوصی صورتوں میں وارث بنایا ہے۔ اس کا ذکر تفصیل سے صفحہ ۷۰ پر کیا گیا ہے۔ تاکہ تقسیم کے تمام قاعدے جان لینے کے بعد یہ اچھی طرح سمجھ میں آسکے۔

۱۔ ذوی الفروض

ذوی الفروض میں چار مرد اور آٹھ عورتیں شامل ہیں۔ اس طرح ان کی کل تعداد بارہ ہے۔

ا۔مرد ذوی الفروض:۔

(۱) شوہر (۲) باپ (۳) اخیافی یا ماں شریکی بھائی (۴) جدِ صحیح ۔

عربی میں جد دادا اور نانا دونوں کو کہتے ہیں۔لیکن اگر کسی شخص اور اس کے کسی جد کا رشتہ درجہ بدرجہ لکھنے میں کسی عورت کا ذکر نہ آئے تو اس کو جدِ صحیح کہتے ہیں۔مثلاً:۔

(۱) باپ کے باپ (یعنی دادا) (۲) دادا کے باپ (پردادا) اسی طرح باپ کے باپ کے باپ یا باپ کے دادا کے باپ وغیرہ جدِ صحیح ہیں۔

اور اگر کسی جد کا رشتہ درجہ بدرجہ لکھنے میں عورت کا ذکر آ جائے تو اس کو فقہی زبان میں جد فاسد کہتے ہیں۔مثلاً:۔

(۱) ماں کے باپ (نانا) (۲) دادی کے باپ (۳) دادا کی ماں کے باپ وغیرہ جد فاسد کہلاتے ہیں یہ ذوی الفروض میں شمار نہیں کیے جاتے۔بلکہ ان کا شمار ذوی الارحام میں ہوتا ہے۔

ب۔عورتیں:۔

(۱) بیوی (۲) ماں (۳) بیٹی (۴) پوتی (۵) سگی بہن (۶) علاتی یا سوتیلی بہن (باپ شریک) (۷) اخیافی یا ماں شریکی بہن (۸) جدہ صحیحہ

جد کی طرح جدہ بھی عربی میں دادی اور نانی دونوں کو کہتے ہیں۔لیکن اگر کسی شخص اور اس کی جدہ کا رشتہ درجہ بدرجہ لکھنے میں کسی جد فاسد کا ذکر نہ آئے تو وہ جدہ صحیحہ کہلاتی ہے۔مثلاً:۔

باپ کی ماں (دادی) باپ کے باپ کی ماں ۔ باپ کی ماں کی ماں ۔ ماں کی ماں (نانی)، ماں کی ماں کی ماں (پرنانی) وغیرہ ۔

اگر کسی جد فاسد کا نام آ جائے تو وہ جدہ فاسدہ کہلاتی ہے مثلاً:۔

نانا کی ماں ۔ نانا کی نانی ۔ نانی کے باپ کی ماں ۔ دادی کے باپ کی ماں وغیرہ جد فاسد اور جدہ فاسدہ ذوی الفروض نہیں ہیں بلکہ ان کا شمار تیسری قسم یعنی ذوی الارحام

میں ہوتا ہے

شوہر اور بیوی کو ذوی الفروض سببیہ اور باقی ۱۰ کو ذوی الفروض نسبیہ کہتے ہیں، کیونکہ ان کا تعلق ایک نسب سے ہوتا ہے۔

اِن ۱۲ ذوی الفروض کے جو حصے مقرر کیے گئے ہیں اُن کی تفصیل آئندہ ابواب میں بتائی جائے گی۔

۲۔ عصبات اور اُن کی قسمیں

ذوی الفروض کو ان کے مقررہ حصوں کے مطابق ترکہ دینے کے بعد جو کچھ بچتا ہے وہ جن وارثوں کا سب سے پہلے حق ہے وہ عصبات ہیں یہ ذوی الفروض کی طرح دو قسم کے ہو سکتے ہیں۔

(ا) عصبہ نسبی (ب) عصبہ سببی

(ا) عصبہ نسبی

وہ عصبہ ہے جو میت کا دادھیالی عزیز ہو اور اس کے اور میت کے درمیان رشتہ میں کسی عورت کا واسطہ نہ ہو۔ ان میں چار عورتیں (۱) بیٹی (۲) پوتی (۳) سگی بہن اور (۴) علاتی یا سوتیلی بہن شمار کی جاتی ہیں اور بقیہ سب مرد دادھیالی رشتہ دار ہوتے ہیں۔ مثلاً بیٹا۔ باپ۔ دادا۔ پوتا۔ بھائی۔ بھتیجہ۔ چچا وغیرہ۔

ان عصبات نسبی کی بھی تین قسمیں ہیں۔

(۱) عصبہ بنفسہٖ (۲) عصبہ بغیرہٖ (۳) عصبہ مع غیرہٖ

(۱) **عصبہ بنفسہٖ**۔ ہر اُس مرد دادھیالی رشتہ دار کو کہتے ہیں جس کا میّت سے رشتہ بیان کرنے میں کسی عورت کا واسطہ درمیان میں نہ آئے۔ مثلاً:۔

باپ، دادا، بیٹا، پوتا، بھائی، وغیرہ۔ باپ اور دادا ذوی الفروض اور عصبہ بنفسہٖ دونوں ہیں اور بعض صورتوں میں ان کو دونوں حیثیتوں سے حصہ ملتا ہے۔ اس کی تفصیل بعد میں آئے گی۔

(۲) **عصبہ بغیرہ**۔ یہ چار عورتیں ہیں جو اپنے بھائی کی موجودگی میں ان کے ساتھ بحیثیت عصبہ ترکہ میں حصہ پاتی ہیں۔ ان کا ذکر اوپر آچکا ہے یعنی بیٹی، پوتی، سگی بہن اور علاتی یا سوتیلی بہن۔ جب ان کے بھائی بھی موجود ہوں تو ان کو اپنے مقررہ حصے کے بجائے

لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ ۔ (نساء: ۱۱)

(یعنی مرد کو عورت کا دگنا ملے)

کے اصول کے مطابق اپنے بھائیوں کا آدھا ملے گا۔ لیکن پوتی پوتے کے ساتھ بھی عصبہ بغیرہ ہوتی ہے اور پرپوتے وغیرہ کے ساتھ بھی۔ باقی تین عورتیں صرف اپنے اپنے بھائیوں ہی کے ساتھ عصبہ ہوتی ہیں۔ ان چار کے علاوہ اور کوئی عصبہ بغیرہ نہیں ہوتا۔

(۳) **عصبہ مع غیرہ**۔ ان سگی اور سوتیلی بہنوں کو کہتے ہیں جو بیٹیوں یا پوتیوں کے ساتھ مل کر مطابق حدیث

"اِجْعَلُوا الْأَخَوَاتِ مَعَ الْبَنَاتِ عَصَبَه"

(بہنوں کو بیٹیوں پوتیوں کے ساتھ عصبہ شمار کرو)

ذوی الفروض سے بچا ہوا سب ترکہ پانے کی مستحق ہوتی ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ ان کے بھائی نہ ہوں ورنہ عصبہ بغیرہ کا حصہ پائیں گی۔ نیز یہ چار عورتیں بیٹی، پوتی، سگی بہن اور سوتیلی بہن جب عصبہ بغیرہ یا عصبہ مع غیرہ ہوتی ہیں تو پھر ان کا شمار ذوی الفروض میں نہیں ہوتا۔ صرف عصبہ کی حیثیت سے انہیں حصہ ملتا ہے۔

ب۔ عصبہ سببی:۔

کسی اسلامی حکومت اور غیر اسلامی حکومت کے درمیان جنگ ہو تو ایسے جنگی قیدی جو اپنی رہائی کے لیے فدیہ نہ دے سکتے ہوں یا جن کو تبادلہ میں رہا نہیں کیا جاسکتا اسلامی احکام کے مطابق مسلمانوں میں تقسیم کر دیئے جاتے ہیں تاکہ اول تو ان کا بار حکومت پر نہ پڑے اور دوسرے ان کو صالح ماحول میں رہ کر اپنے مستقبل

کا فیصلہ کرنے کا موقع مل جائے ایسے جنگی قیدیوں کو اصطلاحًا غلام کہا جاتا ہے۔
اگر ایسے کسی غلام کو اس کی موت سے پہلے اس کا آقا آزاد کر چکا ہو اور اس غلام کا کوئی نسبی رشتہ دار موجود نہ ہو تو اس کو آزاد کرنے والا آقا یا اس آقا کا کوئی عصبہ بنفسہٖ اس غلام کی موت کے بعد اس کا عصبہ سببی یا مولی العتاقہ کہا جائے گا۔ اور اس کو ترکہ مل جائے گا۔ ان کے بعد ذوی الارحام کا حق ہوتا ہے۔
آج کل چونکہ غلامی ممنوع ہے اس لیے عمومًا اس کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔ لیکن اگر کہیں اسلامی حکومت قائم ہو جائے اور اس سے کسی ملک سے جنگ ہو تو اس کا امکان پھر ہو سکتا ہے اس لیے اس کا جاننا اچھا ہی ہے۔

۳۔ ذوی الارحام

تیسری قسم کے وارث میت کے وہ تمام دادھیالی اور ننھیالی رشتہ دار ہیں جو ذوی الفروض یا عصبہ نہ ہوں اور میت سے ان کا رشتہ کسی عورت کے واسطے سے ہو یا وہ خود عورت ہوں۔ مثلاً:۔ نانا، نواسہ، نواسی، ماموں، خالہ، پھوپھی وغیرہ۔ یہ ذوی الارحام کہلاتے ہیں۔
جد فاسد۔ جدہ فاسدہ۔ اخیافی چچا۔ اخیافی بھتیجہ۔ اخیافی ماموں اور ان کی اولاد سب ذوی الارحام میں شمار ہوتے ہیں۔ جب میت کے کوئی ذوی الفروض اور عصبہ ورثا نہ ہوں تو ان کو ترکہ ملتا ہے۔ ان کی مزید تفصیل آئندہ کسی باب میں دی جائے گی۔

غیر وارث رشتہ دار

سوتیلی ماں۔ سوتیلا باپ۔ سوتیلی اولاد۔ سسرالی رشتہ دار یعنی خسر ساس۔ بیوی کے بھائی بہن۔ داماد۔ بہو۔ بھاوج۔ چچی۔ خالو۔ بہنوئی وغیرہ یہ وارث اس لیے نہیں ہوتے کہ ان کا نسبی تعلق دوسرے خاندان سے ہوتا ہے۔ اور یہ اپنے خاندان میں وارث ہوتے ہیں۔

تیسرا باب

ان ذوی الفروض کے حصے جو ہر حال میں ترکہ پاتے ہیں

بارہ میں سے پانچ ذوی الفروض ایسے ہیں جو ہر حال میں ترکہ پاتے ہیں باقی سات کبھی کبھی محروم بھی ہو جاتے ہیں۔ یہاں صرف ان پانچ کے حصے بیان کیے جاتے ہیں۔ ان کو ذہن نشین کرنے کے بعد بقیہ کے حصے بآسانی یاد ہو سکتے ہیں۔ اس لیے انہیں آئندہ کسی باب میں دیا جائے گا۔ یہ پانچ ذوی الفروض حسب ذیل ہیں۔

۱۔ شوہر ۲۔ باپ ۳۔ بیوی ۴۔ ماں ۵۔ بیٹی۔

(۱) شوہر کے حصے

اگر کسی عورت کا انتقال ہو جائے تو اس کے شوہر کا حصہ اولاد کی موجودگی یا عدم موجودگی سے بدل جاتا ہے خواہ وہ اولاد اسی شوہر سے ہو یا کسی پہلے شوہر سے ہو۔ اولاد سے مراد بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی، پرپوتا، پرپوتی سب ہیں۔ اس لیے شوہر کے حصے کی دو صورتیں ہوئیں:۔

(۱) میت کی کوئی اولاد نہ ہو تو شوہر کو کل ترکہ کا $\frac{1}{2}$ یعنی نصف ملتا ہے۔

(۲) میت کی کوئی اولاد ہو تو پھر شوہر کا حصہ کم ہو کر $\frac{1}{4}$ رہ جاتا ہے۔

یہ قرآن مجید کی اس آیت سے ماخوذ ہے۔

وَلَکُمْ نِصْفُ مَا تَرَکَ اَزْوَاجُکُمْ اِنْ لَّمْ یَکُنْ لَّھُنَّ وَلَدٌ۔
فَاِنْ کَانَ لَھُنَّ وَلَدٌ فَلَکُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَکْنَ۔ (النساء ۱۲)

(اور تمہاری بیویوں نے جو کچھ چھوڑا ہو اس کا آدھا حصہ تمہیں ملے گا اگر وہ بے اولاد ہوں، ورنہ اولاد ہونے کی صورت میں ترکہ کا ایک چوتھائی حصہ تمہارا ہے)۔

(۲) باپ کے حصے

ترکہ میں باپ کا حصہ بھی اولاد کی موجودگی سے متاثر ہوتا ہے اور اس کی تین صورتیں ہو سکتی ہیں۔

(۱) میت کا باپ زندہ ہو اور میت کا کوئی بیٹا، پوتا، پرپوتا وغیرہ بھی ہو تو باپ کو کل ترکہ کا ⅙ ملتا ہے۔

(۲) میت کا باپ زندہ ہو اور میت کی کوئی بیٹی پوتی، پرپوتی وغیرہ بھی ہو لیکن بیٹا، پوتا وغیرہ نہ ہو تو باپ کو ذی فرض کی حیثیت سے ترکہ کا ⅙ حصہ ملے گا اور مزید عصبہ کی حیثیت سے ذوی الفروض سے بچا ہوا کل مال باپ کو مل جائے گا۔

(۳) میت کا باپ زندہ ہو اور اس کی کوئی اولاد نہ ہو تو پھر باپ ذوالفرض نہیں شمار کیا جاتا بلکہ صرف عصبہ کی حیثیت سے ذوی الفروض سے بچا ہوا اس کو مل جاتا ہے۔

ان احکام کا ماخذ:۔ وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ۔ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗۤ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ۔ (النساء: ۱۱)

(اگر میت صاحب اولاد ہو تو اس کے والدین میں سے ہر ایک کو ترکے کا چھٹا حصہ ملنا چاہیے۔ اور اگر وہ صاحب اولاد نہ ہو اور والدین ہی اس کے وارث ہوں تو ماں کو تیسرا حصہ دیا جائے)۔

(۳) بیوی کے حصے

شوہر کی طرح بیوی کا حصہ بھی اولاد کی موجودگی سے کم ہو جاتا ہے اس لیے اس کی بھی دو صورتیں ہوتی ہیں۔

(۱) میت کی کوئی اولاد نہ ہو تو بیوی کو $\frac{1}{4}$ ملے گا۔ اگر کئی بیویاں ہوں (چار سے زائد نہیں ہو سکتیں) تو ہر ایک کو اس $\frac{1}{4}$ میں سے برابر برابر تقسیم کر دیا جائے گا۔

(۲) میت کی کوئی اولاد خواہ اسی بیوی سے یا کسی دوسری بیوی سے ہو تو بیوی کو یا سب بیویوں کو ملا کر صرف $\frac{1}{8}$ ملے گا۔ یہ احکام سورۂ نساء کی اس آیت سے لیے گئے ہیں۔

وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ إِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ۔ فَإِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ۔ (النساء: ۱۲)

"اور وہ تمہارے ترکہ میں سے چوتھائی کی حقدار ہوں گی اگر تم بے اولاد ہو، ورنہ صاحبِ اولاد ہونے کی صورت میں ان کا حصہ آٹھواں ہوگا۔"

(۴) ماں کے حصے

ماں کا حصہ ترکہ میں $\frac{1}{3}$ ہوتا ہے لیکن اولاد کی موجودگی سے کم ہو کر $\frac{1}{6}$ رہ جاتا ہے۔ اسی طرح دو بھائی بہن (کسی قسم کے ہوں) تب بھی کم ہو کر $\frac{1}{6}$ رہ جاتا ہے۔ اس طرح دو صورتیں تو یہ ہوئیں:-

(۱) اگر میت کی کوئی اولاد یا دو بھائی بہن نہ ہوں تو ماں کو $\frac{1}{3}$ ملے گا۔

(۲) اگر میت کی اولاد یا دو بھائی بہن موجود ہوں تو ماں کو $\frac{1}{6}$ ملے گا۔

اس کے علاوہ ماں کے حصے کی ایک مخصوص شکل یہ ہے۔

(۳) اگر کسی میت کے وارثوں میں صرف ماں باپ اور شوہر ہوں یا صرف ماں باپ اور بیوی ہوں تو پھر شوہر یا بیوی کو $\frac{1}{2}$ یا $\frac{1}{4}$ دے دینے کے بعد جو $\frac{1}{2}$ یا $\frac{3}{4}$ بچے گا اس کا $\frac{1}{3}$ ماں کو ملے گا۔

اس طرح شوہر کی موجودگی میں ماں کا حصہ $= \frac{1}{2} \times \frac{1}{3} = \frac{1}{6}$

اور بیوی کی موجودگی میں ماں کا حصہ $= \frac{3}{4} \times \frac{1}{3} = \frac{1}{4}$

ان احکام کا ماخذ وہی آیتیں ہیں جو باپ کے سلسلے میں لکھی گئی ہیں۔ اور ایک آیت یہ ہے۔

فَإِنْ كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ السُّدُسُ۔ (النساء: ۱۱)

"اور اگر میت کے بھائی بہن ہوں تو ماں چھٹے حصے کی حقدار ہوگی۔"

(۵) بیٹی کے حصے

بیٹی کے دو طرح کے حصے ذوالفرض کی حیثیت سے ہوتے ہیں اور ایک عصبہ بغیرہ کی حیثیت سے جب اس کا اپنا بھائی یعنی میت کا بیٹا موجود ہو۔ اس طرح بیٹی کے ترکہ پانے کی تین صورتیں ہوتی ہیں۔

(۱) اگر میت کے صرف ایک بیٹی ہو اور کوئی بیٹا نہ ہو تو بیٹی کو $\frac{1}{2}$ ملتا ہے۔

(۲) اگر میت کے دو یا دو سے زائد بیٹیاں ہوں لیکن بیٹا نہ ہو تو سب بیٹیوں کو ترکے کے $\frac{2}{3}$ میں سے برابر برابر ملے گا۔

ماخذ یہ آیتیں ہیں:۔ فَاِنْ كُنَّ نِسَاۗءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَھُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ ۚ وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَھَا النِّصْفُ ۔ (النساء: ۱۱)

(اگر میت کی وارث) دو سے زاید لڑکیاں ہوں تو انہیں ترکے کا دو تہائی دیا جائے۔ اور اگر ایک ہی لڑکی وارث ہو تو آدھا ترکہ اُس کا ہے)۔

مثلاً اگر ۲ بیٹیاں ہوں تو ہر ایک کو $\frac{2}{3} \div 2 = \frac{1}{3}$ ملے گا۔

اگر ۳ 〃 〃 〃 〃 〃 〃 $\frac{2}{3} \div 3 = \frac{2}{9}$ ملے گا۔

اور اگر ۴ 〃 〃 〃 〃 〃 〃 $\frac{2}{3} \div 4 = \frac{1}{6}$ ملے گا۔

(۳) جب بیٹی یا بیٹیوں کے ساتھ بیٹا یا کئی بیٹے موجود ہوں تو بیٹی یا بیٹیاں عصبہ بغیرہ ہو جاتی ہیں اور اس حالت میں ان کو بیٹوں کا آدھا ملتا ہے۔

لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۔ (النساء: ۱۱)

(مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر ہے)۔

مثلاً اگر کسی میت کے ایک بیٹی اور ایک بیٹا ہو تو ترکہ ۱ : ۲ کے حساب سے تقسیم ہوگا۔

اگر کسی میت کے ایک بیٹی اور ۲ بیٹے ہوں تو ترکہ ۱ : ۲ : ۲ کے حساب سے تقسیم ہوگا۔

〃 〃 〃 〃 ۲ بیٹیاں اور ۳ بیٹے ہوں تو ترکہ ۱ : ۱ : ۲ : ۲ : ۲ 〃 〃 〃 〃

علیٰ ہٰذا القیاس ہر بیٹی کے لیے ایک اور ہر بیٹے کے لیے ۲ رکھ کر نسبت قائم کرلینی چاہیے۔

ان پانچ ذوی الفروض کے علاوہ باقی سات کے حصّے آیندہ ابواب میں بتائے جائیں گے۔ پہلے ان کی مشق آسان ہوگی۔ سہولت کے لیے ان حصوں کو ایک نقشہ میں یکجا کر دیا گیا ہے۔

نقشہ حصص ذوی الفروض خمسہ

جو ہر حال میں ترکہ سے حصہ پاتے ہیں

وارث	شرائط	حیثیت	حصہ
باپ	۱۔ میت کا بیٹا، پوتا وغیرہ موجود ہو۔	ذوالفرض	$\frac{1}{6}$
	۲۔ 〃 〃 〃 〃 نہ ہو لیکن بیٹی، پوتی ہوں۔	ذو فرض و عصبہ	$\frac{1}{6}$ + ذوی الفروض سے بچا ہوا
	۳۔ میت کی کوئی اولاد نہ ہو۔	صرف عصبہ	ذوی الفروض سے بچا ہوا
شوہر	۱۔ میت کا بیٹا، پوتا، بیٹی، پوتی وغیرہ نہ ہوں	ذوالفرض	$\frac{1}{2}$
	۲۔ 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 موجود ہوں	〃	$\frac{1}{4}$
بیوی	۱۔ میت کا بیٹا، پوتا، بیٹی، پوتی وغیرہ نہ ہوں	ذوالفرض	$\frac{1}{4}$
	۲۔ 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 〃 موجود ہوں	〃	$\frac{1}{8}$
ماں	۱۔ میت کی اولاد یا ۲ بھائی بہن نہ ہوں	ذوالفرض	$\frac{1}{3}$
	۲۔ 〃 〃 〃 〃 〃 موجود ہوں	〃	$\frac{1}{6}$
	۳۔ میت کے وارث صرف ماں باپ اور بیوی ہوں	〃	$\frac{3}{4}$ کا $\frac{1}{3}$ = $\frac{1}{4}$
	۴۔ 〃 〃 〃 〃 〃 〃 اور شوہر ہوں	〃	$\frac{1}{2}$ کا $\frac{1}{3}$ = $\frac{1}{6}$
بیٹی	۱۔ جب صرف ایک بیٹی ہو بیٹا نہ ہو	ذوالفرض	$\frac{1}{2}$
	۲۔ جب ۲ یا زائد بیٹیاں ہوں اور بیٹا نہ ہو	〃	$\frac{2}{3}$ میں سب برابر
	۳۔ جب بیٹی کے ساتھ بیٹا بھی ہو	عصبہ بغیرہ	بیٹے کا آدھا

چوتھا باب

حصّوں کی تقسیم

مختلف قسم کے وارثوں کی موجودگی سے اور ترکہ کی تقسیم کے شرعی اصول کے لحاظ سے تقسیم کی چار مختلف صورتیں ہو سکتی ہیں۔

(۱) ترکہ صرف عصبات میں تقسیم کرنا ہو (یعنی ذوی الفروض نہ ہوں)۔

(۲) ترکہ ذوی الفروض اور عصبات دونوں میں تقسیم کرنا ہو۔

(۳) ترکہ صرف ذوی الفروض میں تقسیم کرنا ہو۔

(۴) ترکہ صرف ذوی الارحام میں تقسیم کرنا ہو۔

ا۔ عصبات میں ترکہ کی تقسیم

اصول نمبر ا۔ عصبات میں ترکہ کی تقسیم کا ایک اہم اصول یہ ہے کہ قریب ترین عصبہ ذوی الفروض سے بچا ہوا کل مال پا جاتا ہے اور دور والے اس سے محروم رہ جاتے ہیں اس لیے رشتہ کی قربت کے لحاظ سے عصبہ بنفسہٖ کے چار درجے مقرر کر دیئے گئے ہیں۔ سب سے پہلے درجہ اوّل والوں کا حق ہوتا ہے۔ جب ان میں سے کوئی نہ ہو تو درجہ دوم والوں کو ملتا ہے۔ جب وہ بھی نہ ہوں تو درجہ سوم والوں کو اور جب یہ تینوں درجے والے نہ ہوں تو درجہ چہارم والوں کو ملتا ہے۔

عصبات کے چار درجے

وہ چار درجے حسب ذیل ہیں:۔

درجہ اوّل:۔ میت کی اولاد ذکور۔ یعنی بیٹا، پوتا، پڑپوتا اور ان کے بیٹے پوتے وغیرہ۔

درجہ دوم:۔ میت کی اصل یعنی باپ، دادا، پردادا اور ان کے باپ دادا وغیرہ۔

درجہ سوم:۔ میت کے باپ کی دوسری اولاد ذکور یعنی بھائی، بھائی کا بیٹا (بھتیجہ)

اور اُن کے بیٹے وغیرہ۔

درجہ چہارم:۔ میت کے دادا پردادا وغیرہ کی دیگر اولاد ذکور یعنی چچا۔ چچا زاد بھائی۔ ان کے بیٹے پوتے وغیرہ۔ باپ کے چچا اور ان کی اولاد ذکور۔ دادا کے چچا اور ان کی اولاد ذکور وغیرہ۔

اصول نمبر ۲۔ اگر ایک ہی درجے کے کئی عصبات ہوں تو اَلْاَقْرَبُ فَالْاَقْرَبُ کے اصول پر عمل ہوگا۔ جو سب سے قریب رشتہ والا ہوگا اسے کل ترکہ مل جائے گا باقی سب محروم ہوں گے مثلاً کسی کا بیٹا اور پوتا دونوں موجود ہوں تو گو دونوں درجہ اول کے عصبہ ہیں لیکن بیٹے کا رشتہ زیادہ قریب کا ہے اس لیے کہ پوتے کا رشتہ بیٹے کے واسطے سے قائم ہوتا ہے اس لیے وہ بعید کا عصبہ ہوا۔ لہٰذا کل ترکہ بیٹے کو ملے گا پوتا محروم ہوگا۔ خواہ وہ اسی بیٹے کا بیٹا ہو یا کسی دوسرے بیٹے کا۔

اصول نمبر ۳۔ لیکن اگر ایک ہی درجہ کے کئی عصبات ہوں اور قرابت کے لحاظ سے بھی برابری رکھتے ہوں مثلاً سب بیٹے ہوں یا سب پوتے ہوں۔ یا سب پرپوتے ہوں تو پھر ہر ایک کو برابر برابر حصہ دیا جائے گا۔

اصول نمبر ۴۔ اگر ایک ہی درجہ کے عصبات ہوں قرابت کے لحاظ سے بھی برابر ہوں لیکن بعض مرد ہوں اور بعض عورتیں تو مردوں کو عورتوں کا دوگنا دیا جائے گا۔ مثلاً بیٹوں کو بیٹیوں کا دوگنا۔ بھائیوں کو بہنوں کا دوگنا۔ پوتوں کو پوتیوں کا دوگنا وغیرہ۔

اصول نمبر ۵۔ اگر تمام عصبات ایک ہی درجے کے ہوں۔ رشتہ میں ایک ہی نمبر پر ہوں لیکن رشتہ کی نوعیت میں فرق ہو تو جو زیادہ قوت کی قرابت رکھتا ہے اسی کو ملتا ہے۔ دوسرے مجحوب ہوتے ہیں۔ یعنی قوی قرابت رکھنے والا اس کے حق میں پردہ کا کام کرتا ہے اور اسے مجحوب کر دیتا ہے مثلاً سگے بھائی اور سوتیلے بھائی ہوں تو سگے بھائی کو ترکہ ملے گا اور سوتیلا بھائی مجحوب ہوگا۔ اسے کچھ نہ ملے گا۔ یا سگے چچا اور سوتیلے چچا ہوں تو سگے چچا کو ترکہ ملے گا۔ سوتیلے چچا کو نہیں ملے گا۔

ان پانچ اصولوں کو سامنے رکھ کر عصبات میں ترکہ تقسیم کرنا چاہیے۔ قبل اس کے کہ کچھ مثالوں سے تقسیم کا عملی قاعدہ سمجھایا جائے نیچے عصبات کی ایک نمبر دار ترتیب دی جاتی ہے۔ اس میں ہر عصبہ اپنے سے نیچے نمبر والوں کو محروم کر دے گا۔

عصبات کی بلحاظ استحقاق نمبر وار ترتیب

(۱) بیٹے، بیٹیاں (۲) پوتے، پوتیاں (۳) پرپوتے اور ان کے ساتھ پوتیاں اور پرپوتیاں (۴) اسی طرح نیچے کی پشتوں کے پوتے پوتیاں وغیرہ۔

(۵) باپ (۶) دادا (۷) پردادا (۸) اسی طرح اوپر کی پشت کے پردادا وغیرہ۔

(۹) حقیقی بھائی بہن (۱۰) علاتی بھائی بہنیں (۱۱) حقیقی بھتیجے (۱۲) علاتی بھتیجے (۱۳) حقیقی بھائی کا پوتا (۱۴) علاتی بھائی کا پوتا (۱۵) حقیقی بھائی کا پرپوتا (۱۶) علاتی بھائی کا پرپوتا (اسی طرح حقیقی بھائی اور علاتی بھائی کی نیچے کی پشت کی اولاد یکے بعد دیگرے)۔

(۱۷) حقیقی چچا (۱۸) علاتی چچا (۱۹) حقیقی چچا کا بیٹا (۲۰) علاتی چچا کا بیٹا (۲۱) حقیقی چچا کا پوتا۔ (۲۲) علاتی چچا کا پوتا۔ (۲۳) حقیقی چچا کا پرپوتا (۲۴) علاتی چچا کا پرپوتا۔ (اسی طرح حقیقی چچا اور علاتی چچا کی اولاد ذکور یکے بعد دیگرے)

(۲۵) باپ کے حقیقی چچا (۲۶) باپ کے علاتی چچا (۲۷) باپ کے حقیقی چچا کا بیٹا (۲۸) باپ کے علاتی چچا کا بیٹا (اسی طرح نیچے کی پشت میں یکے بعد دیگرے)۔

عصبات میں ترکہ کی تقسیم کی مثالیں

مثال نمبر ۱۔ کسی میت کے وارثوں میں اس کے باپ بھائی اور چچا ہوں تو ترکہ کس طرح تقسیم ہوگا۔

حل:۔ باپ درجہ دوم کا عصبہ ہے۔ بھائی درجہ سوم کا اور چچا درجہ چہارم کا اور اوپر دی ہوئی ترتیب میں بھی باپ نمبر ۵ پر ہے۔ بھائی نمبر ۹ پر اور چچا نمبر ۱۷ پر۔ اس لیے باپ کو کل ترکہ مل جائے گا۔ بھائی اور چچا کو کچھ نہیں ملے گا۔

مثال نمبر ۲۔ کسی میت کے تین سگے بھائی اور ایک سوتیلا بھائی وارث ہوں تو ترکہ کس طرح تقسیم ہوگا۔

حل:۔ سگے بھائیوں کی قرابت سوتیلے بھائیوں کی بہ نسبت زیادہ قوی ہے اس لیے سگے بھائیوں کو ترکہ ملے گا۔ سوتیلا بھائی محروم ہوگا۔ اور چونکہ سگے بھائی تین ہیں اس لیے ہر ایک کو $\frac{1}{3}$ ملے گا۔

مثال نمبر ۳۔ اگر کسی میت کے وارثوں میں اس کے دو بیٹے تین بیٹیاں ایک بھائی اور دو بہنیں ہوں تو ترکہ کس طرح تقسیم ہوگا۔

حل:۔ بیٹا درجہ اول کا عصبہ ہے اور بھائی درجہ سوم کا اس لیے بیٹے کو ملے گا۔ بھائی کو نہیں ملے گا۔ اور بیٹے کے ساتھ بیٹیاں عصبہ بغیرہ ہو کر ترکہ میں شریک ہوں گی اور بہنیں بھائی کے ساتھ محجوب ہوں گی۔

دو بیٹوں اور تین بیٹیوں کے حصوں کی نسبت = ۲:۲:۱:۱:۱ کل حصے = ۷
یعنی کل ترکہ کے ۷ حصے کیے جائیں گے ہر بیٹے کو ۲ حصے اور ہر بیٹی کو ایک حصہ ملے گا ان حصوں کو سہام بھی کہتے ہیں۔

۲۔ ذوی الفروض اور عصبات دونوں میں ترکہ کی تقسیم

اگر کسی کے انتقال کے وقت اس کے وارثوں میں ذوی الفروض اور عصبات دونوں ہوں تو اصولاً پہلے ذوی الفروض کو ان کے مقررہ حصے دیئے جائیں گے۔ ان سے جو بچ رہے۔ اسی طرح سے عصبات میں تقسیم کر دیا جائے گا جیسے کہ صرف عصبات میں ترکہ کی تقسیم بتائی گئی ہے مثالوں سے بات واضح ہو جائے گی۔

مثال نمبر ۱:۔ کسی میت کے وارثوں میں اس کی ماں، بیوی، بیٹی اور ایک بھائی ہوں تو ترکہ تقسیم کرو۔

حل:۔ پہلے ذوی الفروض بیوی۔ بیٹی اور ماں کو ان کے حصوں کے مطابق ملے گا جو بچے گا وہ عصبہ بھائی کو دیا جائے گا۔

بیوی کا حصہ = $\frac{1}{8}$ (کیونکہ بیٹی ہے)
ماں کا حصہ = $\frac{1}{6}$ (〃 〃)
بیٹی کا حصہ = $\frac{1}{2}$ (کیونکہ اکیلی ہے)

ان سب کا مجموعہ = $\frac{1}{8}+\frac{1}{6}+\frac{1}{2}$
$= \frac{12+4+3}{24}$
$= \frac{19}{24}$

∴ بھائی کا حصہ = $1 - \frac{19}{24} = \frac{24-19}{24} = \frac{5}{24}$

	بیوی	ماں	بیٹی	بھائی
∴ نسبتیں =	$\frac{1}{8}$:	$\frac{1}{6}$:	$\frac{1}{2}$:	$\frac{5}{24}$

چونکہ یہ نسبتیں کسور میں ہیں اور ان کو صحیح اعداد میں ظاہر کرنا چاہیے۔ اس لیے ہر کسر کو نسب نماؤں کے ذو اضعاف اقل مشترک ۲۴ سے ضرب کر دو۔

∴ صحیح اعداد میں حصے = ۳ : ۴ : ۱۲ : ۵ مجموعہ = ۲۴

جواب بیوی کو ۲۴ حصوں میں سے ۳ حصے، ماں کو ۴ حصے بیٹی کو ۱۲ حصے، اور بھائی کو ۵ حصے ملیں گے۔

مثال نمبر ۲۔ پہلی مثال میں اگر ترکہ ۱۴۴۰ روپیہ ہو تو ہر ایک کو کیا ملے گا؟

حل:- وارثوں کے حصّوں کی نسبتیں = ۳ : ۴ : ۱۲ : ۵

حصّوں کا مجموعہ = ۳ + ۴ + ۱۲ + ۵ = ۲۴

∴ بیوی کا حصّہ = $۱۴۴۰ \times \frac{۳}{۲۴}$ = ۱۸۰ روپیہ

ماں کا حصّہ = $۱۴۴۰ \times \frac{۴}{۲۴}$ = ۲۴۰ روپیہ

بیٹی کا حصّہ = $۱۴۴۰ \times \frac{۱۲}{۲۴}$ = ۷۲۰ روپیہ

بھائی کا حصّہ = $۱۴۴۰ \times \frac{۵}{۲۴}$ = ۳۰۰ روپیہ

جواب:- بیوی کو ۱۸۰ روپیہ، ماں کو ۲۴۰ روپیہ، بیٹی کو ۷۲۰ روپیہ اور ۳۰۰ روپیہ بھائی کو۔

مثال نمبر ۳- ماں، باپ، بیوی اور دو بھائیوں میں ترکہ تقسیم کرو۔

حل:- بیوی اور ماں ذوی الفروض ہیں۔ اولاد نہ ہونے کی وجہ سے باپ عصبہ ہے۔ اور بھائی بھی عصبہ ہے لیکن باپ کی موجودگی میں بھائی محروم ہوں گے کیونکہ یہ تیسرے درجے کے عصبات ہیں پھر بھی دو بھائیوں کی وجہ سے ماں کا حصّہ کم ہو کر بجائے $\frac{۱}{۳}$ کے $\frac{۱}{۶}$ رہ جائے گا۔

بیوی کا حصّہ = $\frac{۱}{۴}$ (کیونکہ اولاد نہیں ہے)، ماں کا حصّہ = $\frac{۱}{۶}$ (دو بھائی موجود ہیں)

دونوں کا مجموعہ = $\frac{۱}{۴} + \frac{۱}{۶} = \frac{۳+۲}{۱۲} = \frac{۵}{۱۲}$

چونکہ باقی سب باپ کا حصّہ ہوگا ∴ باپ کا حصّہ = $۱ - \frac{۵}{۱۲} = \frac{۷}{۱۲}$

∴ نسبتیں = بیوی : ماں : باپ

$\frac{۱}{۴} : \frac{۱}{۶} : \frac{۷}{۱۲}$

∴ صحیح اعداد میں حصّے یا سہام = ۳ : ۲ : ۷ اور مجموعہ سہام = ۱۲

∴ بیوی کو ۳ حصّے ماں کو ۲ حصّے اور باپ کو ۷ حصّے ملیں گے۔

مثال نمبر ۴:- باپ، بیٹی، بیوی میں ترکہ کس طرح تقسیم ہوگا؟

حل:- چونکہ میت کا کوئی بیٹا، پوتا وغیرہ نہیں ہے اس لیے باپ ذی فرض بھی ہے اور عصبہ بھی ہے۔

بیوی کا حصّہ = $\frac{۱}{۸}$ (کیونکہ بیٹی موجود ہے)، بیٹی کا حصّہ = $\frac{۱}{۲}$ (کیونکہ اکیلی ہے)

اور باپ کی فرضیت کا حصہ = $\frac{۱}{۶}$

∴ مجموعہ = $\frac{۱}{۸} + \frac{۱}{۲} + \frac{۱}{۶} = \frac{۳+۱۲+۴}{۲۴} = \frac{۱۹}{۲۴}$ اور باقی باپ کو بحیثیت عصبہ مل جائے گا۔

∴ باپ کا عصبیت کا حصہ = $۱ - \frac{۱۹}{۲۴} = \frac{۵}{۲۴}$

∴ باپ کا کل حصہ = $\frac{۱}{۶} + \frac{۵}{۲۴} = \frac{۴+۵}{۲۴} = \frac{۹}{۲۴} = \frac{۳}{۸}$

	بیوی		بیٹی		باپ	
∴ نسبتیں =	$\frac{۱}{۸}$	:	$\frac{۱}{۲}$	:	$\frac{۳}{۸}$	
∴ سہام =	۱	:	۴	:	۳	مجموعہ سہام = ۸

جواب: کل آٹھ سہام ہوں گے بیوی کو ایک بیٹی کو ۴ اور باپ کو ۳ ملیں گے۔

(نوٹ) اس طرح کے سوالات میں باپ کے دونوں حصے ضرور نکالے جائیں اور پھر جمع کر لیا جائے۔ ورنہ بعض صورتوں میں حساب غلط ہو جائے گا۔

مثال نمبر ۵:- اصغر کے انتقال کے وقت اس کی بیوی۔ ماں۔ باپ ۴ بیٹے ۵ بیٹیاں تھیں کل ترکہ ۲۰۰ روپیہ کس طرح تقسیم ہوگا۔

حل:- بیوی ماں اور باپ ذوی الفروض ہیں۔ اس لیے ان کا حصہ پہلے نکلے گا

بیوی کا حصہ = $\frac{۱}{۸}$ (اولاد ہے) ماں کا حصہ = $\frac{۱}{۶}$ (اولاد ہے)

اور باپ کا حصہ = $\frac{۱}{۶}$ (بیٹے موجود ہیں)

مجموعہ = $\frac{۱}{۸} + \frac{۱}{۶} + \frac{۱}{۶} = \frac{۳+۴+۴}{۲۴} = \frac{۱۱}{۲۴}$

∴ باقی = $۱ - \frac{۱۱}{۲۴} = \frac{۲۴-۱۱}{۲۴} = \frac{۱۳}{۲۴}$ (یہ عصبات میں تقسیم ہوگا)

۴ بیٹے اور ۵ بیٹیوں کے حصوں کی نسبت = ۲:۲:۲:۲:۱:۱:۱:۱:۱

ان کے حصوں کا مجموعہ = ۱۳ ∴ ایک بیٹے کا حصہ = $\frac{۲}{۱۳} \times \frac{۱۳}{۲۴} = \frac{۲}{۲۴} = \frac{۱}{۱۲}$

اور ایک بیٹی کا حصہ = $\frac{۱}{۱۳} \times \frac{۱۳}{۲۴} = \frac{۱}{۲۴}$

	بیوی	ماں	باپ	بیٹا	بیٹا	بیٹا	بیٹا	بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹی
اس لیے سب کی نسبتیں =	$\frac{۱}{۸}$:	$\frac{۱}{۶}$:	$\frac{۱}{۶}$:	$\frac{۱}{۱۲}$:	$\frac{۱}{۱۲}$:	$\frac{۱}{۱۲}$:	$\frac{۱}{۱۲}$:	$\frac{۱}{۲۴}$:	$\frac{۱}{۲۴}$:	$\frac{۱}{۲۴}$:	$\frac{۱}{۲۴}$:	$\frac{۱}{۲۴}$
∴ سہام =	۳ :	۴ :	۴ :	۲ :	۲ :	۲ :	۲ :	۱ :	۱ :	۱ :	۱ :	۱

مجموعہ سہام = ۲۴، بیوی کو ۳ سہام، ماں کو ۴، باپ کو ۴، ہر بیٹے کو ۲ اور ہر بیٹی کو ایک

کل ترکہ ۲۴۰۰، روپیہ اس طرح تقسیم ہوگا۔

بیوی کا حصہ = $\frac{3}{24} \times ۲۴۰۰$ = ۹۰۰ روپیہ

ماں کا حصہ = $\frac{4}{24} \times ۲۴۰۰$ = ۱۲۰۰ روپیہ

باپ کا حصہ = $\frac{4}{24} \times ۲۴۰۰$ = ۱۲۰۰ روپیہ

ہر بیٹے کا حصہ = $\frac{2}{24} \times ۲۴۰۰$ = ۶۰۰ روپیہ

ہر بیٹی کا حصہ = $\frac{1}{24} \times ۲۴۰۰$ = ۳۰۰ روپیہ

مثال نمبر ۶۔ شوہر، ماں، ۲ سگے بھائی اور ۲۔اخیافی بھائی ہیں ترکہ کس طرح تقسیم ہوگا۔

حل:۔ یہ اپنی نوعیت کا بالکل منفرد سوال ہے۔ کیونکہ اس میں ذوی الفروض شوہر، ماں اور ۲۔اخیافی بھائی کے حصے ترتیب وار $\frac{1}{2}$، $\frac{1}{6}$ اور $\frac{1}{3}$ ہوتے ہیں۔ اور سگے بھائیوں کے لیے کچھ نہیں بچتا۔ دراصل یہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں واقعہ پیش آیا اور اُن سے اس مسئلہ کا حل دریافت کیا گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فیصلہ یہ دیا کہ چونکہ سگے بھائی ماں اور باپ دونوں میں شریک ہوتے ہیں اور اخیافی بھائی صرف ماں میں شریک ہوتے ہیں۔ اس لیے سگے بھائیوں کو محروم نہ ہونا چاہیے لہٰذا اخیافی بھائیوں کا جو حصہ $\frac{1}{3}$ قرآن مجید میں مقرر ہے اسی میں سگے بھائیوں کو شامل کرکے ہر ایک کو $\frac{1}{12}$ حصہ دیا جائے۔

اس طرح نسبتیں $\frac{1}{2} : \frac{1}{6} : \frac{1}{12} : \frac{1}{12} : \frac{1}{12} : \frac{1}{12}$ ہوئیں۔

اور سہام ۶ : ۲ : ۱ : ۱ : ۱ : ۱ = مجموعہ سہام ۱۲۔

مثال نمبر ۷۔ اگر کسی میت کے وارث اس کے بیٹا، بیٹی، بھائی اور بھتیجہ ہوں تو ہر ایک کے سہام نکالو۔

حل:۔ بیٹا، بیٹی درجہ اوّل کے عصبہ ہیں ان کو حصہ ملے گا۔ بھائی درجہ دوم اور بھتیجہ درجہ سوم کا عصبہ ہے۔ لہٰذا ان کو نہیں ملے گا۔

بیٹے کو ۲ سہام اور بیٹی کو ایک دیا جائے گا۔ کل تین سہام ہوں گے۔

مثال نمبر ۸۔ شوہر، ماں، بیٹی اور ایک بیٹا میں ترکہ کس طرح تقسیم ہوگا۔

حل:۔ شوہر کا حصہ = $\frac{۱}{۴}$ (کیونکہ اولاد ہے) ماں کا حصہ = $\frac{۱}{۶}$ (کیونکہ اولاد ہے)

∴ مجموعہ = $\frac{۱}{۴} + \frac{۱}{۶} = \frac{۲+۳}{۱۲} = \frac{۵}{۱۲}$ اور باقی = $۱ - \frac{۵}{۱۲} = \frac{۷}{۱۲}$

اس $\frac{۷}{۱۲}$ کو بیٹی اور بیٹے میں ۱ : ۲ سے تقسیم کردیا جائے گا۔

∴ بیٹی کا حصہ = $\frac{۷}{۱۲} \times \frac{۱}{۳} = \frac{۷}{۳۶}$ اور بیٹے کا حصہ = $\frac{۷}{۱۲} \times \frac{۲}{۳} = \frac{۷}{۱۸}$

∴ نسبتیں = $\frac{۱}{۴} : \frac{۱}{۶} : \frac{۷}{۳۶} : \frac{۷}{۱۸}$ اور سہام = ۹ : ۶ : ۷ : ۱۴ = مجموعہ ۳۶

مثال نمبر ۹:۔ ماں باپ اور تین بیٹیوں میں ترکہ تقسیم کرو۔

حل:۔ چونکہ اولاد موجود ہے اس لیے ماں کو $\frac{۱}{۶}$ ملے گا اور باپ کو بھی $\frac{۱}{۶}$ ملے گا لیکن باپ بیٹے نہ ہونے کی وجہ سے عصبہ بھی ہے اس لیے ذوی الفروض سے بچا ہوا بھی اس کو ملے گا۔

بیٹیاں تین ہیں اس لیے ان کو $\frac{۲}{۳}$ میں سے برابر ملے گا۔

اب چونکہ $\frac{۱}{۶} + \frac{۱}{۶} + \frac{۲}{۳} = ۱$ اس لیے باپ کے لیے بحیثیت عصبہ کچھ نہ بچے گا۔

ماں باپ بیٹی بیٹی بیٹی

∴ نسبتیں = $\frac{۱}{۶} : \frac{۱}{۶} : \frac{۲}{۹} : \frac{۲}{۹} : \frac{۲}{۹}$ اور سہام = ۳ : ۳ : ۴ : ۴ : ۴

مجموعہ ۱۸۔

مثال نمبر ۱۰۔ پچھلے سوال میں اگر ماں کی جگہ بیوی ہو تو باپ کو کتنا ملے گا۔

حل:۔ بیوی کا حصہ اولاد کی موجودگی میں $\frac{۱}{۸}$ ہوتا ہے اس لیے اس صورت میں باپ کو بحیثیت عصبہ بھی بچا ہوا ملے گا۔

کل حصوں کا مجموعہ = $\frac{۱}{۸} + \frac{۱}{۶} + \frac{۲}{۳} = \frac{۱۶+۴+۳}{۲۴} = \frac{۲۳}{۲۴}$ ∴ باقی = $\frac{۱}{۲۴}$

لہٰذا باپ کا کل حصہ = $\frac{۱}{۶} + \frac{۱}{۲۴} = \frac{۱+۴}{۲۴} = \frac{۵}{۲۴}$ یعنی پہلے سے $\frac{۱}{۲۴}$ زیادہ ملا۔

∴ نسبتیں = $\frac{۱}{۸} : \frac{۵}{۲۴} : \frac{۲}{۹} : \frac{۲}{۹} : \frac{۲}{۹}$ اور سہام = ۹ : ۱۵ : ۱۶ : ۱۶ : ۱۶ مجموعہ ۷۲

مثال نمبر ۱۱۔ بیوی، ماں، باپ ۳ بیٹوں اور ۲ بیٹیوں میں ترکہ تقسیم کرو۔

حل:۔ بیوی کو $\frac{۱}{۸}$ ماں کو $\frac{۱}{۶}$ اور باپ کو $\frac{۱}{۶}$ ملے گا کیونکہ بیٹے بیٹیاں عصبہ ہیں اور بچا ہوا ان میں

۲:۱ کی نسبت سے تقسیم ہوگا۔

$\frac{۱}{۸} + \frac{۱}{۶} + \frac{۱}{۶} = \frac{۳+۴+۴}{۲۴} = \frac{۱۱}{۲۴}$ باقی $= \frac{۱۳}{۲۴}$

بیٹوں اور بیٹیوں کے حصوں کی نسبتیں = ۲:۲:۲:۱:۱ = مجموعہ ۸

∴ ہر بیٹے کا حصہ = $\frac{۱۳}{۲۴} \times \frac{۲}{۸} = \frac{۱۳}{۹۶}$ اور ہر بیٹی کا حصہ = $\frac{۱۳}{۲۴} \times \frac{۱}{۸} = \frac{۱۳}{۱۹۲}$

∴ کل نسبتیں = $\frac{۱}{۸} : \frac{۱}{۶} : \frac{۱}{۶} : \frac{۱۳}{۹۶} : \frac{۱۳}{۹۶} : \frac{۱۳}{۹۶} : \frac{۱۳}{۱۹۲} : \frac{۱۳}{۱۹۲}$

اور سہام = ۲۴ : ۳۲ : ۳۲ : ۲۶ : ۲۶ : ۲۶ : ۱۳ : ۱۳۔ مجموعہ = ۱۹۲

مثال نمبر ۱۲:۔ شوہر، ماں، بیٹی، چچازاد بھائی میں ترکہ تقسیم کرو۔

حل:۔ شوہر کو $\frac{۱}{۴}$ ماں کو $\frac{۱}{۶}$ بیٹی کو $\frac{۱}{۲}$ اور باقی چچازاد بھائی کو ملے گا۔

∴ $\frac{۱}{۴} + \frac{۱}{۶} + \frac{۱}{۲} = \frac{۳+۲+۶}{۱۲} = \frac{۱۱}{۱۲}$ اور باقی = $\frac{۱}{۱۲}$ (یہ چچازاد بھائی کو ملے گا)

∴ کل نسبتیں = $\frac{۱}{۴} : \frac{۱}{۶} : \frac{۱}{۲} : \frac{۱}{۱۲}$ اور سہام = ۳ : ۲ : ۶ : ۱۔ مجموعہ ۱۲

پانچواں باب

بقیہ ذوی الفروض کے حصّے

پانچ ذوی الفروض (۱) شوہر (۲) باپ (۳) بیوی (۴) ماں اور (۵) بیٹی کے حصّے پہلے بتائے جا چکے ہیں باقی سات کے حصّے درج ذیل ہیں۔ لیکن سہولت اور مشق کے لیے سوالات میں ان وارثوں کو بھی شامل کیا گیا ہے۔

(۶) جدِ صحیح (دادا، پردادا، وغیرہ) کے حصّے

دادا، پردادا وغیرہ کے حصّے باپ کے حصوں کی طرح ہوتے ہیں اور ایک صورت میں وہ محجوب ہوتے ہیں یعنی ان کو حصّہ نہیں ملتا۔

(۱) میت کے دادا، پردادا وغیرہ کے ساتھ اس کا بیٹا، پوتا وغیرہ ہوں اور میت کا باپ نہ ہو تو دادا کو اور دادا نہ ہو تو پردادا کو ترکہ کا ⅙ حصہ ملے گا۔ یعنی دادا یا پردادا باپ کا قائم مقام ہوتا ہے۔

(۲) میت کے دادا، پردادا وغیرہ کے ساتھ میت کی بیٹی پوتی وغیرہ ہوں لیکن بیٹا، پوتا وغیرہ نہ ہوں اور باپ بھی نہ ہو تو دادا کو اور دادا نہ ہوں تو پردادا کو ذی فرض کی حیثیت سے ⅙ اور عصبہ کی حیثیت سے ذوی الفروض سے بچا ہوا سب مل جاتا ہے۔

(۳) میت کے دادا، پردادا وغیرہ کے ساتھ میت کی نہ کوئی اولاد ہو نہ باپ ہو تو دادا، پردادا وغیرہ ذی فرض نہیں رہ جاتے بلکہ عصبہ ہو کر ذوی الفروض سے بچا ہوا سب ترکہ پاتے ہیں۔

(۴) میت کے دادا پردادا کے ساتھ میت کا باپ بھی موجود ہو تو دادا پردادا وغیرہ محجوب ہوں گے۔ اسی طرح دادا کی موجودگی میں پردادا اور پردادا کی موجودگی میں

اس سے اوپر کے تمام دادا محجوب ہوں گے۔ یہ احکام اجماع امت سے ثابت ہیں۔
حضرت ابوبکرؓ، حضرت ابن عباسؓ، حضرت ابن زبیرؓ فرماتے تھے کہ "اَلْجَدُّ
اَبٌ" یعنی دادا باپ کی جگہ ہوتا ہے۔ اور صحابہ کرامؓ نے اس سے اختلاف نہیں کیا۔

---

(۷) اخیافی (ماں شریکی) بھائی

(۸) اخیافی بہن کے حصے

ایسے بھائی بہن جن کی ماں ایک ہو اور باپ مختلف ہوں اخیافی کہلاتے ہیں شریعت میں ان کا حصہ مقرر کر کے اللہ تعالیٰ نے اس اندیشہ کا سدباب کر دیا ہے کہ لوگ ایسے بھائی بہن کا حصہ دبا بیٹھیں۔

اخیافی بھائی بہن کو شریعت نے لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ کے اصول سے بھی مُستثنیٰ قرار دیا ہے۔ اور ان کے حصے برابر ہی ہوتے ہیں۔ ان کے حصہ پانے کی دو صورتیں ہیں اور محجوب ہونے کی ایک صورت ہے۔

(۱) ایک اخیافی بھائی یا بہن ہو تو اُسے ترکہ کا $\frac{1}{6}$ ملے گا۔

(۲) اگر ایک سے زیادہ اخیافی بھائی یا اخیافی بہنیں ہوں یا کچھ بھائی اور کچھ بہنیں ہوں تو $\frac{1}{3}$ میں ہر ایک کو برابر برابر دیا جائے گا۔

(۳) اگر اخیافی بھائی بہنوں کے ساتھ میت کا باپ دادا وغیرہ یا بیٹا، پوتا، بیٹی، پوتی وغیرہ میں سے کوئی موجود ہو تو اخیافی بھائی یا اخیافی بہن وغیرہ محجوب ہوں گے۔

ماخذ یہ آیتیں ہیں:- وَلَهُ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ فَإِن كَانُوا أَكْثَرَ مِن ذَٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَاءُ فِي الثُّلُثِ۔

(النساء: ۱۲)

(اگر اس کا ایک بھائی یا ایک بہن موجود ہو تو بھائی اور بہن ہر ایک کو چھٹا حصہ ملے گا، اور بھائی بہن ایک سے زیادہ ہوں تو کل ترکہ کے ایک تہائی میں وہ سب شریک ہوں گے)۔

آگے بڑھنے سے پہلے جدِ صحیح اور اخیافی بھائی بہن کے حصّوں کی بھی مشق کے لیے مثالیں دی جاتی ہیں تاکہ سابقہ ۵ ذوی الفروض کے ساتھ ان کے حصے بھی یاد ہو جائیں۔

ان دونوں کے متعلق حل شدہ مثالیں

مثال نمبر ۱۔ کسی میت کے وارثوں میں اگر اس کے دادا، بیوی، بیٹی اور ماں ہوں تو ترکہ تقسیم کرو۔

حل:۔ بیوی کا حصہ = $\frac{۱}{۸}$ (کیونکہ بیٹی موجود ہے) | بیٹی کا حصہ = $\frac{۱}{۲}$ (کیونکہ اکیلی ہے)

ماں کا حصہ = $\frac{۱}{۶}$ (کیونکہ بیٹی موجود ہے) | دادا کا حصہ فرضیت کا = $\frac{۱}{۶}$ (کیونکہ بیٹی ہے)

ان کا مجموعہ = $\frac{۱}{۸} + \frac{۱}{۶} + \frac{۱}{۲} + \frac{۱}{۶} = \frac{۳+۴+۱۲+۴}{۲۴} = \frac{۲۳}{۲۴}$

اور دادا کا حصہ عصبہ کی حیثیت سے = $۱ - \frac{۲۳}{۲۴} = \frac{۱}{۲۴}$

∴ دادا کا کل حصہ = $\frac{۱}{۶} + \frac{۱}{۲۴} = \frac{۱+۴}{۲۴} = \frac{۵}{۲۴}$

	بیوی	بیٹی	ماں	دادا
∴ حصوں کی نسبتیں =	$\frac{۱}{۸}$:	$\frac{۱}{۲}$:	$\frac{۱}{۶}$:	$\frac{۵}{۲۴}$
∴ سہام =	۳ :	۱۲ :	۴ :	۵ مجموعہ ۲۴

مثال نمبر ۲۔ شوہر، بیٹی، اخیافی بھائی اور حقیقی بھائی میں ترکہ کس طرح تقسیم ہوگا۔

حل:۔ شوہر کا حصہ = $\frac{۱}{۴}$ کیونکہ بیٹی موجود ہے۔ بیٹی کا حصہ = $\frac{۱}{۲}$ کیونکہ اکیلی ہے اخیافی بھائی بیٹی کی موجودگی میں محجوب ہوگا اور بقیہ سب حقیقی بھائی کو مل جائیگا۔

شوہر اور بیٹی کے حصّوں کا مجموعہ = $\frac{۱}{۴} + \frac{۱}{۲} = \frac{۳}{۴}$

∴ باقی = $۱ - \frac{۳}{۴} = \frac{۴-۳}{۴} = \frac{۱}{۴}$

	شوہر	بیٹی	بھائی
∴ حصّوں کی نسبتیں =	$\frac{۱}{۴}$:	$\frac{۱}{۲}$:	$\frac{۱}{۴}$
∴ سہام =	۱ :	۲ :	۱ مجموعہ ۴

یعنی شوہر کو ایک، بیٹی کو دو، بھائی کو ایک اور اخیافی بھائی محجوب۔

مثال نمبر ۳:۔ شوہر، ماں، ۲ اخیافی بھائی ایک اخیافی بہن میں ترکہ تقسیم کرو۔

حل:۔ شوہر کا حصہ = $\frac{1}{2}$ کیونکہ اولاد نہیں ہے۔

ماں کا حصہ = $\frac{1}{6}$ کیونکہ دو سے زیادہ بھائی بہن ہیں۔

اخیافی بھائی بہن کا ملا کر حصہ = $\frac{1}{3}$

∴ ہر ایک کو $\frac{1}{3} \div 3 = \frac{1}{9}$ ملے گا۔

∴ کل حصوں کی نسبتیں = شوہر، ماں، اخیافی بھائی، اخیافی بھائی، اخیافی بہن

$\frac{1}{9} : \frac{1}{9} : \frac{1}{9} : \frac{1}{6} : \frac{1}{2}$

∴ سہام = ۹ : ۳ : ۲ : ۲ : ۲ مجموعہ ۱۸

نوٹ۔ یہاں یہ بات قابل غور ہے کہ ان سب کے حصوں کا مجموعہ = ۱ یعنی پورا ترکہ تقسیم ہو جاتا ہے اور کچھ نہیں بچتا۔ بعض اوقات یہ بھی ممکن ہے کہ تمام حصوں کی کسور کا مجموعہ ایک سے زیادہ ہو جائے یا ایک سے کم رہے۔ ان حالتوں میں تقسیم کے جو اصول استعمال ہوتے ہیں بعد میں بتائے جائیں گے۔

مثال نمبر ۴:۔ بیوی، بیٹی، دادا، باپ اور اخیافی بھائی میں ترکہ تقسیم کرو۔

حل:۔ باپ کی موجودگی سے دادا اور اخیافی بھائی محجوب ہوں گے۔ لہٰذا ترکہ صرف بیوی، بیٹی اور باپ میں تقسیم ہوگا۔

بیوی کو $\frac{1}{8}$، بیٹی کو $\frac{1}{2}$ اور باپ کو $\frac{1}{6}$ فرضیت کا اور بچا ہوا حصہ عصبیت کا مل جائے گا۔

یعنی $\frac{1}{8} + \frac{1}{2} + \frac{1}{6} = \frac{4+12+3}{24} = \frac{19}{24}$

∴ باقی = $\frac{5}{24}$ اس لیے باپ کا کل حصہ = $\frac{1}{6} + \frac{5}{24} = \frac{5+4}{24} = \frac{9}{24} = \frac{3}{8}$

∴ کل نسبتیں = $\frac{1}{8} : \frac{1}{2} : \frac{3}{8}$ اور سہام = ۱ : ۴ : ۳ مجموعہ ۸

مثال نمبر ۵:۔ شوہر ماں اخیافی بھائی اور چچا میں ترکہ تقسیم کرو۔

حل:۔ شوہر کا حصہ = $\frac{1}{2}$ اور ماں کا حصہ = $\frac{1}{3}$ کیونکہ اولاد نہیں ہے

اخیافی بھائی کا حصہ = $\frac{1}{6}$ اور ان تینوں کا مجموعہ ایک ہے۔ یعنی عصبہ چچا کے

لیے کچھ نہیں بچتا۔ اس لیے چچا کو کچھ نہ ملے گا۔

∴ نسبتیں = $\frac{۱}{۲} : \frac{۱}{۳} : \frac{۱}{۶}$

اور سہام = ۳ : ۲ : ۱

مجموعہ ۶ اور چچا محروم۔

مثال نمبر ۶:۔ بیوی، ماں، اخیافی بھائی، دو اخیافی بہنیں اور ایک بھتیجے میں ترکہ کس طرح تقسیم ہوگا۔

حل:۔ بیوی کا حصہ = $\frac{۱}{۴}$، ماں کا حصہ = $\frac{۱}{۶}$ کیونکہ ۳ بھائی بہنیں ہیں۔

اخیافی بھائی بہن $\frac{۱}{۳}$ میں سے برابر اور باقی بھتیجے کو ملے گا۔

مجموعہ = $\frac{۱}{۴} + \frac{۱}{۶} + \frac{۱}{۳} = \frac{۳+۲+۴}{۱۲} = \frac{۹}{۱۲} = \frac{۳}{۴}$ ∴ باقی = $\frac{۱}{۴}$

∴ کل نسبتیں = $\frac{۱}{۴} : \frac{۱}{۶} : \frac{۱}{۹} : \frac{۱}{۹} : \frac{۱}{۹} : \frac{۱}{۴}$

اور سہام = ۹ : ۶ : ۴ : ۴ : ۴ : ۹ ۔ مجموعہ = ۳۶

مثال نمبر ۷۔ بیوی، ماں اور دادا میں ترکہ کس طرح تقسیم ہوگا۔

حل:۔ چونکہ کوئی اولاد نہیں ہے اس لیے بیوی کو $\frac{۱}{۴}$ ماں کو $\frac{۱}{۳}$ اور باقی دادا کو مل جائے گا کیونکہ اب وہ ذی فرض نہیں بلکہ صرف عصبہ ہے۔ ماں کو اس صورت میں کل ترکہ کا $\frac{۱}{۳}$ ملے گا۔ اگر دادا کے بجائے باپ ہوتا تو کم ملتا۔

∴ بیوی اور ماں کا مجموعی حصہ = $\frac{۱}{۴} + \frac{۱}{۳} = \frac{۷}{۱۲}$ اور باقی دادا کا حصہ = $\frac{۵}{۱۲}$

∴ کل نسبتیں = $\frac{۱}{۴} : \frac{۱}{۳} : \frac{۵}{۱۲}$ اور سہام = ۳ : ۴ : ۵ مجموعہ ۱۲

مثال نمبر ۸:۔ شوہر، دادا اور بیٹی میں ترکہ تقسیم کرو۔

حل:۔ شوہر کو $\frac{۱}{۴}$ دادا کو $\frac{۱}{۶}$ اور بیٹی کو $\frac{۱}{۲}$ ملے گا ∴ مجموعہ = $\frac{۳+۲+۶}{۱۲} = \frac{۱۱}{۱۲}$

باقی $\frac{۱}{۱۲}$ دادا کو بحیثیت عصبہ مل جائے گا

∴ دادا کا کل حصہ = $\frac{۱}{۶} + \frac{۱}{۱۲} = \frac{۲+۱}{۱۲} = \frac{۳}{۱۲} = \frac{۱}{۴}$

∴ کل نسبتیں = $\frac{۱}{۴} : \frac{۱}{۴} : \frac{۱}{۲}$ اور سہام = ۱ : ۱ : ۲ ۔ مجموعہ = ۴

مثال نمبر ۹۔ ماں، بھائی، اخیافی بھائی، اخیافی بہن میں ترکہ کس طرح تقسیم ہوگا۔

حل :- بھائی کئی ہیں اس لیے ماں کو ۱/۶ ملے گا۔ اخیافی بھائی اور بہن کو ۱/۳ میں سے برابر برابر ملے گا اور باقی بھائی کو مل جائے گا یعنی ۱/۶ + ۱/۳ = ۱/۲ تو ماں اور اخیافیوں کو ملا اور باقی ۱/۲ بھائی کو ملے گا۔

∴ کل نسبتیں = ۱/۶ : ۱/۲ : ۱/۶ : ۱/۶ اور سہام = ۱ : ۳ : ۱ : ۱۔ مجموعہ = ۶

مثال نمبر ۱۰- بیوی، ماں، دو سگے بھائی، دو اخیافی بھائی، ایک اخیافی بہن میں ترکہ تقسیم کرو۔

حل :- ماں کو ۱/۶ اخیافی بھائی بہنوں کو ۱/۳ اور بیوی کو ۱/۴ ملے گا۔ مجموعہ = ۱/۶ + ۱/۴ + ۱/۳ = (۲+۳+۴)/۱۲ = ۹/۱۲ = ۳/۴ اور باقی ۱/۴ دو سگے بھائیوں کو مل جائے گا۔

بیوی، ماں، اخیافی بھائی بہن میں سے ہر ایک سگے بھائی

∴ کل نسبتیں ۱/۴ : ۱/۶ : ۱/۹ : ۱/۹ : ۱/۹ : ۱/۸ : ۱/۸

اور سہام = ۱۸ : ۱۲ : ۸ : ۸ : ۸ : ۹ : ۹۔ مجموعہ = ۷۲

(۹) پوتی کے حصّے

میراث کے سلسلے میں لفظ "پوتی" وسیع معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ اس سے مراد بیٹے کی بیٹی۔ پوتے کی بیٹی یا پرپوتے وغیرہ کی بیٹیاں سب ہیں۔ اگر میت کی بیٹی نہ ہو تو پوتی اس کی قائم مقام اور پوتی نہ ہو تو پرپوتی اس کی قائم مقام سمجھی جائے گی۔ پوتی کے حصّوں کی کل چھ صورتیں ہیں۔ تین تو ذی فرض کی حیثیت سے ہیں عصبہ بغیرہ کی حیثیت سے ایک صورت ہے اور دو صورتوں میں پوتی محجوب ہوتی ہے۔ تفصیل یہ ہے۔

بہ حیثیت ذی فرض

(۱) اگر میت کا بیٹا بیٹی موجود نہ ہو اور ایک پوتی ہو تو بیٹی کی طرح اس کو ½ ملے گا۔

(۲) اگر میت کا بیٹا بیٹی موجود نہ ہوں اور دو یا زائد پوتیاں ہوں تو بیٹیوں کی طرح ⅔ میں برابر برابر۔

(۳) اگر میت کی صرف ایک بیٹی ہو اور پوتی یا پوتیاں ہوں تو ان کو ترکہ کا ⅙ ملے گا اگر کئی ہوں تو اسی ⅙ میں برابر برابر تقسیم کر دیا جائے گا۔ اسے فقہی اصطلاح میں تکمِلہ لِلثُّلُثَیْن کہتے ہیں کیونکہ قرآن مجید میں دو یا زائد عورتوں کا حصّہ (علاوہ بیویوں کے) ⅔ رکھا گیا ہے اور ایک کا ½ ۔ ان دونوں کا فرق ⅙ ہوتا ہے۔ اب اگر ایک بیٹی ہو اور ایک یا کئی پوتیاں ہوں تو سب کا ملا کر ⅔ ہونا ہے لیکن بیٹی کا ½ ہو جاتا ہے اس لیے بقیہ ⅙ پوتی یا پوتیوں کے حصّہ میں آتا ہے۔

بہ حیثیت عصبہ بغیرہ

(۴) جب پوتی کے ساتھ پوتا یا پرپوتا وغیرہ ہو تو پوتی یا پوتیاں عصبہ بغیرہ ہو کر ذوی الفروض سے بچا ہوا لِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْن کے مطابق پوتوں یا پرپوتوں کا آدھا پائیں گی۔

محجوب ہونے کی صورتیں

(۵) اگر میت کا کوئی بیٹا موجود ہو تو پوتی اور پوتے محجوب ہوں گے۔ اسی طرح اگر پوتا موجود ہو تو پڑپوتا اور پڑپوتی محجوب ہوں گی۔ علیٰ ہذا القیاس

(۶) اگر میت کی دو بیٹیاں ہوں اور بیٹا نہ ہو اور پوتی یا پوتیوں کے ساتھ پوتے یا پڑپوتے نہ ہوں تب بھی پوتیاں دو بیٹیوں کی وجہ سے محجوب ہوں گی کیونکہ عورتوں کا ⅔ بیٹیوں ہی میں ختم ہو چکا ہوگا البتہ اگر ۲ بیٹیاں ہوں اور پوتی کے ساتھ پوتا یا پڑپوتا بھی ہو تو پھر نمبر ۴ کے مطابق عصبہ بغیرہٖ کی حیثیت سے پوتی کو بھی پوتے یا پڑپوتے کے ساتھ حصہ ملے گا۔

عصبہ بغیرہٖ کی حیثیت میں بیٹی اور پوتی کا یہ فرق یاد رکھنا ضروری ہے کہ بیٹی صرف بیٹے کے ساتھ عصبہ بغیرہٖ ہوتی ہے لیکن پوتی پوتے یا پڑپوتے وغیرہ ہر ایک کے ساتھ عصبہ بغیرہٖ ہو جاتی ہے۔ یہ احکام اجماع صحابہ سے ثابت ہیں۔ اور ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نصف بیٹی کو چھٹا حصہ پوتی کو اور باقی بہن کو دیا جائے۔

چند حل شدہ مثالیں

مثال نمبر ۱۔ شوہر، ماں، پوتی اور بھائی میں ترکہ کس طرح تقسیم ہوگا۔

حل:۔ شوہر کا حصہ = $\frac{1}{4}$ کیونکہ پوتی (اولاد) موجود ہے، ماں کا حصہ = $\frac{1}{6}$ کیونکہ پوتی ہے پوتی کا حصہ = $\frac{1}{2}$ کیونکہ اکیلی ہے، بھائی کا حصہ = جو ان سے بچے گا۔

شوہر، ماں اور پوتی کے حصوں کا مجموعہ = $\frac{1}{4} + \frac{1}{6} + \frac{1}{2} = \frac{3+2+6}{12} = \frac{11}{12}$

∴ باقی = $1 - \frac{11}{12} = \frac{1}{12}$

شوہر ماں پوتی بھائی

∴ حصوں کی نسبتیں = $\frac{1}{4} : \frac{1}{6} : \frac{1}{2} : \frac{1}{12}$

∴ سہام = ۳ : ۲ : ۶ : ۱۔ مجموعہ ۱۲

مثال نمبر۲:۔ ماں، باپ، بیٹی، پوتی میں ترکہ تقسیم کرو۔

حل:۔ ماں کا حصہ = $\frac{1}{6}$ کیونکہ اولاد ہے، باپ کا فرضیت کا حصہ = $\frac{1}{6}$ کیونکہ بیٹی پوتی ہیں۔

باپ عصبہ بھی ہوگا۔

بیٹی کا حصہ = $\frac{1}{2}$ کیونکہ اکیلی ہے،

پوتی کا حصہ = $\frac{1}{6}$ تَکْمِلَۃً لِلثُّلُثَیْن کے مطابق

مجموعہ = $\frac{1}{6} + \frac{1}{6} + \frac{1}{2} + \frac{1}{6}$

$= \frac{1+1+3+1}{6} = \frac{6}{6} = 1$ یعنی باپ کے لیے بہ حیثیت عصبہ کچھ نہیں بچا

∴ حصوں کی نسبتیں = ماں باپ بیٹی پوتی

$\frac{1}{6} : \frac{1}{6} : \frac{1}{2} : \frac{1}{6}$

∴ سہام = ۱ : ۱ : ۳ : ۱ مجموعہ = ۶

مثال نمبر۳۔ ماں، باپ، بیٹا، پوتی میں ترکہ تقسیم کرو۔

حل:۔ بیٹے کی وجہ سے پوتی محجوب ہوگی اس لیے ماں باپ کو $\frac{1}{6}$، $\frac{1}{6}$ اور بقیہ $\frac{2}{3}$ بیٹے کو ملیگا

∴ سہام = ۱ : ۱ : ۴۔ مجموعہ = ۶ اور پوتی محجوب۔

مثال نمبر۴۔ بیوی، ماں، پوتا، پوتی میں ترکہ تقسیم کرو۔

حل:۔ بیوی کا حصہ = $\frac{1}{8}$ کیونکہ پوتا پوتی ہیں۔ ماں کا حصہ = $\frac{1}{6}$

مجموعہ = $\frac{1}{8} + \frac{1}{6} = \frac{3+4}{24} = \frac{7}{24}$

باقی = $\frac{17}{24}$ یہ پوتا پوتی میں ۲ : ۱ سے تقسیم ہوگا، دونوں کے حصوں کا مجموعہ = ۲+۱ = ۳

∴ پوتے کا حصہ = $\frac{17}{24} \times \frac{2}{3} = \frac{17}{36}$

اور پوتی کا حصہ = $\frac{17}{24} \times \frac{1}{3} = \frac{17}{72}$

∴ کل نسبتیں = $\frac{1}{8} : \frac{1}{6} : \frac{17}{36} : \frac{17}{72}$

اور سہام = ۹ : ۱۲ : ۳۴ : ۱۷ مجموعہ = ۷۲

مثال نمبر۵:۔ بیوی، بیٹی، دو پوتیاں اور بھائی میں ترکہ تقسیم کرو

حل:۔ بیوی کا حصہ = $\frac{1}{8}$، بیٹی کا حصہ = $\frac{1}{2}$، پوتیوں کا حصہ = $\frac{1}{6}$ (تَکْمِلَۃً لِلثُّلُثَیْن)، باقی بھائی کو ملے گا

بیوی، بیٹی اور پوتیوں کا مجموعی حصہ = $\frac{1}{8} + \frac{1}{2} + \frac{1}{6}$

= $\frac{3+12+4}{24} = \frac{19}{24}$ باقی = $\frac{5}{24}$ (یہ بھائی کو ملے گا)

پوتیاں دو ہیں اس لیے ہر ایک کا حصہ = $\frac{1}{6} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{12}$

∴ کل نسبتیں = $\frac{1}{8} : \frac{1}{2} : \frac{1}{12} : \frac{1}{12} : \frac{5}{24}$

اور سہام = $3 : 12 : 2 : 2 : 5$ ۔ مجموعہ = 24

مثال نمبر ۶۔ شوہر، ماں، بیٹی، پوتی، پرپوتا میں ترکہ تقسیم کرو۔

حل:۔ شوہر کو $\frac{1}{4}$ ماں کو $\frac{1}{6}$ اور بیٹی کو $\frac{1}{2}$ ملے گا۔

پوتی، پرپوتے کے ساتھ عصبہ ہو جائے گی

شوہر، ماں، بیٹی کا مجموعی حصہ = $\frac{1}{4} + \frac{1}{6} + \frac{1}{2} = \frac{3+2+6}{12} = \frac{11}{12}$ باقی = $\frac{1}{12}$ (یہ عصبہ کو ملے گا)

پوتی اور پرپوتے کا مجموعی حصہ = $1+2=3$ یعنی پوتی کو $\frac{1}{3}$ اور پرپوتے کو $\frac{2}{3}$ ملے گا۔

∴ پوتی کا حصہ = $\frac{1}{12} \times \frac{1}{3} = \frac{1}{36}$ اور پرپوتے کا حصہ = $\frac{1}{12} \times \frac{2}{3} = \frac{1}{18}$

∴ کل نسبتیں = $\frac{1}{4} : \frac{1}{6} : \frac{1}{2} : \frac{1}{36} : \frac{1}{18}$

اور سہام = $9 : 6 : 18 : 1 : 2$ ۔ مجموعہ = 36

مثال نمبر ۷:۔ اوپر کے سوال میں پوتی کے بجائے پرپوتی اور پرپوتے کے بجائے اگر پوتا ہو تو کیا فرق ہوگا۔

حل:۔ پوتی پرپوتے کے ساتھ عصبہ ہو جاتی ہے اس لیے اوپر کی مثال میں پوتی کو $\frac{1}{36}$ حصہ مل گیا لیکن پرپوتی پوتے کے ساتھ عصبہ نہیں ہو سکتی۔ اور پوتا عصبہ ہو کر بچا ہوا سب مال لے لے گا۔

اس لیے پرپوتی کو کچھ نہیں ملے گا۔

مثال نمبر ۸:۔ بیوی، ماں، دو پوتیوں اور بھائی میں ترکہ کس طرح تقسیم ہوگا۔

حل:۔ بیوی کو $\frac{1}{8}$ ماں کو $\frac{1}{6}$ پوتیوں کو $\frac{2}{3}$ ملے گا۔

ان کے حصوں کا مجموعہ = $\frac{16+4+3}{24} = \frac{23}{24}$

باقی $\frac{1}{24}$ بھائی کو مل جائے گا۔ دو پوتیوں کا $\frac{2}{3}$ ہے اس لیے ہر ایک کو $\frac{1}{3}$ ملے گا۔

∴ کل نسبتیں = $\frac{1}{8} : \frac{1}{6} : \frac{1}{3} : \frac{1}{3} : \frac{1}{24}$

اور سہام = ۳ : ۴ : ۸ : ۸ : ۱ مجموعہ = ۲۴

مثال نمبر ۹:- شوہر، بیٹی، پوتی اور چچا میں ترکہ تقسیم کرو۔

حل:- شوہر کو $\frac{1}{4}$، بیٹی کو $\frac{1}{2}$ اور پوتی کو $\frac{1}{6}$ ملے گا۔

ان کے حصوں کا مجموعہ = $\frac{3+6+2}{12} = \frac{11}{12}$ باقی $\frac{1}{12}$ چچا کو مل جائے گا۔

∴ کل نسبتیں = $\frac{1}{4} : \frac{1}{2} : \frac{1}{6} : \frac{1}{12}$ اور سہام = ۳ : ۶ : ۲ : ۱ مجموعہ ۱۲

مثال نمبر ۱۰:- شوہر، چچا، دو بیٹیوں اور پوتی میں ترکہ تقسیم کرو۔

حل:- شوہر کو $\frac{1}{4}$ بیٹیوں کو $\frac{2}{3}$ اور باقی چچا کو مل جائے گا۔

پوتی کو دو بیٹیوں کی وجہ سے کچھ نہیں ملے گا۔

چچا کا حصہ = $1 - (\frac{1}{4} + \frac{2}{3}) = 1 - \frac{8+3}{12} = \frac{1}{12}$

∴ نسبتیں = $\frac{1}{4} : \frac{1}{3} : \frac{1}{3}$: چچا $\frac{1}{12}$

اور سہام = ۳ : ۴ : ۴ : ۱ (چچا) مجموعہ = ۱۲

(۱۰) سگی بہن کے حصّے

اگر میت کی بیٹی پوتی نہ ہو تو پھر سگی بہن ان کی قائم مقام سمجھی جاتی ہے چنانچہ ذی فرض کی حیثیت سے بہن کے ترکہ پانے کی وہی دو صورتیں ہیں جو بیٹی کی ہیں اور بھائی کے ساتھ اسی طرح عصبہ بغیرہ بھی ہوتی ہے نیز بیٹی یا پوتی (ایک یا زائد) کے ساتھ بہن عصبہ مع غیرہ ہوتی ہے۔ اور بچا ہوا سب اس کو ملتا ہے اور دو صورتوں میں بہن محجوب ہو جاتی ہے۔ اس طرح کل ملا کر چھ مختلف صورتیں ہوں گی۔

(ا) بہ حیثیت ذی فرض

(۱) اگر صرف ایک بہن ہو لیکن نہ میت کی کوئی اولاد ہو نہ بھائی نہ باپ دادا وغیرہ تو بہن کو ½ ملے گا۔

(۲) اگر دو یا زیادہ سگی بہنیں ہوں اور اولاد یا بھائی یا باپ دادا نہ ہوں تو سب کو ⅔ میں برابر برابر ملے گا۔

(ب) بہ حیثیت عصبہ بغیرہ

(۳) اگر سگی بہن یا بہنوں کے ساتھ سگا بھائی بھی ہو تو بہنیں عصبہ بغیرہ ہو کر بھائیوں کا آدھا پائیں گی۔

(ج) بہ حیثیت عصبہ مع غیرہ

(۴) اگر بہن یا بہنوں کے ساتھ میت کی بیٹی پوتی وغیرہ ایک یا زیادہ ہوں تو بہنیں عصبہ مع غیرہ ہو کر ذوی الفروض سے بچا ہوا سب پاتی ہیں۔

(د) محجوب ہونے کی دو صورتیں

(۵) اگر میت کا بیٹا، پوتا، پرپوتا وغیرہ ہو تو سگی بہنیں اور سگے بھائی محجوب ہوں گے۔

(۶) اگر میت کے باپ، دادا، پرداداوغیرہ موجود ہوں تو بھی سگے بھائی بہنیں محجوب ہوں گی۔ لیکن حضرت امام ابو یوسفؒ کے نزدیک دادا وغیرہ کی موجودگی میں بھائی بہن محجوب

نہیں ہوتے۔ جمہور علمار کے نزدیک ہوجاتے ہیں۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ جمہور علمار کی رائے کے مطابق ہے۔ اور مذہب احناف میں اس پر عمل ہے۔

سگی بہن کے حصّوں کے متعلق احکام ان آیات سے لیے گئے ہیں:۔

اِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ ۔ فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ ۝ (النساء: ۱۷۶)

" اگر کوئی شخص بے اولاد مرجائے اور اس کی ایک بہن ہو تو وہ اس کے ترکہ میں سے نصف پائے گی۔ اگر میت کی وارث دو بہنیں ہوں تو وہ ترکے میں سے دو تہائی کی حقدار ہوں گی "

چند حل شدہ مثالیں

مثال نمبر ۱۔ بیوی، ماں، بیٹی اور بہن میں ترکہ تقسیم کرو۔

حل:۔ بیوی کو $\frac{1}{8}$، ماں کو $\frac{1}{6}$ اور بیٹی کو $\frac{1}{2}$ ملے گا باقی سب بہن کو بہ حیثیت عصبہ مع غیرہ مل جائے گا۔

پہلے تینوں کے حصّوں کا مجموعہ $= \frac{1}{8} + \frac{1}{6} + \frac{1}{2} = \frac{12+4+3}{24} = \frac{19}{24}$ ، باقی $= \frac{5}{24}$

∴ کل نسبتیں $= \frac{1}{8} : \frac{1}{6} : \frac{1}{2} : \frac{5}{24}$

اور سہام $=$ ۳ : ۴ : ۱۲ : ۵۔ مجموعہ $=$ ۲۴

مثال نمبر ۲۔ ماں، دو پوتیوں اور دو بہنوں میں ترکہ تقسیم کرو۔

حل:۔ ماں کو $\frac{1}{6}$، دو پوتیوں کو $\frac{2}{3}$ اور باقی دونوں بہنوں کو ملے گا۔

ماں   پوتیاں   بہنیں

∴ نسبتیں $= \frac{1}{6} : \frac{1}{3} : \frac{1}{3} : \frac{1}{12} : \frac{1}{12}$

اور سہام $=$ ۲ : ۴ : ۴ : ۱ : ۱۔ مجموعہ $=$ ۱۲

مثال نمبر ۳:۔ بیوی، بیٹا، بیٹی اور بہن میں ترکہ تقسیم کرو۔

حل:۔ بیوی کو $\frac{1}{8}$ ملے گا بہن محجوب ہوگی کیونکہ بیٹا موجود ہے۔ بیٹی بیٹے کے ساتھ عصبہ ہوگی

بیوی کو $\frac{۱}{۸}$ دینے کے بعد $\frac{۷}{۸}$ باقی بچے گا۔

اس کو بیٹا اور بیٹی میں ۲ : ۱ کے حساب سے تقسیم کیا جائے گا۔

∴ بیٹے کا حصہ = $\frac{۷}{۸} \times \frac{۲}{۳} = \frac{۷}{۱۲}$ اور بیٹی کا حصہ = $\frac{۷}{۸} \times \frac{۱}{۳} = \frac{۷}{۲۴}$

∴ کل نسبتیں = $\frac{۱}{۸} : \frac{۷}{۱۲} : \frac{۷}{۲۴}$: مجموب سہام = ۳ : ۱۴ : ۷ : مجموب سہام ۲۴

مثال نمبر ۴:۔ ماں، بیوی، پوتی اور بہن میں ترکہ تقسیم کرو۔

حل:۔ ماں کو $\frac{۱}{۶}$، بیوی کو $\frac{۱}{۸}$ اور پوتی کو $\frac{۱}{۲}$ ملے گا۔

باقی بہن عصبہ مع غیرہ کی حیثیت سے پائے گی۔ پوتی کی وجہ سے ماں اور بیوی کے حصے کم ہو گئے

پہلے تین کے حصوں کا مجموعہ = $\frac{۱}{۶} + \frac{۱}{۸} + \frac{۱}{۲} = \frac{۱۲+۳+۴}{۲۴} = \frac{۱۹}{۲۴}$

باقی = $\frac{۵}{۲۴}$ (یہ بہن کو ملے گا)

∴ نسبتیں = $\frac{۱}{۶} : \frac{۱}{۸} : \frac{۱}{۲} : \frac{۵}{۲۴}$

اور سہام = ۴ : ۳ : ۱۲ : ۵۔ مجموعہ = ۲۴

مثال نمبر ۵:۔ شوہر، بیٹی، ۳ بہنیں، ایک بھائی وارث ہوں تو ہر ایک کے سہام معلوم کرو

حل:۔ شوہر کو $\frac{۱}{۴}$، بیٹی کو $\frac{۱}{۲}$ ملے گا۔ باقی ۳ بہنوں اور ایک بھائی میں ۱:۱:۱:۲ سے تقسیم ہوگا

شوہر اور بیٹی کا مجموعی حصہ = $\frac{۱}{۴} + \frac{۱}{۲} = \frac{۳}{۴}$ باقی = $\frac{۱}{۴}$

∴ ایک بہن کا حصہ = $\frac{۱}{۴} \times \frac{۱}{۵} = \frac{۱}{۲۰}$ اور بھائی کا حصہ = $\frac{۱}{۴} \times \frac{۲}{۵} = \frac{۱}{۱۰}$

∴ نسبتیں = $\frac{۱}{۴} : \frac{۱}{۲} : \frac{۱}{۲۰} : \frac{۱}{۲۰} : \frac{۱}{۲۰} : \frac{۱}{۱۰}$

اور سہام = ۵ : ۱۰ : ۱ : ۱ : ۱ : ۲۔ مجموعہ ۲۰

مثال نمبر ۶:۔ بیوی، دو بہنوں اور بھتیجہ میں ترکہ تقسیم کرو۔

حل:۔ بیوی کو $\frac{۱}{۴}$ ملے گا کیونکہ اولاد نہیں ہیں۔

دو بہنوں کو $\frac{۲}{۳}$ اور باقی بھتیجے کو ملے گا۔

بیوی اور بہنوں کا مجموعی حصہ = $\frac{۱}{۴} + \frac{۲}{۳} = \frac{۸+۳}{۱۲} = \frac{۱۱}{۱۲}$

باقی = $\frac{۱}{۱۲}$ (یہ بھتیجے کو ملے گا)

* نسبتیں = $\frac{۱}{۴}$: $\frac{۱}{۳}$: $\frac{۱}{۳}$: $\frac{۱}{۱۲}$

اور سہام = ۳ : ۴ : ۴ : ۱ - مجموعہ = ۱۲ -

---

(۱۱) علاتی یا سوتیلی بہن کے حصّے

سوتیلی بہن ذی فرض کی حیثیت سے تین صورتوں میں حصہ پاتی ہے ایک عصبہ بغیرہٖ کی حیثیت سے اور ایک صورت میں عصبہ مع غیرہ کی حیثیت سے حصہ پاتی ہے کل ملاکر ۵ صورتیں ہوئیں اور ۴ صورتیں محجوب ہونے کی ہیں۔

ذی فرض کی حیثیت سے

(۱) اگر ایک علاتی بہن ہو تو ترکہ کا ½ پائے گی۔

(۲) اگر دو یا زیادہ سوتیلی بہنیں ہوں تو ⅔ میں سب برابر برابر پائیں گی۔

(۳) اگر ایک سگی بہن اور ایک یا زیادہ سوتیلی بہنیں ہوں تو سوتیلی بہنوں کا حصّہ تکملہ للثلثین یعنی ⅙ ہوگا۔ سب اسی میں برابر برابر شریک ہوں گی۔

(۴) **عصبہ بغیرہٖ کی حیثیت سے:۔** اگر سوتیلی بہن کے ساتھ سوتیلا بھائی ہو تو اس کا آدھا پائے گی۔

(۵) **عصبہ مع غیرہ کی حیثیت سے:۔** اگر میّت کی ایک یا زیادہ بیٹی، پوتی کے ساتھ سگی بہن کے بجائے سوتیلی بہن یا بہنیں ہوں لیکن سوتیلا بھائی نہ ہو تو سوتیلی بہن ذوی الفروض سے بچا ہوا سب پائے گی۔

محجوب ہونے کی صورتیں

(۶) اگر میّت کا بیٹا پوتا وغیرہ ہو تو علاتی بھائی بہن محجوب ہوتے ہیں۔

(۷) اگر میّت کی دو سگی بہنیں موجود ہوں تب بھی سوتیلی بہنیں محجوب ہوں گی۔

(۸) اگر میّت کا سگا بھائی ہو یا سگی بہن بہ حیثیت عصبہ مع غیرہ ہو تب بھی سوتیلی بہن یا بھائی محجوب ہوں گے۔

(۹) اگر میّت کا باپ دادا، پردادا وغیرہ ہوں تو سوتیلے بھائی بہن محجوب ہوں گے۔ البتہ امام ابو یوسفؒ کے نزدیک دادا، پردادا وغیرہ کی موجودگی میں محجوب نہیں ہوں گے۔

قرآن مجید کی جو آیتیں سگی بہن کے احکام کا ماخذ ہیں وہی سوتیلی بہن کے احکام کا بھی ماخذ ہیں۔

حل شدہ مثالیں

مثال نمبر ۱۔ ماں، بیٹی، سوتیلے بھائی اور سوتیلی بہن میں ترکہ تقسیم کرو۔

حل:۔ ماں کا حصہ = $\frac{1}{6}$ کیونکہ بیٹی ہے۔ بیٹی کا حصہ = $\frac{1}{2}$ کیونکہ اکیلی ہے۔

مجموعہ = $\frac{1}{6} + \frac{1}{2} = \frac{1+3}{6} = \frac{4}{6} = \frac{2}{3}$ ∴ باقی = $1 - \frac{2}{3} = \frac{1}{3}$

اس $\frac{1}{3}$ میں سے سوتیلے بھائی اور سوتیلی بہن کو ۲:۱ کے حساب سے ملے گا۔

یعنی $\frac{2}{3}$ بھائی کو اور $\frac{1}{3}$ بہن کو

∴ بھائی کا حصہ = $\frac{1}{3} \times \frac{2}{3} = \frac{2}{9}$

اور بہن کا حصہ = $\frac{1}{3} \times \frac{1}{3} = \frac{1}{9}$

∴ حصوں کی نسبتیں = ماں $\frac{1}{6}$: بیٹی $\frac{1}{2}$: سوتیلا بھائی $\frac{2}{9}$: سوتیلی بہن $\frac{1}{9}$

∴ سہام = ۳ : ۹ : ۴ : ۲ مجموعہ = ۱۸

مثال نمبر ۲۔ ایک سگی بہن، سوتیلی بہن، اخیافی بہن اور بھتیجہ میں ترکہ تقسیم کرو۔

حل:۔ سگی بہن کا حصہ = $\frac{1}{2}$ کیونکہ اکیلی ہے۔ سوتیلی بہن کا حصہ = $\frac{1}{6}$ تکملہ للثلثین

اخیافی بہن کا حصہ = $\frac{1}{6}$ کیونکہ ایک ہے۔

∴ مجموعہ = $\frac{1}{2} + \frac{1}{6} + \frac{1}{6} = \frac{5}{6}$

∴ بھتیجہ کا حصہ = $1 - \frac{5}{6} = \frac{1}{6}$ کیونکہ ذوی الفروض سے بچا ہوا سب اس کو ملے گا۔

∴ حصوں کی نسبتیں = سگی بہن سوتیلی بہن اخیافی بہن بھتیجہ

$\frac{1}{2} : \frac{1}{6} : \frac{1}{6} : \frac{1}{6}$

∴ سہام = ۳ : ۱ : ۱ : ۱ مجموعہ = ۶

مثال نمبر ۳۔ ماں، بیٹی، سگی بہن، سوتیلی بہن اور اخیافی بہن میں ترکہ تقسیم کرو۔

حل:۔ بیٹی کے ساتھ سگی بہن عصبہ مع غیرہ ہے۔

∴ سوتیلی بہن مجوب ہو گی اور بیٹی کی وجہ سے اخیافی بہن مجوب ہو گی۔

∴ ترکہ صرف ماں، بیٹی اور سگی بہن میں تقسیم ہو گا۔

∴ ماں کا حصہ = $\frac{1}{6}$ کیونکہ بیٹی ہے۔ بیٹی کا حصہ = $\frac{1}{2}$ کیونکہ اکیلی ہے۔

∴ مجموعہ = $\frac{1}{6} + \frac{1}{2} = \frac{1+3}{6} = \frac{4}{6} = \frac{2}{3}$

∴ باقی بہن کا حصہ = $1 - \frac{2}{3} = \frac{1}{3}$

∴ کل نسبتیں = ماں $\frac{1}{6}$ بیٹی $\frac{1}{2}$ سگی بہن $\frac{1}{3}$

∴ سہام = ۱ : ۳ : ۲ مجموعہ ۶ سوتیلی و اخیافی بہنیں مجوب۔

مثال نمبر ۴۔ بیوی، دو سگی بہنوں، سوتیلی بہن اور سوتیلے بھائی میں ترکہ تقسیم کرو۔

حل:۔ بیوی کو $\frac{1}{4}$، دو سگی بہنوں کو $\frac{2}{3}$ ملے گا باقی سوتیلے بہن بھائی میں ۱:۲ سے تقسیم ہو گا۔

اگر سوتیلا بھائی نہ ہوتا صرف سوتیلی بہن ہوتی تو وہ دو سگی بہنوں کی وجہ سے مجوب ہوتی۔

لیکن بھائی کی وجہ سے عصبہ ہو گئی۔

بیوی اور بہنوں کا مجموعی حصہ = $\frac{1}{4} + \frac{2}{3} = \frac{8+3}{12} = \frac{11}{12}$ ∴ باقی = $\frac{1}{12}$

∴ سوتیلی بہن کا حصہ = $\frac{1}{12} \times \frac{1}{3} = \frac{1}{36}$ اور سوتیلے بھائی کا حصہ = $\frac{1}{12} \times \frac{2}{3} = \frac{1}{18}$

∴ نسبتیں = $\frac{1}{4} : \frac{1}{3} : \frac{1}{3} : \frac{1}{36} : \frac{1}{18}$

اور سہام = ۹ : ۱۲ : ۱۲ : ۱ : ۲۔ مجموعہ = ۳۶۔

مثال نمبر ۵:۔ ماں، ایک سوتیلی بہن اور دو اخیافی بہنوں میں ترکہ کس طرح تقسیم ہو گا۔

حل:۔ ماں کو $\frac{1}{6}$ ملے گا کیونکہ تین بہنیں ہیں۔ سوتیلی بہن کو $\frac{1}{2}$ ملے گا کیونکہ اکیلی ہے

اور اخیافی بہنیں دو ہیں اس لیے $\frac{1}{3}$ میں سے برابر برابر یعنی ہر ایک کو $\frac{1}{6}$ ملے گا۔

∴ نسبتیں = $\frac{1}{6} : \frac{1}{2} : \frac{1}{6} : \frac{1}{6}$

اور مجموعہ = $\frac{1+3+1+1}{6} = \frac{6}{6} = 1$ یعنی پورا ترکہ تقسیم ہو گیا۔

اور سہام = ۱ : ۳ : ۱ : ۱۔ مجموعہ = ۶

مثال نمبر ۶۔ بیوی، پوتی، سگی بہن، اخیافی بہن، سوتیلی بہن میں ترکہ تقسیم کرو۔

حل:۔ بیوی کو $\frac{1}{8}$ پوتی کو $\frac{1}{2}$ اور باقی سگی بہن عصبہ مع غیرہ ہو کر پائے گی۔

اخیافی اور سوتیلی بہنیں محجوب ہوں گی۔ اخیافی بہن پوتی کی وجہ سے اور سوتیلی، سگی بہن عصبہ مع غیرہ کی وجہ سے۔

بیوی اور پوتی کا مجموعی حصّہ = $\frac{1}{8} + \frac{1}{2} = \frac{5}{8}$ باقی = $\frac{3}{8}$

∴ نسبتیں = $\frac{1}{8} : \frac{1}{2} : \frac{3}{8}$

اور سہام = ۱ : ۴ : ۳ مجموعہ = ۸ (اخیافی اور سوتیلی بہنیں محجوب)

(۱۲) جدہ صحیحہ (دادی، نانی وغیرہ) کے حصّے

جدہ صحیحہ خواہ ایک ہو یا ایک سے زیادہ سب کے لیے شریعت نے مجموعی طور پر ۱/۶ حصّہ مقرر کیا ہے لیکن اس کے محجوب ہونے کی کئی مختلف صورتیں ہیں جن کو ذہن نشین کرنا ضروری ہے۔

حصّہ پانے کی صورتیں

(۱) اگر صرف ایک دادی، نانی وغیرہ ہو تو ترکہ کا ۱/۶ پائے گی۔

(۲) اگر جدہ صحیحہ دو یا زیادہ ہوں لیکن میت سے برابری کا رشتہ رکھتی ہوں خواہ دادھیالی ہوں یا ننہالی تو وہ سب ترکہ کے ۱/۶ میں سے برابر برابر پائیں گی۔

محجوب ہونے کی صورتیں

اگر کئی جدہ صحیحہ ہوں اور میت سے مختلف درجہ کا رشتہ رکھتی ہوں تو سب سے قریب درجہ والی کو ترکہ ملے گا باقی محجوب ہوں گی۔ خواہ جس کی وجہ سے وہ محجوب ہوئی ہوں خود بھی کسی دوسرے کی وجہ سے محجوب ہو مثلاً باپ، دادی اور پرنانی ہوں تو دادی کی وجہ سے پرنانی محجوب ہوگی حالانکہ خود دادی بھی باپ کی وجہ سے محجوب ہے جیسا کہ آگے آتا ہے۔

(۴) ماں کی موجودگی میں تمام جدات یعنی دادیاں، نانیاں محجوب ہوں گی۔

(۵) باپ کی موجودگی میں صرف دادھیالی جدات محجوب ہوں گی لیکن دادا کی موجودگی کی وجہ سے دادی محجوب نہ ہوگی دادا کی ماں اور اس سے اوپر پشت والیاں محجوب ہوں گی۔ اسی طرح پردادا کی وجہ سے دادی اور پردادی محجوب نہ ہوں گی۔ پردادا کی ماں اور اوپر پشت والیاں محجوب ہوں گی۔

اگر کوئی جدہ صحیحہ میت سے دو طرف سے رشتہ رکھتی ہو تو امام محمدؒ کے نزدیک اس کو ہر رشتہ کا حصّہ ۱/۶ کے حساب سے ملے گا۔ لیکن امام ابو یوسفؒ کہتے ہیں کہ ایک ہی حصّہ

ملے گا۔ اس بارے میں زیادہ تر علماء ایک ہی حصہ کے حق میں ہیں۔

جدہ کے حصوں کے متعلق احکام حدیث اور آثار صحابہ میں ملتے ہیں۔ حضرت ابوسعید اور قبیصہ بن ذویب اور مغیرہ بن شعبہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جدہ کو چھٹا حصہ عطا کرایا۔ حضرت ابوبکرؓ نے دو جدہ کو ۱/۶ میں شریک کرادیا (ترمذی۔ ابوداؤد۔ دارمی۔ ابن ماجہ وغیرہ)

چار پشت تک دس دادیاں اور چار نانیاں جدہ صحیحہ ہوتی ہیں سہولت کے لیے نیچے ان چودہ کے نام بلحاظ قرابت اور پشت درج کیے جاتے ہیں تاکہ آسانی سے معلوم کیا جاسکے کہ کون سی جدہ محجوب ہوگی۔

پہلی پشت :۔ (ایک دادھیالی اور ایک نانہالی) ۱۔ باپ کی ماں ۲۔ ماں کی ماں

دوسری پشت :۔ (دو دادھیالی اور ایک نانہالی) ۳۔ دادا کی ماں ۴۔ دادی کی ماں ۵۔ نانی کی ماں۔

تیسری پشت :۔ (تین دادھیالی اور ایک نانہالی) ۶۔ پردادا کی ماں ۷۔ پردادی کی ماں ۸۔ دادی کی نانی ۹۔ پرنانی کی ماں۔

چوتھی پشت :۔ (چار دادھیالی اور ایک نانہالی) ۱۰۔ پردادا کی دادی ۱۱۔ پردادا کی نانی ۱۲۔ پردادی کی نانی ۱۳۔ دادی کی پرنانی ۱۴۔ پرنانی کی نانی۔

حل شدہ مثالیں

مثال نمبر ۱:۔ شوہر، نانی، دادی، بیٹی، بہن میں ترکہ تقسیم کرو۔

حل :۔ شوہر کا حصہ = $\frac{1}{4}$ کیونکہ بیٹی موجود ہے۔ بیٹی کا حصہ = $\frac{1}{2}$ کیونکہ اکیلی ہے۔

نانی، دادی کا حصہ = $\frac{1}{6}$

∴ ہر ایک کا حصہ = $\frac{1}{6} \div 2 = \frac{1}{12}$ اور بہن عصبہ مع غیرہ ہے

∴ مجموعہ = $\frac{1}{4} + \frac{1}{2} + \frac{1}{12} + \frac{1}{12} = \frac{3+6+1+1}{12} = \frac{11}{12}$

∴ باقی = $1 - \frac{11}{12} = \frac{1}{12}$

∴ بہن کا حصہ = $\frac{1}{12}$ اور سب حصوں کی نسبتیں شوہر : نانی : دادی : بیٹی : بہن

$\frac{1}{4} : \frac{1}{12} : \frac{1}{12} : \frac{1}{2} : \frac{1}{12}$

∴ سہام = ٣ : ١ : ١ : ٦ : ١ ، مجموعہ = ١٢

مثال نمبر ٢۔ بیوی، دادی، پوتی اور علاتی بہن میں ترکہ تقسیم کرو۔

حل:۔ بیوی کا حصہ = $\frac{1}{8}$ کیونکہ پوتی (اولاد) ہے۔ دادی کا حصہ = $\frac{1}{6}$

پوتی کا حصہ = $\frac{1}{2}$ کیونکہ اکیلی ہے۔ علاتی بہن پوتی کے ساتھ عصبہ مع غیرہ

مجموعہ = $\frac{1}{8} + \frac{1}{6} + \frac{1}{2} = \frac{3+4+12}{24} = \frac{19}{24}$ ∴ باقی جو علاتی بہن کو ملے گا $= 1 - \frac{19}{24} = \frac{5}{24}$

∴ حصوں کی نسبتیں = بیوی دادی پوتی علاتی بہن

$\frac{1}{8} : \frac{1}{6} : \frac{1}{2} : \frac{5}{24}$

∴ سہام = ٣ : ٤ : ١٢ : ٥ مجموعہ ٢٤

مثال نمبر ٣:۔ بیوی، بیٹی، نانی اور بہن میں ترکہ تقسیم کرو۔

حل:۔ بیوی کو $\frac{1}{8}$ بیٹی کو $\frac{1}{2}$ نانی کو $\frac{1}{6}$ اور باقی بہن کو ملے گا کیونکہ وہ عصبہ مع غیرہ ہے

پہلے تین کا مجموعی حصہ = $\frac{1}{8} + \frac{1}{2} + \frac{1}{6} = \frac{3+12+4}{24} = \frac{19}{24}$ ∴ باقی = $\frac{5}{24}$ (یہ بہن کو ملے گا)

∴ نسبتیں = $\frac{1}{8} : \frac{1}{2} : \frac{1}{6} : \frac{5}{24}$ اور سہام = ٣ : ١٢ : ٤ : ٥ ۔ مجموعہ = ٢٤

مثال نمبر ٤:۔ باپ، بیٹی، نانی اور دادی میں ترکہ کس طرح تقسیم ہوگا۔

حل:۔ بیٹی کو $\frac{1}{2}$ نانی کو $\frac{1}{6}$ ملے گا اور باقی باپ کا حصہ ہوگا کیونکہ باپ کی وجہ سے دادی محجوب ہے

بیٹی اور نانی کا مجموعی حصہ = $\frac{1}{2} + \frac{1}{6} = \frac{3+1}{6} = \frac{4}{6} = \frac{2}{3}$

∴ باقی = $\frac{1}{3}$ یہ باپ کو ملے گا۔

∴ نسبتیں = $\frac{1}{3} : \frac{1}{2} : \frac{1}{6}$: محجوب

اور سہام = ٢ : ٣ : ١ : محجوب ۔ مجموعہ = ٦

مثال نمبر ٥:۔ ماں، بیٹی، نانی، دادی اور بھائی میں ترکہ تقسیم کرو۔

حل:۔ ماں کو $\frac{1}{6}$ بیٹی کو $\frac{1}{2}$ اور باقی بھائی کو ملے گا کیونکہ ماں کی وجہ سے نانی اور دادی دونوں محجوب ہیں

ماں اور بیٹی کا مجموعی حصہ = $\frac{1}{6} + \frac{1}{2} = \frac{1+3}{6} = \frac{4}{6} = \frac{2}{3}$

∴ باقی = $\frac{1}{3}$ (یہ بھائی کو ملے گا)

نسبتیں = ۱/٦ : ۱/۲ : ۱/۳ اور سہام = ۱ : ۳ : ۲ = نانی اور دادی محجوب۔ مجموعہ = ٦

مثال نمبر ۷:- دو بیٹیوں، دادا، دادی اور پرنانی میں ترکہ تقسیم کرو۔

حل:- بیٹیوں کو ۲/۳ یعنی ہر ایک کو ۱/۳ دادا کو ۱/٦ دادی کو ۱/٦ ملے گا اور جو کچھ بچے گا وہ پھر دادا کو ملے گا

پرنانی، دادی کی وجہ سے محجوب ہو گی۔

سب حصوں کا مجموعہ = ۲/۳ + ۱/٦ + ۱/٦ = ۱ یعنی دادا کیلئے بحیثیت عصبہ کچھ نہیں بچا۔

کل نسبتیں = بیٹی بیٹی دادا دادی

۱/۳ : ۱/۳ : ۱/٦ : ۱/٦

سہام = ۲ : ۲ : ۱ : ۱ اور پرنانی محجوب۔ مجموعہ = ٦

نقشہ حصص بقیہ سات ذوی الفروض

ذوی الفروض	شرائط	حیثیت	حصہ
۶ جد صحیح (دادا)	۱- اگر میت کی کوئی اولاد ذکور ہو	ذی فرض	$\frac{1}{6}$
	۲- " " " " نہ ہو صرف بیٹی پوتی وغیرہ ہو	ذی فرض+عصبہ	$\frac{1}{6}$ + بچا ہوا
	۳- " " " اولاد نہ ہو	عصبہ	ذوی الفروض سے بچا ہوا
	۴- اگر میت کا باپ ہو یا اس سے نیچے درجے کا کوئی جد صحیح ہو	—	محجوب
۷ و ۸ اخیافی بھائی بہن	۱- اگر ایک ہو	ذی فرض	$\frac{1}{6}$
	۲- اگر ایک سے زیادہ ہوں	"	$\frac{1}{3}$ میں برابر برابر
	۳- اگر میت کی اولاد ہو یا باپ دادا وغیرہ ہوں	—	محجوب
۹ پوتی	۱- اگر ایک ہو	ذی فرض	$\frac{1}{2}$
	۲- اگر دو یا زیادہ ہوں	"	$\frac{2}{3}$ میں برابر برابر
	۳- ایک بیٹی کے ساتھ ایک یا زیادہ پوتیاں ہوں	"	$\frac{1}{6}$
	۴- پوتی یا پوتیوں کے ساتھ پوتے یا پڑپوتے وغیرہ ہوں	عصبہ بغیرہ	پوتوں کا $\frac{1}{2}$
	۵- دو بیٹیاں ہوں اور پوتا نہ ہو	—	محجوب
	۶- بیٹا ہو تو پوتی پوتے اور پوتا ہو تو پڑپوتی پڑپوتے وغیرہ	—	محجوب

ذوی الفروض	شرائط	حیثیت	حصے
۱۰ سگی بہن	۱- اگر ایک ہو	ذی فرض	$\frac{1}{2}$
	۲- اگر دو یا زیادہ ہوں۔	"	$\frac{2}{3}$ میں سب
	۳- سگی بہنوں کے ساتھ سگے بھائی بھی ہوں۔	عصبہ بغیرہ	بھائی کا آدھا
	۴- بیٹی پوتی ایک یا زیادہ کے ساتھ۔	عصبہ مع غیرہ	ذوی الفروض سے بچا ہوا
	۵- بیٹا پوتا وغیرہ موجود ہوں۔		محجوب
	۶- باپ دادا وغیرہ موجود ہوں۔		محجوب
۱۱ علاتی یا سوتیلی بہن	۱- اگر ایک ہو	ذی فرض	$\frac{1}{2}$
	۲- اگر دو یا زیادہ ہوں	"	$\frac{2}{3}$ میں سب
	۳- سوتیلی بہنوں کے ساتھ سوتیلے بھائی بھی ہوں۔	عصبہ بغیرہ	بھائی کا $\frac{1}{2}$
	۴- ایک سگی بہن ذی فرض کے ساتھ	ذی فرض	$\frac{1}{6}$
	۵- سگی بہن نہ ہو مگر بیٹیاں پوتیاں ہوں۔	عصبہ مع غیرہ	ذوی الفروض سے بچا ہوا
	۶- ایک سگی بہن عصبہ مع غیرہ کے ساتھ		محجوب
	۷- بیٹا، پوتا وغیرہ ہو		محجوب
	۸- باپ، دادا وغیرہ ہوں		محجوب
	۹- دو سگی بہنیں ہوں		محجوب
۱۲ جدہ صحیحہ دادی، نانی وغیرہ	۱- اگر ایک ہو	ذی فرض	$\frac{1}{6}$
	۲- اگر دو یا زیادہ ہوں	"	$\frac{1}{6}$ میں برابر برابر
	۳- اپنے سے قریب تر رشتہ والی جدہ کے ساتھ		محجوب
	۴- ماں بھی اگر موجود ہو		محجوب
	۵- باپ، دادا وغیرہ کے ساتھ ان کے اوپر کی دادھیالی جدات صحیحات		محجوب

چھٹا باب

صرف ذوی الفروض میں ترکہ کی تقسیم (عول ورد وغیرہ)

اگر صرف ذوی الفروض ہی وارث ہوں اور کوئی عصبہ نہ موجود ہو تو ترکہ تقسیم کرنے میں تین مختلف صورتیں پیش آسکتی ہیں۔

(۱) تمام ذوی الفروض کے حصوں کا مجموعہ ایک ہو جائے۔ مثلاً شوہر اور بہن وارث ہوں تو شوہر کا $\frac{1}{2}$ اور بہن کا $\frac{1}{2}$ مل کر ایک ہوگیا۔ یا دو سگی بہنیں اور دو اخیافی بہنیں ہوں تو سگی بہنوں کا $\frac{2}{3}$ اور اخیافی بہنوں کا $\frac{1}{3}$ مل کر ایک ہوگیا۔

(۲) تمام ذوی الفروض کے حصوں کا مجموعہ ایک سے زیادہ ہو جائے۔ مثلاً شوہر ماں، بیٹی، پوتی میں ترکہ تقسیم کرنا ہو تو ان کے حصوں کا مجموعہ $= \frac{1}{4} + \frac{1}{6} + \frac{1}{2} + \frac{1}{6} = \frac{3+2+6+2}{12} = \frac{13}{12}$ (یہ ایک سے زیادہ ہوگیا) اس صورت کو عول کہتے ہیں۔

(۳) تمام ذوی الفروض کے حصوں کا مجموعہ ایک سے کم ہو۔ مثلاً بیوی، بیٹی، ماں ہوں تو ان کے حصوں کا مجموعہ $= \frac{1}{8} + \frac{1}{2} + \frac{1}{6} = \frac{3+12+4}{24} = \frac{19}{24}$ (یہ ایک سے کم ہے کیونکہ ابھی $\frac{5}{24}$ حصہ باقی بچتا ہے)

اس لیے پہلی دو حالتوں میں یعنی جب مجموعہ ایک ہو یا ایک سے زیادہ ہو تو حسب سابق حصوں کی نسبتوں کے لحاظ سے ترکہ تقسیم کر دینا چاہیئے۔ اگر مجموعہ ایک ہے تو کل سہام کا مجموعہ وہی ہوگا جو نسب نماؤں کا ذو اضعاف اقل مشترک ہوگا۔ اور اگر عول کی حالت ہو تو کل سہام کا مجموعہ ذو اضعاف اقل سے زیادہ ہو جائے گا۔ یہ بات نیچے دی ہوئی مثالوں سے اور واضح ہو جائے گی۔

لیکن اگر مجموعہ ایک سے کم ہو تو اصول یہ ہے کہ ترکہ کا باقی ماندہ حصہ بھی انہیں ذوی الفروض میں دوبارہ ان کے حصوں کی نسبتوں کے مطابق تقسیم کر دیا جائے۔ لیکن

بیوی یا شوہر جو ذوی الفروض سببی ہیں اس دوبارہ تقسیم سے محروم کر دیئے گئے ہیں اس لیے اس حالت میں دو مختلف صورتیں ہوں گی۔

(۱) حصوں کا مجموعہ ایک سے کم ہو اور بیوی یا شوہر نہ ہوں۔ مثلاً بیٹی، ماں ایسی صورت میں بھی حسب سابق انہیں نسبتوں میں ترکہ تقسیم ہوگا۔

بیٹی اور ماں میں $\frac{1}{2} : \frac{1}{6}$ یا ۳ : ۱ کے حساب سے تقسیم ہوگا۔

(۲) حصوں کا مجموعہ ایک سے کم ہو اور بیوی یا شوہر موجود ہوں

مثلاً بیوی، ماں، اخیافی بہن ہوں تو پہلے بیوی کا $\frac{1}{4}$ حصہ الگ کر دیا جائے گا۔

پھر بقیہ $\frac{3}{4}$ کو ماں اور بہن میں $\frac{1}{3} : \frac{1}{6}$ یا ۲ : ۱ کے حساب سے تقسیم کر دیا جائے گا۔

یعنی ماں کو $\frac{3}{4} \times \frac{2}{3} = \frac{1}{2}$ ملے گا اور اخیافی بہن کو $\frac{3}{4} \times \frac{1}{3} = \frac{1}{4}$ ملے گا

یعنی کل نسبتیں $\frac{1}{4} : \frac{1}{2} : \frac{1}{4}$ ہوں گی۔

اور سہام ۱ : ۲ : ۱ مجموعہ = ۴ ہوا۔

اس صورت کو جب کہ ذوی الفروض کے حصوں کا مجموعہ ایک سے کم ہوتا ہے اور بچا ہوا ترکہ دوبارہ انہیں ذوی الفروض میں (سوائے بیوی یا شوہر کے) تقسیم کرنا ہوتا ہے فقہی اصطلاح میں رد کہتے ہیں۔

اسی طرح جب ذوی الفروض کے حصوں کا مجموعہ ایک سے زیادہ ہو جاتا ہے تو اس صورت کو فقہ میں عول کہتے ہیں۔ جیسا کہ اوپر بتایا جا چکا ہے۔ اس صورت میں ہر ذی فرض کے حصے میں تناسب کمی ہو جاتی ہے۔

ان تمام باتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے ذوی الفروض میں ترکہ تقسیم کرنے کے لیے یہ دو قاعدے نکلتے ہیں۔

قاعدہ نمبر ۱:۔ اگر وارث صرف ذوی الفروض ہوں اور ان میں ترکہ تقسیم کرنا ہو تو ان کے حصوں کا مجموعہ معلوم کرو۔ اگر مجموعہ

(ا) ایک ہو۔

(ب) ایک سے زیادہ ہو۔

(ج) یا ایک سے کم ہو لیکن بیوی یا شوہر نہ ہوں تو ان تینوں حالتوں میں ترکہ کو ان کے مقررہ حصّوں کی نسبتوں میں حسب سابق تقسیم کر دو۔

قاعدہ نمبر ۲:۔ اگر تمام ذوی الفروض کے حصّوں کا مجموعہ ایک سے کم ہو اور ان میں بیوی یا شوہر موجود ہوں تو پہلے بیوی یا شوہر کا مقررہ حصّہ الگ کر دو۔ پھر باقی ماندہ ترکہ باقی ذوی الفروض کے حصّوں کی نسبتوں کے حساب سے تقسیم کر دو۔

حل شدہ مثالیں

مثال نمبر ۱:۔ دو سگی بہنوں، دو اخیافی بہنوں اور ایک اخیافی بھائی میں ترکہ تقسیم کرو۔

حل:۔ دو سگی بہنوں کا حصّہ = $\frac{۲}{۳}$ ∴ ہر ایک کا حصّہ = $\frac{۲}{۳} \times \frac{۱}{۲} = \frac{۱}{۳}$

اخیافی بھائی بہنوں کا حصّہ = $\frac{۱}{۳}$ ∴ ہر ایک کا حصّہ = $\frac{۱}{۳} \times \frac{۱}{۳} = \frac{۱}{۹}$

سب کے حصّوں کا مجموعہ = $\frac{۱}{۳} + \frac{۱}{۳} + \frac{۱}{۹} + \frac{۱}{۹} + \frac{۱}{۹}$

$= \frac{۳+۳+۱+۱+۱}{۹} = \frac{۹}{۹} = ۱$

∴ قاعدہ نمبر ۱ کے مطابق حصّوں کی نسبتیں = $\frac{۱}{۳} : \frac{۱}{۳} : \frac{۱}{۹} : \frac{۱}{۹} : \frac{۱}{۹}$

اور سہام = ۳ : ۳ : ۱ : ۱ : ۱۔ مجموعہ = ۹

مثال نمبر ۲:۔ شوہر اور دو بہنوں میں ترکہ کس طرح تقسیم ہوگا۔

حل:۔ شوہر کا حصّہ = $\frac{۱}{۲}$ (اولاد نہیں ہے) بہنوں کا حصّہ = $\frac{۲}{۳}$ (ہر ایک کو $\frac{۱}{۳}$ ملے گا)

مجموعہ = $\frac{۱}{۲} + \frac{۲}{۳} = \frac{۳+۴}{۶} = \frac{۷}{۶}$

یہاں مجموعہ ایک سے زیادہ ہے یعنی عول ہے۔ لیکن اس صورت میں بھی قاعدہ نمبر ۱ استعمال ہوگا اور انہیں نسبتوں میں ترکہ تقسیم ہوگا۔

	شوہر	بہن	بہن	
∴ کل نسبتیں =	$\frac{۱}{۲}$	$\frac{۱}{۳}$	$\frac{۱}{۳}$	اور سہام = ۳ : ۲ : ۲ مجموعہ ۷

مثال نمبر ۳:۔ ماں اور بیٹی میں ترکہ تقسیم کرو۔

حل:۔ ماں کا حصّہ = $\frac{۱}{۶}$ کیونکہ بیٹی ہے۔ بیٹی کا حصّہ = $\frac{۱}{۲}$ کیونکہ اکیلی ہے

مجموعہ = $\frac{1}{4} + \frac{1}{2} = \frac{1+2}{4} = \frac{3}{4}$ یہ ایک سے کم ہے

∴ یہ صورت ردّ کی ہوگی لیکن بیوی یا شوہر نہیں ہیں لہٰذا قاعدہ نمبر ۱ کے مطابق ان کی نسبتوں میں ترکہ تقسیم ہوگا یعنی $\frac{1}{4} : \frac{1}{2}$ یا ۱ : ۳ میں تقسیم ہوگا۔ مجموعہ = ۴ ہوا۔

مثال نمبر ۴:۔ شوہر، بیٹی، پوتی میں ترکہ کس طرح تقسیم ہوگا۔

حل:۔ شوہر کا حصہ = $\frac{1}{4}$ کیونکہ اولاد ہے بیٹی کا حصہ = $\frac{1}{2}$ کیونکہ ایک ہے۔

پوتی کا حصہ = $\frac{1}{6}$ کیونکہ بیٹی ایک ہے

∴ مجموعہ = $\frac{1}{4} + \frac{1}{2} + \frac{1}{6} = \frac{3+6+2}{12} = \frac{11}{12}$

∵ مجموعہ ایک سے کم ہے اور شوہر موجود ہے لہٰذا قاعدہ نمبر ۲ استعمال ہوگا اور شوہر کا حصہ الگ کرکے باقی کو بیٹی اور پوتی میں $\frac{1}{2} : \frac{1}{6}$ یا ۳ : ۱ میں تقسیم کر دیا جائے گا۔

شوہر کا حصہ = $\frac{1}{4}$ ∴ باقی = ۱ − $\frac{1}{4} = \frac{3}{4}$

اور بیٹی اور پوتی کی نسبتیں = ۳ : ۱۔ مجموعہ = ۴

∴ بیٹی کا حصہ = $\frac{3}{4} \times \frac{3}{4} = \frac{9}{16}$ اور پوتی کا حصہ = $\frac{3}{4} \times \frac{1}{4} = \frac{3}{16}$

∴ کل نسبتیں = شوہر بیٹی پوتی

$\frac{1}{4}$ $\frac{9}{16}$ $\frac{3}{16}$

اور سہام = ۴ : ۹ : ۳ مجموعہ ۱۶

مثال نمبر ۵۔ شوہر دو بیٹیوں اور ماں میں ترکہ تقسیم کرو۔

حل:۔ شوہر کو $\frac{1}{4}$ بیٹیوں کو $\frac{2}{3}$ اور ماں کو $\frac{1}{6}$ ملے گا۔ مجموعہ = $\frac{3+8+2}{12} = \frac{13}{12}$ (ایک سے زیادہ ہے)

∴ عول کی صورت ہے۔ اور سہام بالترتیب ۳ : ۸ : ۲ ہوں گے۔

مجموعہ ۱۳ (ہر بیٹی کو ۴ سہام)

مثال نمبر ۶۔ بیوی ۲ سوتیلی بہنوں ماں اور ایک اخیافی بہن میں ترکہ تقسیم کرو۔

حل:۔ بیوی کو $\frac{1}{4}$ سوتیلی بہنوں کو $\frac{2}{3}$ ماں کو $\frac{1}{6}$ اور اخیافی بہن کو $\frac{1}{6}$ ملے گا

یہ مجموعہ بھی ایک سے زیادہ ہے ∴ عول ہوگا

∴ نسبتیں = $\frac{1}{4} : \frac{1}{3} : \frac{1}{3} : \frac{1}{6} : \frac{1}{6}$ اور سہام ۳ : ۴ : ۴ : ۲ : ۲۔ مجموعہ = ۱۵

مثال نمبر ۷:۔ شوہر، دو سگی بہنیں، دو اخیافی بہنیں اور ماں میں ترکہ تقسیم کرو۔

حل:۔ شوہر کو $\frac{۱}{۲}$ سگی بہنوں کو $\frac{۲}{۳}$ اخیافی بہنوں کو $\frac{۱}{۳}$ اور ماں کو $\frac{۱}{۶}$ ملے گا۔

مجموعہ ایک سے زیادہ ہے۔

∴ عول ہوگا۔ نسبتیں = شوہر بہنیں اخیافی بہنیں ماں

$\frac{۱}{۲} : \frac{۱}{۳} : \frac{۱}{۳} : \frac{۱}{۶} : \frac{۱}{۶} : \frac{۱}{۶}$

اور سہام = ۳ : ۲ : ۲ : ۱ : ۱ : ۱ - مجموعہ = ۱۰

مثال نمبر ۸:۔ شوہر، بیٹی، ماں، نانی میں ترکہ کس طرح تقسیم ہوگا۔

حل:۔ شوہر کو $\frac{۱}{۴}$ بیٹی کو $\frac{۱}{۲}$ ماں کو $\frac{۱}{۶}$ اور نانی ماں کی وجہ سے محجوب ہوگی۔

مجموعہ = $\frac{۳+۶+۲}{۱۲} = \frac{۱۱}{۱۲}$ (ایک سے کم ہے)

∴ رد ہوگا۔ یعنی شوہر کا حصہ الگ کر کے باقی بیٹی اور ماں میں ۳ : ۱ سے تقسیم ہوگا۔

شوہر کا حصہ دینے کے بعد باقی = $\frac{۳}{۴}$

∴ بیٹی کا حصہ = $\frac{۳}{۴} \times \frac{۳}{۴} = \frac{۹}{۱۶}$ اور ماں کا حصہ = $\frac{۳}{۴} \times \frac{۱}{۴} = \frac{۳}{۱۶}$

∴ نسبتیں = $\frac{۱}{۴} : \frac{۹}{۱۶} : \frac{۳}{۱۶}$ اور سہام = ۴ : ۹ : ۳ - مجموعہ = ۱۶

مثال نمبر ۹:۔ بیٹی، نانی، اور اخیافی بہن میں ترکہ تقسیم کرو۔

حل:۔ بیٹی کو $\frac{۱}{۲}$ نانی کو $\frac{۱}{۶}$ اور اخیافی بہن کو $\frac{۱}{۶}$ ملے گا۔ مجموعہ ایک سے کم ہے اسلیے رد ہوگا۔ لیکن بیوی یا شوہر نہیں ہیں اس لیے قاعدہ نمبر ۱ کے مطابق ان کے حصوں کی نسبتیں

= $\frac{۱}{۲} : \frac{۱}{۶} : \frac{۱}{۶}$ اور سہام = ۳ : ۱ : ۱ - مجموعہ = ۵

ترکہ تقسیم کرنے کے جو قاعدے اب تک بتائے گئے ہیں ان سے واضح ہوتا ہے کہ وارثوں میں بھی ترکہ تقسیم کرنے کی ایک خاص ترتیب شریعت میں ملحوظ ہے۔ جو سہولت کے لیے یہاں درج کی جاتی ہے۔

وارثوں میں ترکہ تقسیم کرنے کی ترتیب

۱۔ سب سے پہلے ذوی الفروض کو ترکہ ان کے حصّوں کے مطابق دینا چاہیے۔

۲۔ اگر ان سے کچھ بچ رہے یا وہ نہ ہوں تو سب ترکہ عصبات نسبی کو دیا جائے گا۔

۳۔ اگر عصبات نسبی نہ ہوں تو پھر عصبات سببی کو ملے گا۔

۴۔ اگر عصبات کسی قسم کے نہ ہوں تو ذوی الفروض سے بچا ہوا ترکہ دوبارہ انہیں میں تقسیم کیا جائے گا صرف بیوی یا شوہر اس دوبارہ تقسیم میں شریک نہ کیے جائیں گے۔

۵۔ اگر ذوی الفروض میں صرف بیوی یا شوہر ہوں اور عصبات نہ ہوں تو ان سے بچا ہوا مال ذوی الارحام کو ملے گا یا ذوی الفروض اور عصبات دونوں نہ ہوں تو پھر کل ترکہ ذوی الارحام کو ملے گا۔ اس کے قاعدے آئندہ بتائے جائیں گے۔

لیکن اگر ان تمام رشتہ داروں اور وارثوں میں سے کوئی نہ ہو تو شریعت نے چند اور لوگوں کو وارث بنانے کی سبیل رکھی ہے اور اگر نسبی رشتہ دار نہ ہوں اور ان میں سے کوئی ہو جس کی تفصیل آگے آرہی ہے تو یہ بالترتیب وارث سمجھے جائیں گے۔ یہ شاذ صورتیں ہیں لیکن ان کا جاننا ضروری ہے۔

۶۔ **مولی الموالاۃ**:۔ اگر کسی شخص کا کوئی نسبی رشتہ دار موجود نہ ہو اور وہ شخص اپنے کسی دوست یا ساتھی یا کسی شخص سے یہ قول و قرار کرے کہ میرے مرنے کے بعد تم میرے وارث ہو گے بشرطیکہ میری زندگی تک تم یہ وعدہ کرو کہ اگر میرے اُوپر کوئی تاوان عائد ہو گا تو تم ادا کرو گے۔ اس قول و قرار کے بعد یہ شخص پہلے کا وارث قرار دیا جائے گا۔ اس کو فقہ کی اصطلاح میں مولی الموالاۃ کہتے ہیں۔ اگر بیوی یا شوہر بھی نہیں ہے تو اس کو سب مل جائے گا۔ اور اگر بیوی یا شوہر ہے تو اس کو دینے کے بعد جو بچے گا وہ سب اس کو مل جائے گا۔

۷۔ **مقرلہٗ بالنسب**:۔ اگر کوئی شخص کسی مجہول النسب شخص کے متعلق ایسے

رشتہ کا اقرار کرے جو صرف اس کے اقرار ہی سے ثابت نہ ہو بلکہ اس کے نسب کے ثبوت کے لیے کسی دوسرے کی شہادت بھی ضروری ہو اور وہ ایسی شہادت نہ دے اور اقرار کرنے والا اپنے اقرار پر مرتے دم تک قائم رہے تو یہ مجہول النسب شخص کوئی اور وارث نہ ہونے کی صورت میں سب ترکہ کا حقدار ہوگا اور بیوی یا شوہر کی موجودگی میں اس سے بچا ہوا پائے گا۔ اگر اس کے اقرار کی تائید ہو جائے یا ثبوت مل جائے تو پھر وہ مقرلہ بالنسب کے بجائے وہی رشتہ دار سمجھا جائے گا جس کا مرنے والے نے اقرار کیا تھا۔ اگر نمبر ۷ تک کوئی نہ ہو یا صرف بیوی یا شوہر ہو تو اس کو ترکہ ملتا ہے۔

۸۔ موصی لہ بجمیع المال:۔ اگر کسی شخص کے کوئی وارث نہ ہو اور وہ کسی شخص کے متعلق اپنے پورے ترکہ کی وصیت کر جائے تو ایسی صورت میں وصیت کو تہائی تک محدود نہ سمجھا جائے گا بلکہ میت کی خواہش پوری کر دی جائے گی۔ اور اس کو سب ترکہ مل جائے گا۔ فقہ میں اس کو موصی لہ بجمیع المال کہتے ہیں۔

۹۔ بیت المال:۔ نمبر ایک سے نمبر ۸ تک اگر کوئی بھی وارث نہ ہو تو ترکہ بیت المال میں جانا چاہیے۔

موانع ارث اور حجب

بعض حالات میں ایک شخص رشتہ کے اعتبار سے تو وارث ہونے کی صلاحیت رکھتا ہے لیکن پھر بھی وہ میراث میں حصہ پانے سے محروم رہ جاتا ہے۔ ایسے اسباب موانع ارث کہلاتے ہیں۔ اور یہ چار ہیں:۔

(۱) وارث شرعی غلام ہو۔

(۲) وارث اپنے مورث کا قاتل ہو بشرطیکہ یہ قتل ایسا ہو جس سے قصاص یا کفارہ لازم آتا ہو۔

(۳) وارث اور مورث میں دین کا اختلاف ہو۔

(۴) وارث اور مورث میں اختلاف دارین ہو۔

اسی چوتھی بات کا تعلق اسلامی ریاست کی صرف غیر مسلم رعایا سے ہے مسلمانوں میں اختلاف دارین سبب محرومی نہیں ہو سکتا۔ اور آج کل کوئی غیر مسلم اسلامی قانون کے تحت اپنے معاملات طے نہیں کراتا۔ اس لیے دراصل پہلی تین ہی صورتوں کو ذہن میں رکھنا چاہیے۔

ہر ایک سبب کی تفصیل سے بات اور واضح ہو جائے گی۔

۱۔ غلامی:۔ جیسا پہلے بھی بتایا جا چکا ہے شرعی اصطلاح میں غلام ان جنگی اسیروں کو کہتے ہیں جو کسی جہاد فی سبیل اللہ کے سلسلہ میں گرفتار ہو کر آئے ہوں اور حکومت ان کو فوجیوں میں تقسیم کر دے، خواہ وہ مرد ہوں یا عورت۔ اب چونکہ ایسے غلاموں کا وجود نہیں ہے۔ اس لیے اس کی تفصیل کی ضرورت نہیں ہے بس اتنا جاننا کافی ہے کہ اگر کسی غلام کا کوئی رشتہ دار مر جائے تو اس کے مال میں سے غلام کو میراث نہ ملے گی۔

۲۔ قتل مورث:۔ اگر کوئی بالغ شخص اپنے مورث کو عمداً قتل کر دے یا ظلماً کسی ایسے آلے یا اوزار سے وار کرے جس سے بالعموم موت واقع نہیں ہوتی

لیکن اتفاق سے موت ہو جائے یا کسی شخص کا مقتول کو قتل کرنے کا ارادہ نہ ہو اور کسی غفلت کی بنا پر موت واقع ہو جائے مثلاً کسی جانور کو نشانہ بنانے میں گولی مورث کو لگ جائے تو ان تینوں صورتوں میں سے پہلی صورت میں چونکہ قصاص واجب ہے اور دوسری اور تیسری صورت میں دیت اور کفارہ واجب ہے اس لیے قاتل میراث سے محروم ہوگا۔ لیکن اگر ظلماً قتل نہ کیا ہو تو محروم نہیں ہوگا۔ کیونکہ اس میں کفارہ واجب نہیں ہے۔

۲۔ اختلاف دین:۔ مورث اور وارث میں دین کے اختلاف کی تین صورتیں ہو سکتی ہیں۔

اول یہ کہ مورث مسلم ہو اور وارث غیر مسلم ہو تو وراثت جاری نہ ہوگی۔

دوم مورث غیر مسلم ہو اور وارث مسلم ہو اس صورت میں حضرت علیؓ حضرت زیدؓ، عامۂ صحابہ، علمائے احناف و شوافع رحمہم اللہ کے نزدیک وراثت جاری نہ ہوگی۔ لیکن بعض صحابہ مثلاً حضرت معاذؓ بن جبل، حضرت معاویہؓ اور حضرت حسن بصری، حضرت محمد بن حنفیہ، حضرت مسروق رحمہم اللہ کے نزدیک مسلم وارث ہوگا۔

تیسری صورت یہ ہے کہ اگر مورث و وارث دونوں غیر مسلم ہوں خواہ ان میں ایک عیسائی دوسرا ہندو ہو یا ایک یہودی اور دوسرا قادیانی ہو یا اور کوئی مذہب رکھتا ہو اور ان کا مقدمہ اسلامی عدالت میں آئے تو ان میں باہم میراث جاری کرائی جائے گی۔

اس سلسلہ میں یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ اگر کوئی باپ اپنی اولاد سے ناراض ہو کر یہ وصیت کرے کہ فلاں بیٹے یا بیٹی کو میری میراث سے کوئی حصہ نہ دیا جائے تو یہ صحیح نہ ہوگا۔ کیونکہ اسباب محرومی میں باپ کی ناراضگی کا ذکر نہیں ہے اس لیے باپ کا اولاد کو عاق کر دینا باعث محرومی نہیں ہو سکتا۔

حجب

محروم اور محجوب کا فرق:۔ جب ایک وارث کا حصہ کسی دوسرے وارث

کی موجودگی سے ختم ہو جائے یا کم ہو جائے تو اسے حجب حرمان یا حجب نقصان کہتے ہیں اور جس وارث کا کل حصہ یا کوئی جز اس طرح رُک جاتا ہے اسے محجوب کہتے ہیں اوراوپر بتایا جا چکا ہے کہ جو وارث بوجہ قتل مورث یا اختلاف دین یا بوجہ غلامی ترکے پانے کی صلاحیت کھو بیٹھتا ہے اس کو اصطلاحًا محروم کہتے ہیں۔ یوں عام زبان میں محجوب وارث کے لیے بھی کبھی لفظ محروم بول دیا جاتا ہے۔ ایسی صورت میں وہ اصطلاحًا محروم نہیں ہوتا۔

فرق:۔ ترکہ کی تقسیم میں محروم اور محجوب کا مختلف اثر ہوتا ہے۔ ایک محروم رشتہ دار کسی کو محجوب نہیں کر سکتا مثلاً کسی کا بیٹا کافر ہو جائے یا اپنے باپ کو قتل کر دے تو وہ خود تو محروم قرار دیا جائے گا لیکن اس کی وجہ سے پوتے یا ماں یا بیوی کے حصے میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ اور ایک محجوب رشتہ دار خواہ وہ خود ترکہ میں سے کچھ نہ پائے یا کم پائے دوسرے وارثوں کے محجوب ہونے کا سبب بن سکتا ہے۔ مثلاً کسی میت کے وارثوں میں اگر ماں باپ اور دو بھائی ہوں تو حالانکہ دونوں بھائی باپ کی وجہ سے کچھ نہ پائیں گے لیکن وہ ماں کا حصہ $\frac{1}{3}$ سے کم کر کے $\frac{1}{6}$ کر دیں گے۔

ساتواں باب

ذوی الارحام میں ترکہ کی تقسیم

جب کسی میت کے رشتہ داروں میں ذوی الفروض اور عصبات کوئی نہ ہوں تب ذوی الارحام ترکہ پانے کے مستحق ہوتے ہیں البتہ بیوی یا شوہر ایسے ذوی الفروض ہیں جن کی موجودگی ذوی الارحام کو محجوب نہیں کرتی۔ ان سے بچا ہوا کل ترکہ ذوی الارحام کا حق ہوتا ہے۔

عصبات کی طرح ذوی الارحام کے بھی چار درجے ہیں

درجہ اوّل :۔ میت کے وہ جزو یعنی اولادیں جو ذوی الفروض اور عصبات نہ ہوں مثلاً نواسہ، نواسی بیٹے اور پوتے کے نواسے نواسی اور ان کی اولاد وغیرہ۔

درجہ دوم :۔ میت کے وہ اصول یعنی باپ اور ماں سے اوپر کے رشتے والے جو ذوی الفروض یا عصبات نہ ہوں مثلاً۔

نانا، پرنانا وغیرہ، باپ کے نانا، پرنانا وغیرہ، ماں کے دادا، نانا، دادی پردادی وغیرہ۔

غرضیکہ تمام جد فاسد اور جدہ فاسدہ درجہ دوم کے ذوی الارحام ہیں۔

درجہ سوم :۔ میت کے باپ یا ماں کے وہ جزو جو ذوی الفروض یا عصبہ نہ ہوں مثلاً۔

بھتیجی، بھانجہ، بھانجی اور ان کی اولاد اور اخیافی بھائی بہن کی اولاد وغیرہ اور علاتی بھائی بہن کی اولاد وغیرہ۔

درجہ چہارم :۔ میت کے دادا، دادی یا نانا، نانی کے وہ جزو جو ذوی الارحام ہوں مثلاً۔

پھوپھی، خالہ، ماموں خواہ سگے ہوں یا علاتی یا اخیافی۔ ان سب کی اولاد نیز حقیقی و علاتی چچاؤں کی دختری اولاد میت کے باپ اور ماں کی پھوپھی، خالہ، ماموں وغیرہ

ترکہ کی تقسیم کے عام اصول:۔ ذوی الارحام میں ترکہ کی تقسیم کے عام اصول یہ ہیں

(۱) جب کوئی ذی فرض یا عصبہ نہ ہو یا صرف بیوی یا شوہر ہوں تب ذوی الارحام وارث ہوتے ہیں۔ بیوی یا شوہر سے بچا ہوا ان کو ملتا ہے۔

(۲) درجہ اول کی موجودگی میں بقیہ سب محروم ہوں گے۔ اسی طرح درجہ اول والے نہ ہوں تو درجہ دوم والوں کو ترکہ ملے گا اور درجہ سوم و چہارم والے محروم ہوں گے۔ اول و دوم دونوں نہ ہوں تو درجہ سوم والوں کو اور سوم والے بھی نہ ہوں تو درجہ چہارم والوں کو ملے گا۔

(۳) ایک ہی درجے کے ذوی الارحام میں "الاقرب فالاقرب" کے اصول کا بھی لحاظ کیا جائے گا یعنی ایک ہی درجے کے اگر کئی ذوی الارحام ہوں تو جو زیادہ قریبی ہوگا اس کو ترکہ ملے گا اور دور والا محروم ہوگا۔ مثلاً نواسہ، نواسے کا بیٹا اور نواسے کا پوتا تینوں ہوں تو گو سب درجہ اول کے ذوی الارحام ہیں لیکن نواسہ زیادہ قریبی ہے اس لیے اس کو ملے گا۔ دوسرے محروم ہوں گے۔

(۴) برابر درجے والے ذوی الارحام میں ذی فرض یا عصبہ کی اولاد، ذی رحم کی اولاد پر مقدم ہوگی مثلاً۔ پوتی کی بیٹی اور نواسی کا بیٹا یا بیٹی ہوں تو پوتی ذی فرض کی اولاد کو ترکہ ملے گا اور نواسی ذی رحم کی اولاد محروم ہوگی۔ اسی طرح بھتیجے کی بیٹی اور بھتیجی کا بیٹا ہو تو بھتیجہ عصبہ ہے اس لیے اس کی بیٹی مقدم ہوگی اور بھتیجی ذی رحم ہے اس کا بیٹا محجوب ہوگا۔ اور اگر کچھ ذی فرض کی اولاد ہوں اور کچھ عصبہ کی اولاد ہوں اور قرابت میں برابر کا رشتہ ہو تو دونوں کو ترکہ ملے گا۔ یہ نہیں ہوگا کہ ذی فرض کی اولاد عصبہ کی اولاد کو محروم کر دے۔ یہ آئندہ مثالوں سے اور واضح ہو جائے گی۔

(۵) حسب سابق لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ کا اصول بھی ملحوظ رکھنا ہوگا۔ برابر کے ذوی الارحام میں مرد کو عورت کا دوگنا ملے گا۔ لیکن اخیافی رشتہ کے

ذوی الارحام میں مرد اور عورت کے حصے برابر ہی رہیں گے۔

لیکن یہاں مرد کو عورت کا دوگنا دینے کا قاعدہ عصبات سے کچھ مختلف ہے۔ عصبات میں تو موجودہ وارثوں کے مرد یا عورت ہونے کے مطابق ان کے حصے دوہرے یا اکہرے ہوتے ہیں لیکن ذوی الارحام میں امام محمدؒ کے مسلک کے مطابق جس کی تائید امام ابوحنیفہ سے بھی معتبر روایت سے ثابت ہے موجودہ وارثوں کے بجائے ان کی اصل کا لحاظ کیا جاتا ہے جن کے واسطے سے یہ وارث ہوتے ہیں اور جہاں پہلے پہل جنس کا اختلاف ہوا ہے۔ امام ابویوسفؒ موجودہ اختلاف جنس کے مطابق تقسیم کے حق میں ہیں۔ چونکہ امام ابویوسفؒ کے مسلک کے مطابق تقسیم آسان ہے مرد کو دوہرا اور عورت کو اکہرا دینا ہے اس لیے یہاں صرف امام محمدؒ کے مسلک کے مطابق تقسیم سمجھائی گئی ہے۔

چنانچہ جس پشت میں جنس کا اختلاف پہلے پہل ہوتا ہے وہیں اصل کی تعداد بھی بڑھا کر اتنی کر دی جاتی ہے جتنی تعداد موجودہ افراد کی اس کی شاخ میں ہے۔ پھر مرد کا دوہرا اور عورت کا اکہرا حصہ لگتا ہے! ور اگر مردوں اور عورتوں کی تعداد بھی کئی کئی ہو تو مردوں کا مجموعی حصہ ان کی اولاد پر منتقل کر دیا جاتا ہے اور عورتوں کا مجموعی حصہ ان کی اولاد پر۔ اسے ایک مثال سے سمجھیے:-

ذیل کے نقشے میں نواسوں کی دو بیٹیاں اور ایک بیٹا اور نواسی کے دو بیٹے ہیں۔

میت

بیٹی — بیٹی — بیٹی

بیٹا — بیٹا — بیٹی

بیٹی، بیٹی — بیٹا — بیٹا، بیٹا
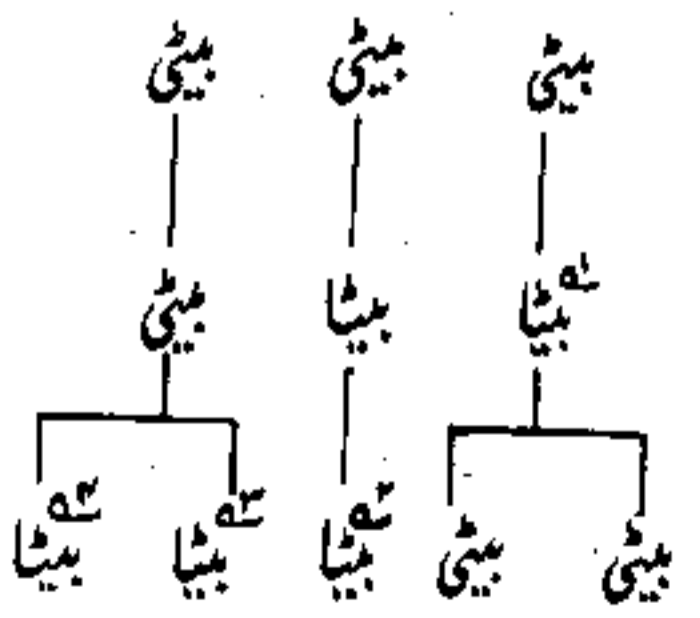
چونکہ جنس کا اختلاف سب سے پہلے دوسری پشت میں ہوا ہے اس لیے وہاں پہلے بیٹے کو ۲ بیٹے مان کر ۳ بیٹیوں کے ۴ حصے اور بیٹی کو دو بیٹیاں مان کر اس کے دو حصے لگیں گے پھر بیٹیوں کا ۱/۴ یا ۳/۴ ان کی اولاد میں ۱:۱:۲ کے حساب سے تقسیم ہوگا یعنی $\frac{۳}{۴} \times \frac{۱}{۲} = \frac{۳}{۸}$ بیٹے کو ملے گا اور $\frac{۱}{۴} \times \frac{۳}{۴} = \frac{۳}{۱۶}$ ہر بیٹی کو ملے گا

اور بیٹی کے دونوں بیٹوں کو یعنی نمبر ۳، ۴ کو ہر ایک کو $\frac{1}{8}$ ملے گا

اس طرح کل ۱۶ سہام ہوں گے۔

آخری پشت میں دونوں بیٹیوں کو تین تین سہام، بیٹے نمبر ۲ کو ۶ سہام اور بیٹے نمبر ۳ و ۴ کو دو دو سہام ملیں گے یعنی ۳ : ۳ : ۶ : ۲ : ۲۔ مجموعہ = ۱۶۔

اسی طرح بھائی اور بہن دونوں کی اولاد ہوں تو بھائی کی اولاد کو دوہرے حصے اور بہن کی اولاد کو اکہرے حصے دے کر پھر ان حصوں کو مرد و عورت کے اعتبار سے تقسیم کر دیا جائے گا۔ اور اوپر کی مثال کی طرح ان کی تعداد بھی ان کی اولاد کی تعداد کے مطابق بڑھا دی جائے گی۔ پھر مردوں کا مجموعی حصہ ان کی اولاد پر اور عورتوں کا مجموعی حصہ ان کی اولاد پر مرد و عورت کے لحاظ سے تقسیم ہوگا۔

البتہ اگر کچھ ذوی الارحام دادھیالی ہوں اور کچھ ننہالی ہوں مثلاً دادا کے نانا۔ دادی کے دادا (دادھیالی) نانی کے دادا، نانی کے نانا (ننہالی) میں ترکہ تقسیم کرنا ہو تو باپ کی طرف کے دو اجداد کو $\frac{2}{3}$ میں سے اور ماں کی طرف والوں کو $\frac{1}{3}$ میں سے مرد و عورت کے لحاظ سے تقسیم ہوگا۔

اگر ہر طرف کے ذوی الارحام مرد و عورت دونوں ہوں تو پھر باپ کی طرف والوں کو $\frac{2}{3}$ میں سے مرد کو دوہرا اور عورت کو اکہرا حصہ دیں گے۔ اسی طرح ماں کی طرف والوں کو بھی $\frac{1}{3}$ میں سے مرد کو دوہرا اور عورت کو اکہرا حصہ دیا جائے گا۔

(۶) اگر کوئی ذورحم دو رشتوں سے کسی ترکہ کا حصہ دار ہوتا ہے تو اسے دونوں رشتوں سے حصہ ملے گا۔

یہ چھ قاعدے ہیں جن کا استعمال ذوی الارحام کے سلسلے میں ہوتا ہے۔ ذوی الارحام میں ترکہ کی تقسیم کے یہ قاعدے امام محمدؒ کے قول کے مطابق ہیں کیونکہ فتویٰ اسی پر ہے لیکن امام ابو یوسفؒ نے بعض قاعدوں میں دوسرا طریقہ اختیار کیا۔ چونکہ امام ابو حنیفہؒ سے جو مشہور اور معتبر روایت ہے اس سے امام محمدؒ کے مسلک ہی کی تائید ہوتی ہے اس لیے یہاں انہیں کی تشریح کی گئی ہے اور سوالات بھی اسی

کے مطابق حل کیے گئے ہیں۔

مزید یہ کہ چونکہ اصول نمبر ۳ اور ۴ کا استعمال مختلف درجے کے ذوی الارحام کے سلسلے میں کچھ دقّت سے سمجھ میں آتا ہے اس لیے ہر درجہ والے ذوی الارحام میں ان دونوں اصولوں کے لحاظ سے الگ الگ ترتیب قائم کر دی گئی ہے اور یہ بتا دیا گیا ہے کہ سب سے پہلے کون وارث ہوگا پھر کون اور پھر اس کے بعد کون۔ ان سے مدد لینے میں آسانی ہوگی اور تقسیم میں غلطی نہیں ہوگی۔

اصول نمبر ۵ کا استعمال بھی کئی مثالوں کے ذریعے سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے اور اسی طرح درجہ اول اور درجہ سوم میں اصول نمبر ۶ کے استعمال کی ایک ایک مثال بھی دے دی گئی ہے تاکہ تمام قاعدے بخوبی ذہن نشین ہو سکیں۔

۱۔ درجہ اوّل کے ذوی الارحام میں ترکہ کی تقسیم

(۱) درجہ اول میں سب سے قریبی ذوی الارحام نواسہ اور نواسی ہیں اگر یہ ہوں تو نواسوں کو دوہرے حصّے اور نواسیوں کو اکہرے حصّے ملیں گے۔ (بیٹی کی اولاد ہیں)

(۲) ان کے بعد سب سے قریبی ذوی الارحام پوتی کی اولاد یعنی بیٹے کی نواسی اور نواسے ہیں۔ نمبر ایک کی موجودگی میں یہ محجوب ہوں گے۔ اگر صرف یہی ہوں تو مرد کو دوہرا اور عورت کو اکہرا حصّہ دیا جائے گا۔

(۳) نمبر ۲ کے برابر رشتے کے ذوی الارحام نواسے اور نواسی کی اولاد ہیں لیکن نمبر ۲ کی موجودگی میں نمبر ۳ والے محروم ہوں گے کیونکہ حسب قاعدہ نمبر ۴ پوتی ذی فرض کی اولاد نواسے، نواسی ذی رحم کی اولاد پر مقدم ہو گی۔ اگر صرف نمبر ۳ والے ذوی الارحام میں ترکہ تقسیم کرنا ہو تو حسب قاعدہ نمبر ۵ نواسوں کی اولاد کو دوہرے حصّے اور نواسی کی اولاد کو اکہرے حصّے دیئے جائیں گے پھر ان حصّوں کو موجودہ وارثوں میں تقسیم کریں گے۔ مثلاً

مثال (ل) نواسے کی بیٹی اور نواسی کا بیٹا ہو تو ترکہ کس طرح تقسیم ہو گا۔

```
میت
بیٹی (فاطمہ)
بیٹا ۲ (اظہر)        بیٹی ۱ (زہرا)
بیٹی ۲ (کریمہ)       بیٹا ۱ (مسعود)
```
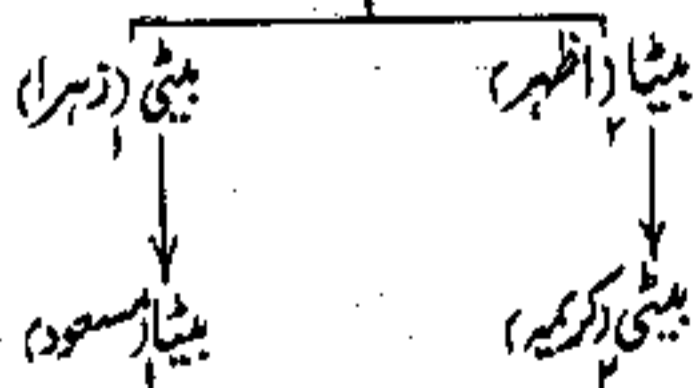
حل:۔ موجودہ وارثوں کے مرد و عورت ہونے کا لحاظ نہیں ہو گا۔ بلکہ نواسے اظہر کی بیٹی کریمہ کا دوہرا حصّہ ہو گا کیونکہ اظہر مرد ہے اور جہاں جنس کا پہلے پہل اختلاف ہے وہاں اس کا حصّہ دوہرا ہوتا ہے۔ اور نواسی زہرا کے بیٹے مسعود کو اکہرا حصّہ ملے گا کیونکہ اظہر کے ساتھ زہرا کا اکہرا حصہ ہوتا ہے۔

مثال (ب) نواسے کی دو بیٹیاں۔ نواسی کے دو بیٹے اور ایک بیٹی ہوں تو ترکہ کیسے تقسیم ہو گا؟

میت

(۱) بیٹی

(۲) بیٹا بیٹی

(۳) بیٹی بیٹی بیٹا بیٹا بیٹی
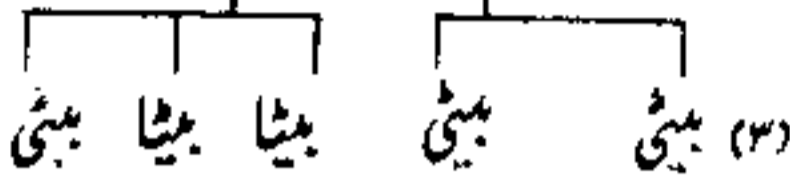
حل :۔ جنس کا پہلے پہل اختلاف نمبر ۲ پر ہے اس لیے بیٹے کا دوہرا اور بیٹی کا اکہرا حصہ ہوا لیکن بیٹے کی اولاد دو ہیں اس لیے دو دوہرے حصے یعنی ۴ حصے نواسے کی اولاد کو ملے۔ اور نمبر ۲ پر بیٹی کی اولاد تین ہیں اس لیے ان سب کے تین اکہرے حصے ہوئے یعنی کل ترکہ کے ۷ حصے ہوں گے اور نواسے کی اولاد کو ۴ حصے یعنی ۴/۷ اور نواسی کی اولاد کو ۳/۷ ملیں گے۔

نواسے کی دونوں بیٹیاں ہیں اس لیے ہر ایک کا حصہ برابر ہوگا یعنی ۴/۷ × ۱/۲ = ۲/۷

لیکن نواسی کی اولاد میں دو بیٹے اور ایک بیٹی ہے اس لیے ان کا ۳/۷ اب ۲:۲:۱ کی نسبت سے تقسیم ہوگا۔

ان تینوں کے حصوں کا مجموعہ = ۵ اور ہر بیٹے کو ۲/۵ اور بیٹی کو ۱/۵

∴ ہر بیٹے کا حصہ = ۳/۷ × ۲/۵ = ۶/۳۵ اور بیٹی کا حصہ = ۳/۷ × ۱/۵ = ۳/۳۵

∴ کل نسبتیں = ۲/۷ : ۲/۷ : ۶/۳۵ : ۶/۳۵ : ۳/۳۵

اور سہام = ۱۰ : ۱۰ : ۶ : ۶ : ۳ مجموعہ = ۳۵۔

(۴) نمبر ۱ سے نمبر ۳ تک کوئی ذوی الارحام نہ ہوں تو پوتے کے نواسے نواسیاں ترکہ کی مستحق ہوتی ہیں۔ چونکہ ان میں جنس کا اختلاف صرف موجودہ وارثوں میں ہے اس لیے مرد کو دوہرا اور عورت کو اکہرا حصہ دیا جائے گا۔

(۵) نمبر ۴ والوں کے بعد پوتی کے پوتا، پوتی اور پوتی کے نواسے، نواسی نیز نواسے، نواسی کے پوتا، پوتی اور نواسے، نواسی کا حق ہوتا ہے۔ لیکن اگر صرف پوتی کے یا پوتے، پوتی اور نواسے، نواسی کے بھی پوتے، پوتی اور نواسے، نواسی سب موجود ہوں تو موجودہ وارثوں کی جنس کا لحاظ نہ کیا جائے گا بلکہ پوتے، پوتیاں چونکہ بیٹے کی

اولاد ہیں اس لیے ان کو دوہرے حصے دیئے جائیں گے اور نواسے، نواسیاں بیٹی کی اولاد ہیں اس لیے ان کو اکہرے حصے ملیں گے۔ پھر وہ اپنی اپنی طرف کے حصوں کو مرد و عورت کے لحاظ سے دوہرے اور اکہرے تقسیم کرلیں گے۔

مثال (ج):۔ سلیم کی وفات کے وقت اس کی پوتی کے ۳ نواسے، ۲ نواسیاں اور ۲ پوتے اور ایک پوتی وارث تھے تو ان میں ترکہ کس طرح تقسیم ہوگا۔

حل:۔ چونکہ پوتی کے پوتے، پوتی، بیٹے کی اولاد ہیں اس لیے ان تین کے دوہرے حصے ۶ ہوئے اور پوتی کے نواسے، نواسی، بیٹی کی اولاد ہیں اس لیے ان ۵ کے اکہرے حصے ۵ ہوئے۔

∴ کل ترکہ کے ۱۱ حصے ہوں گے جس میں سے پوتی کے بیٹے کی اولاد کے لیے $\frac{۶}{۱۱}$ اور پوتی کی بیٹی کی اولاد کے لیے $\frac{۵}{۱۱}$ رکھے جائیں گے۔

پھر $\frac{۶}{۱۱}$ کو ۲ : ۲ : ۱ میں اور $\frac{۵}{۱۱}$ کو ۲ : ۲ : ۲ : ۱ : ۱ میں تقسیم کر دیا جائے گا۔

∴ پوتی کے ہر پوتے کا حصہ = $\frac{۶}{۱۱} \times \frac{۲}{۵} = \frac{۱۲}{۵۵}$

اور پوتی کی پوتی کا حصہ = $\frac{۶}{۱۱} \times \frac{۱}{۵} = \frac{۶}{۵۵}$

پوتی کے ہر نواسے کا حصہ = $\frac{۵}{۱۱} \times \frac{۲}{۸} = \frac{۵}{۴۴}$

اور پوتی کی ہر نواسی کا حصہ = $\frac{۵}{۱۱} \times \frac{۱}{۸} = \frac{۵}{۸۸}$

∴ سب حصوں کی نسبتیں = (سوال کی ترتیب کے لحاظ سے)

$\frac{۵}{۴۴} : \frac{۵}{۴۴} : \frac{۵}{۴۴} : \frac{۵}{۸۸} : \frac{۵}{۸۸} : \frac{۱۲}{۵۵} : \frac{۱۲}{۵۵} : \frac{۶}{۵۵}$

اور سہام = ۵۰ : ۵۰ : ۵۰ : ۲۵ : ۲۵ : ۹۶ : ۹۶ : ۴۸ - مجموعہ = ۴۴۰

یہ مثال قاعدہ سمجھانے کی غرض سے دی گئی ہے۔ ورنہ عام طور سے اتنے دوری ذوی الارحام میں ترکہ تقسیم ہونے کی صورت شاذ و نادر ہی پیش آتی ہے۔ کیونکہ ان سے زیادہ قریب کے رشتہ داروں میں سے کوئی نہ کوئی ضرور مل جاتا ہے اور عملاً یہ کام آسان ہوجاتا ہے۔ احتیاطاً دو مثالیں اور دی جاتی ہیں تاکہ ہر قاعدہ ذہن نشین ہو جائے۔

مثال (د) :- واجد کی وفات پر ۱۲ ذوی الارحام جن کے نام آخری سطر میں ہیں موجود تھے نقشہ میں جن کے نام قوسین میں ہیں وہ پہلے فوت ہو چکے تھے۔ ان بارہ میں ترکہ کس طرح تقسیم ہوگا؟

(واجد) (میت)
↓
(فاطمہ) (بیٹی)

بیٹا (ساجد) واجد کا نواسہ — بیٹی (ذاکرہ) واجد کی نواسی

ساجد کی اولاد: بیٹا امیر، بیٹا (وزیر)، بیٹی (شریفہ)
ذاکرہ کی اولاد: بیٹا (اسلم)، بیٹی (سلمیٰ)

بیٹی ہاجرہ، بشیر، کبیر، اشرف، رقیہ، اکرم، سلیمہ، شمیم، نسیم، طاہرہ، فاخرہ، خالدہ

(نواسے کی پوتی) (نواسے کے پوتے) (نواسے کا نواسہ) (نواسے کی نواسی) (نواسی کا پوتا) (نواسی کی پوتی) (نواسی کے نواسے) (نواسی کی نواسیاں)
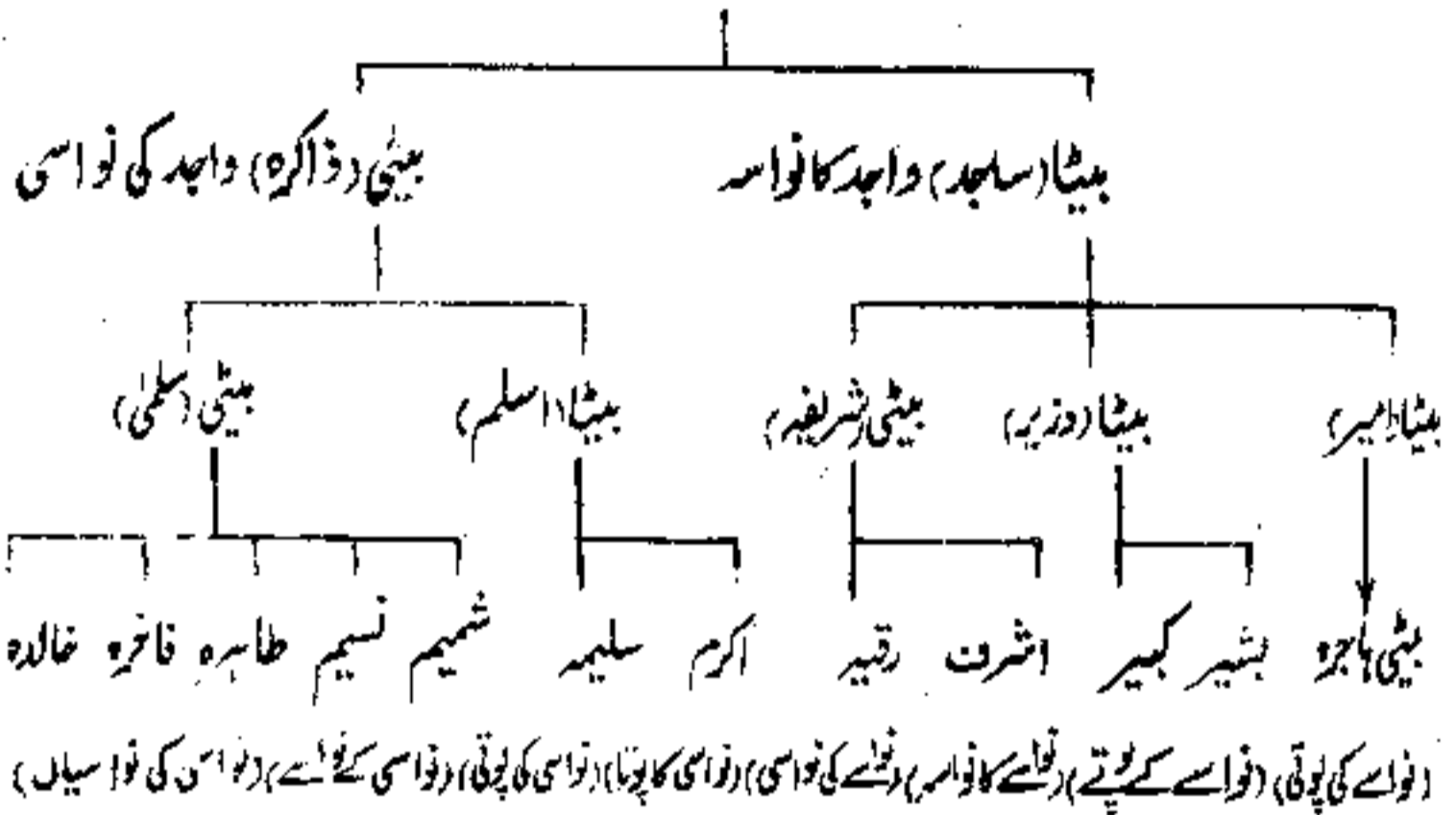
حل :- سب سے پہلے جنس کا اختلاف دوسری پشت میں ہے۔

∴ ۵ دوہرے اور ۷ اکہرے حصے لگ کر کل ۱۷ حصے ہوں گے۔

ساجد کی طرف ۱۰ حصے اور ذاکرہ کی طرف ۷ حصے جائیں گے۔

یعنی ساجد کی طرف $\frac{۱۰}{۱۷}$ اور ذاکرہ کی طرف $\frac{۷}{۱۷}$

پھر تیسری پشت میں ساجد کی اولاد میں دو مرد وزیر اور امیر کے مجموعی حصے ۳ دوہرے اور شریفہ کو ۲ اکہرے حصے ملیں گے۔ یعنی کل ۸ حصے ہوں گے۔

∴ وزیر اور امیر کا حصہ $= \frac{۱۰}{۱۷} \times \frac{۶}{۸} = \frac{۱۵}{۳۴}$ اور شریفہ کا حصہ $= \frac{۱۰}{۱۷} \times \frac{۲}{۸} = \frac{۵}{۳۴}$

ذاکرہ کا $\frac{۷}{۱۷}$ اسلم اور سلمیٰ میں ۴ : ۵ سے تقسیم ہوگا کیونکہ اسلم کی ۲ اولاد اور سلمیٰ کی پانچ ہیں۔

∴ اسلم کا حصہ $= \frac{۷}{۱۷} \times \frac{۴}{۹} = \frac{۲۸}{۱۵۳}$ اور سلمیٰ کا حصہ $= \frac{۷}{۱۷} \times \frac{۵}{۹} = \frac{۳۵}{۱۵۳}$ ۔

اب امیر اور وزیر کا $\frac{۱۵}{۳۴}$ ان کی اولاد پر ۱ : ۲ : ۲ میں تقسیم ہوگا۔

∴ ہاجرہ کا حصہ $= \frac{۱۵}{۳۴} \times \frac{۱}{۵} = \frac{۳}{۳۴}$ اور بشیر کا حصہ $= \frac{۱۵}{۳۴} \times \frac{۲}{۵} = \frac{۳}{۱۷}$ اور کبیر کا $\frac{۳}{۱۷}$

شریفہ کا $\frac{۵}{۳۴}$

اشرف اور رقیہ میں ۲ : ۱ سے تقسیم ہوگا۔

∴ اشرف کا حصہ = $\frac{۵}{۳۴} \times \frac{۲}{۳} = \frac{۵}{۵۱}$ اور رقیہ کا حصہ = $\frac{۵}{۳۴} \times \frac{۱}{۳} = \frac{۵}{۱۰۲}$

پھر اسلم کا $\frac{۲۸}{۱۵۳}$، اکرم اور سلیمہ میں ۲ : ۱ سے تقسیم ہوگا۔

∴ اکرم کا حصہ = $\frac{۲۸}{۱۵۳} \times \frac{۲}{۳} = \frac{۵۶}{۴۵۹}$ اور سلیمہ کا حصہ = $\frac{۲۸}{۱۵۳} \times \frac{۱}{۳} = \frac{۲۸}{۴۵۹}$

اور آخر میں سلمیٰ کا $\frac{۳۵}{۱۵۳}$ اس کی اولاد میں ۲ : ۲ : ۱ : ۱ : ۱ میں تقسیم ہوگا یعنی $\frac{۲}{۷}$ اور $\frac{۱}{۷}$

∴ ہر لڑکے کا حصہ = $\frac{۳۵}{۱۵۳} \times \frac{۲}{۷} = \frac{۱۰}{۱۵۳}$ اور ہر لڑکی کا حصہ = $\frac{۳۵}{۱۵۳} \times \frac{۱}{۷} = \frac{۵}{۱۵۳}$

ماجدہ	بشیر	کبیر	اشرف	رقیہ	اکرم	سلیمہ	شمیم	نسیم	طاہرہ	فاخرہ	خالدہ
کل نسبتیں = $\frac{۳}{۳۴}$	$\frac{۳}{۱۷}$	$\frac{۳}{۱۷}$	$\frac{۵}{۵۱}$	$\frac{۵}{۱۰۲}$	$\frac{۵۶}{۴۵۹}$	$\frac{۲۸}{۴۵۹}$	$\frac{۱۰}{۱۵۳}$	$\frac{۱۰}{۱۵۳}$	$\frac{۵}{۱۵۳}$	$\frac{۵}{۱۵۳}$	$\frac{۵}{۱۵۳}$
∴ سہام = ۸۱	۱۶۲	۱۶۲	۹۰	۴۵	۱۱۲	۵۶	۶۰	۶۰	۳۰	۳۰	۳۰

مجموعہ سہام = ۹۱۸ ۔

مثال (۵) :- ذیل کے نقشے میں صفیہ رضیہ اور وصی میں ترکہ تقسیم کرنا ہے۔ قوسین میں جو نام ہیں وہ اشرف سے پہلے فوت ہو چکے تھے۔

اشرف (میت)

(ماجدہ) (ساجدہ) (شاکرہ)

(حامد) (رقیہ) (رابعہ)

صفیہ رضیہ وصی

حل :- اس سوال میں صفیہ اور رضیہ کے دوسرے رشتے ہیں یہ دونوں ماجدہ کی پوتیاں اور ساجدہ کی نواسیاں ہیں۔ اس لیے ان کو حسب قاعدہ نمبر ۲ دونوں رشتوں کے حصے ملیں گے۔

جنس کا اختلاف دوسری پشت میں ہوا ہے۔

∴ قاعدہ نمبر ۵ کے مطابق رقیہ کو ۲ بیٹیاں اور حامد کو ۲ بیٹے قرار دینا ہوگا۔

اس طرح اس پشت میں حامد کے ۴ حصے رقیہ کے ۲ حصے اور رابعہ کا ایک حصہ کل ۷ حصے ہوں گے اس میں سے $\frac{۴}{۷}$ مردوں کا اور $\frac{۳}{۷}$ عورتوں کا۔ حامد کے $\frac{۱۲}{۷}$

میں سے صفیہ اور رضیہ ہر ایک کو $\frac{۲}{۷}$ اور رقیہ و رابعہ کا $\frac{۳}{۷}$ تیسری پشت میں ایک بیٹے اور ۲ بیٹیوں میں ۲ : ۱ : ۱ سے تقسیم ہوگا۔

∴ وصی کا حصہ = $\frac{۳}{۷} \times \frac{۲}{۴} = \frac{۳}{۱۴}$ اور صفیہ و رضیہ کا حصہ = $\frac{۳}{۷} \times \frac{۱}{۴} = \frac{۳}{۲۸}$

∴ صفیہ کا کل حصہ = $\frac{۲}{۷} + \frac{۳}{۲۸} = \frac{۱۱}{۲۸}$ رضیہ کا حصہ بھی = $\frac{۱۱}{۲۸}$ اور وصی کا حصہ = $\frac{۳}{۱۴}$

نسبتیں = صفیہ $\frac{۱۱}{۲۸}$: رضیہ $\frac{۱۱}{۲۸}$: وصی $\frac{۳}{۱۴}$ اور سہام = ۱۱ : ۱۱ : ۶ مجموعہ = ۲۸

درجہ دوم کے ذوی الارحام میں ترکہ کی تقسیم

اس درجے کے ذوی الارحام میں چار پشت تک کے رشتے داروں کا ذکر کرنا کافی ہوگا حالانکہ چوتھی پشت والوں کی بھی موجودگی شاذ و نادر ہی ہوگی۔ ان کو تین نمبروں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

(۱) نانا۔ اگر درجہ اول کے کوئی ذوی الارحام نہ ہوں تو سب ترکہ نانا کو ملے گا۔ اس کا کوئی دوسرا شریک نہیں ہے۔

(۲) نانا کے بعد درجہ دوم میں سب سے قریب کے رشتہ دار چار ہو سکتے ہیں۔ ۱۔ باپ کے نانا یا دادی کے باپ ۲۔ ماں کے دادا ۳۔ ماں کے نانا ۴۔ ماں کی دادی۔ ان میں ایک جد باپ کی طرف اور باقی ۳ ماں کی طرف کے ہیں۔ اگر سب موجود ہوں تو باپ کے نانا کو ۲/۳ اور ماں کی طرف والوں کو ۱/۳ میں سے دوہرا اور اکہرا حصہ ملے گا۔ اگر صرف ماں کی طرف والے ہیں تب بھی مردوں کو دوہرا اور عورت کو اکہرا ملے گا۔

(۳) ان کے بعد باپ کی طرف کے چار اور ماں کی طرف کے سات اجداد اور جدات فاسدہ وارث ہوتے ہیں۔

باپ کی طرف کے:- ۱۔ دادا کے نانا یعنی پردادی کے باپ۔

۲۔ دادی کے دادا یعنی باپ کے نانا کے باپ۔

۳۔ دادی کے نانا یعنی باپ کی نانی کے باپ یہ تین مرد ہوئے اور ایک عورت

۴۔ دادی کی دادی۔

ماں کی طرف کے:- ۱۔ ماں کے پردادا۔

۲۔ ماں کی دادی کے باپ۔

۳۔ نانی کے دادا۔

۴۔ نانی کے نانا یہ ۴ مرد ہوئے اور ۴ عورتیں۔

۵۔ نانا کی دادی۔

۶۔ نانا کی نانی۔

۷۔ نانی کی دادی۔

عموماً تو یہ وارث موجود نہیں ہوتے اور ترکہ ان میں تقسیم کرنے کی نوبت مشکل ہی سے آسکتی ہے لیکن اگر بالفرض ضرورت پیش ہی آجائے تو قاعدہ یہ ہے کہ اگر صرف باپ کی طرف کے ہوں یا صرف ماں کی طرف کے ہوں تو مرد کو دوہرا اور عورت کو اکہرا دیا جائے گا۔ اور اگر دونوں طرف کے ہوں تو باپ کی طرف والوں کو دو تہائی میں سے مرد و عورت کے لحاظ سے تقسیم ہوگا اور ماں کی طرف والوں کو ایک تہائی میں سے مرد و عورت کے لحاظ سے تقسیم ہوگا۔

مثال نمبر ا:۔ مشتاق کی وفات پر اس کے دادا کے نانا محمود، دادی کی دادی شاکرہ نانی کے دادا ظہور، نانی کے نانا اشفاق اور نانا کی دادی صبیحہ تھیں۔ ترکہ تقسیم کرو۔

مشتاق (میت)

باپ — ماں

باپ، ماں — باپ، ماں

ماں، باپ — باپ، باپ، ماں

باپ، ماں — ماں، باپ، باپ

محمود، شاکرہ — صبیحہ، ظہور، اشفاق

حل:۔ باپ کی طرف والوں کو ۲/۳ اور ماں کی طرف والوں کو ۱/۳ میں سے تقسیم ہوگی۔

لیکن باپ کی طرف پہلی ہی پشت میں جنس کا اختلاف ہے اس لیے تقسیم ۲ : ۱ سے ہوگی۔

∴ میت کے دادا کے حصے = $\frac{۲}{۳} \times \frac{۲}{۳} = \frac{۴}{۹}$

اور دادی کو $\frac{۲}{۳} \times \frac{۱}{۳} = \frac{۲}{۹}$

پھر دادا کا ۴/۹ منتقل ہو کر محمود کو اور دادی کا ۲/۹ منتقل ہو کر شاکرہ کو مل جائے گا۔

ماں کی طرف بھی پہلی پشت میں جنس کا اختلاف ہے لیکن یہاں باپ کی طرف ایک

وارث ہے اور ماں کی طرف دو ہیں اس لیے باپ کی طرف کا ایک دوہرا حصہ اور ماں کی طرف کے ۲ اکہرے حصے کرنے کا مطلب یہ ہوا کہ ماں اور باپ کے حصے برابر ہو گئے۔ پھر مرد و عورت کے لحاظ سے تقسیم ہوگی اگر ضرورت پیش آئے۔

∴ میّت کے نانا کو $\frac{۱}{۲} \times \frac{۱}{۳} = \frac{۱}{۶}$ اور میت کی نانی کو بھی $\frac{۱}{۲} \times \frac{۱}{۳} = \frac{۱}{۶}$ دیا جائے گا نانا کا $\frac{۱}{۶}$ منتقل ہو کر صبیحہ کو مل جائے گا۔ اور نانی کا $\frac{۱}{۶}$ حصہ ۲ : ۱ میں تقسیم ہوگا مرد کو $\frac{۱}{۶} \times \frac{۲}{۳} = \frac{۱}{۹}$ اور عورت کو $\frac{۱}{۶} \times \frac{۱}{۳} = \frac{۱}{۱۸}$ ملے گا یہی $\frac{۱}{۹}$ منتقل ہو کر ظہور کو اور $\frac{۱}{۱۸}$ منتقل ہو کر اشفاق کو مل جائے گا۔

∴ کل نسبتیں = $\frac{۴}{۹} : \frac{۲}{۹} : \frac{۱}{۶} : \frac{۱}{۹} : \frac{۱}{۱۸}$ اور سہام = ۸ : ۴ : ۳ : ۲ : ۱ - مجموعہ = ۱۸

مثال نمبر ۲ :- قاسم نے اپنی وفات پر باپ کے نانا کی نانی عارفہ۔ باپ کی دادی کی نانی خالدہ باپ کے دادا کے نانا محمود اور باپ کے دادا کی دادی رابعہ وارث چھوڑے۔ ترکہ تقسیم کرو۔
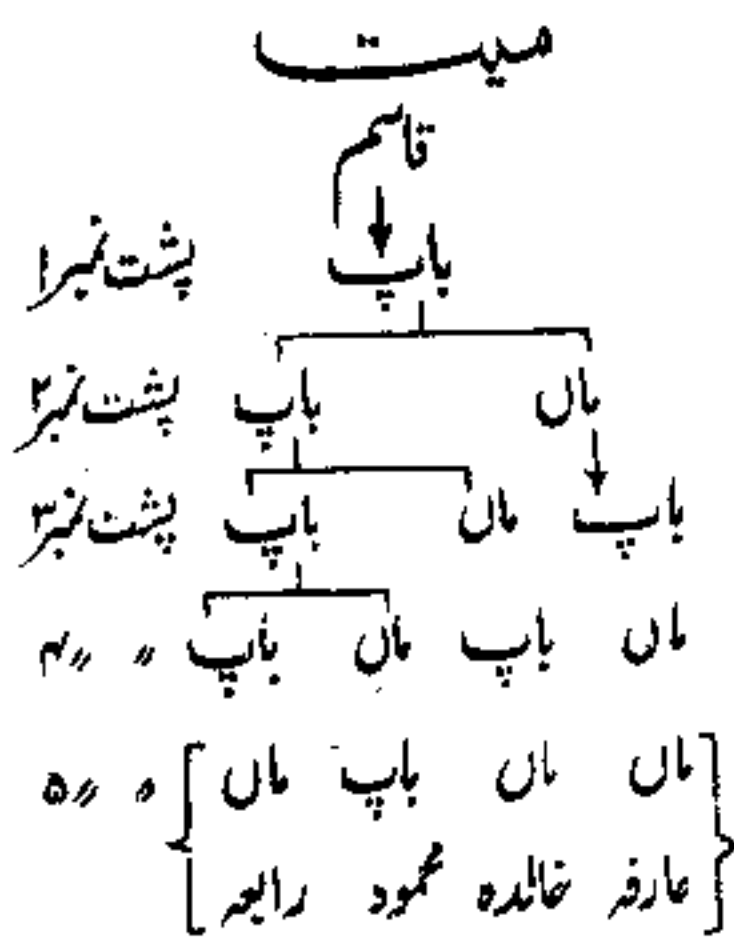
حل :- سب وارث باپ کی طرف کے ہیں۔

∵ جہاں پہلے پہل اختلاف جنس ہے اس کو دیکھنا ہوگا پشت نمبر ۲ پر یہ پہلا اختلاف ہے۔ یہاں ماں کی طرف صرف ایک وارث عارفہ ہے اور باپ کی طرف ۳ وارث ہیں۔

میت
قاسم
باپ — پشت نمبر ۱
ماں، باپ — پشت نمبر ۲
باپ، ماں، باپ — پشت نمبر ۳
ماں، باپ، ماں، باپ — 〃 ۴
ماں، ماں، باپ، ماں — 〃 ۵
عارفہ، خالدہ، محمود، رابعہ

∴ ماں کی طرف ایک اکہرا حصہ اور باپ کی طرف ۳ دوہرے حصے لگ کر کل ۷ حصے ہوں گے۔

ماں کی طرف کا $\frac{۱}{۷}$ منتقل ہوتا ہوا عارفہ کو مل جائے گا۔

باپ کی طرف کا $\frac{۶}{۷}$ اگلی پشت میں پھر ایک اکہرے اور دوہرے حصوں میں بٹے گا۔

یعنی $\frac{۶}{۷}$ کو ۱ : ۴ میں تقسیم کیا جائے گا۔ ۱ : ۴ میں حصّوں کا مجموعہ = ۵

∴ پشت نمبر ۳ میں ماں کی طرف $\frac{۶}{۷} \times \frac{۱}{۵} = \frac{۶}{۳۵}$ حصّہ آئے گا یہ منتقل ہو کر خالدہ کو ملے گا۔

اور باپ کی طرف $\frac{۶}{۷} \times \frac{۴}{۵} = \frac{۲۴}{۳۵}$ 〃 〃 یہ ۱ : ۲ میں تقسیم ہوگا یعنی پشت

نمبر ۴ میں ماں کی طرف $\frac{۲۴}{۳۵} \times \frac{۱}{۳} = \frac{۸}{۳۵}$ حصہ آئے گا جو منتقل ہو کر محمود کو ملے گا۔

اور باپ کی طرف $\frac{۲۴}{۳۵} \times \frac{۲}{۳} = \frac{۱۶}{۳۵}$ حصہ آئے گا جو منتقل ہو کر رابعہ کو ملے گا۔

∴ کل نسبتیں = عارفہ $\frac{۱}{۷}$: خالدہ $\frac{۶}{۳۵}$: محمود $\frac{۸}{۳۵}$: رابعہ $\frac{۱۶}{۳۵}$

اور سہام = ۵ : ۶ : ۸ : ۱۶۔ مجموعہ = ۳۵

(نوٹ) یہ مثالیں صرف مشق کے لیے دی گئی ہیں ورنہ ۵ پشت تک کے وارث شاذ ہی زندہ رہتے ہیں)۔

درجہ سوم کے ذوی الارحام میں ترکہ کی تقسیم

اس درجے میں بہنوں کی اولاد اور بھائیوں کی اولادِ اُناث اور ان کی اولاد ذوی الارحام ہوتی ہیں۔(بھائیوں کے بیٹے عصبہ ہوتے ہیں) یعنی بھائیوں کی وہ اولاد جو عصبہ نہیں ہوتیں اس درجے کے ذوی الارحام میں آتی ہیں۔ اور چونکہ بھائی بہن حقیقی۔ علاتی اور اخیافی تین قسم کے ہوتے ہیں اس لیے یہ بات یاد رکھنے کی ضرورت ہے کہ اخیافی بھائی کے بیٹے اور بیٹیاں دونوں ذوی الارحام ہوتے ہیں۔ اور یہ کہ ان میں مرد و عورت کے حصے برابر ہوتے ہیں۔ صرف امام ابو یوسف رح ان میں بھی مرد کو دوہرا اور عورت کو اکہرا حصہ دلواتے ہیں۔ لیکن امام محمدؒ کے قول کے مطابق ان کے حصے برابر ہوتے ہیں اور امام محمدؒ کی تقسیم پر جمہور علماء کا اتفاق ہے۔ اس لیے اسی کے مطابق اس درجے میں بھی ترکہ کی تقسیم بتائی گئی ہے۔

درجہ اول کے ذوی الارحام میں تقسیم کے جو اصول بیان کیے گئے ہیں وہی یہاں بھی استعمال ہوں گے۔

بھائی بہنوں کی اولاد کی تعداد کا خیال رکھتے ہوئے پہلے بھائی بہنوں میں ترکہ اس طرح تقسیم ہوگا جیسے ان کی موجودگی میں ہوتا۔ پھر ہر ایک کا حصہ اس کی اولاد میں حسب قاعدہ نمبر ۵ منتقل ہو جائے گا۔ بعض اوقات اس درجے میں خصوصی صورت یہ ہو سکتی ہے کہ صرف بہنوں کی اولاد ہوں اور ان میں رَد کی ضرورت پیش آئے تو ایسی صورت میں رد بھی کرنا ہوگا۔ پھر حصے ان کی اولاد میں منتقل ہوں گے۔

جیسا شروع میں بتایا گیا ہے اس درجے کے ذوی الارحام بھانجے، بھانجی، بھتیجی پھر ان کی اولاد اور بھتیجے کی بیٹیاں پوتیاں وغیرہ آتی ہیں۔ تقدم کے لحاظ سے ان کی ترتیب اس طرح ہوگی۔

(۱) سب سے پہلے تینوں قسم کی بھتیجیاں، تینوں قسم کے بھانجے، تینوں قسم کی بھانجیاں، اور اخیافی بھائی کا بیٹا کل دس وارث حقدار ہوتے ہیں۔ اگر ان میں سگے بھائی کی بیٹی یا بیٹیاں یعنی سگی بھتیجی ہو تو علاتی بھتیجی محروم ہوں گی کیونکہ سگے بھائی کی موجودگی میں علاتی بھائی محجوب ہوتا ہے۔

ترکہ تقسیم کرنے کے لیے بھائی بہنوں کی اولاد کی تعداد کا خیال رکھتے ہوئے جو بھائی کی طرف کا حصہ ہے اس کی بیٹیوں کو اور جو بہن کی طرف کا حصہ ہے اس کو اس کے بیٹے اور بیٹی میں مرد و عورت کے لحاظ سے تقسیم کر دیا جائے گا۔ لیکن اخیافی بھائی بہنوں کی اولاد میں برابر ہی رہے گا۔ جیسا کہ ذوی الفروض میں ہوتا ہے۔

مثال نمبر ۱:۔ کسی میت کے وارثوں میں ۳ بھتیجیاں، ۲ بھانجے، ۲ بھانجیاں تھیں ترکہ تقسیم کرو۔

حل:۔ ان موجودہ وارثوں کی جنس کا لحاظ نہ ہوگا بلکہ بھائی کی طرف تین دہرے حصے اور بہن کی طرف ۴ اکہرے حصے کیے جائیں گے۔ اس طرح کل ترکہ کے ۱۰ حصے ہوں گے۔

میت
بھائی — بہن
بھتیجی بھتیجی بھتیجی — بھانجہ بھانجہ بھانجی بھانجی

بھتیجیوں کا حصہ $= \frac{6}{10} = \frac{3}{5}$ اور ہر ایک کا $\frac{3}{5} \times \frac{1}{3} = \frac{1}{5}$

بھانجے اور بھانجیوں کے حصے $= \frac{4}{10} = \frac{2}{5}$ اور ان کے حصوں کی نسبت $= ۲ : ۲ : ۱ : ۱$ مجموعہ ۶

∴ ہر بھانجے کا حصہ $= \frac{2}{5} \times \frac{2}{6} = \frac{2}{15}$ اور ہر بھانجی کا حصہ $= \frac{2}{5} \times \frac{1}{6} = \frac{1}{15}$

∴ کل نسبتیں $= \frac{1}{5} : \frac{1}{5} : \frac{1}{5} : \frac{2}{15} : \frac{2}{15} : \frac{1}{15} : \frac{1}{15}$

اور سہام $= ۳ : ۳ : ۳ : ۲ : ۲ : ۱ : ۱$۔ مجموعہ $= ۱۵$

(۲) جب ان دس ذوی الارحام میں سے کوئی نہ ہو تو ان کی اولاد جو عصبہ نہ ہوں ترکہ پانے کی مستحق ہوتی ہیں۔ ان کی تعداد کل ۲۲ ہوتی ہے۔

۱ تا ۶ ـ تینوں قسم کی بھتیجیوں کے بیٹے بیٹی، ۷ تا ۹ تینوں قسم کے بھتیجوں کی بیٹیاں ۱۰۔ اخیافی بھتیجہ کا بیٹا ۱۱ تا ۱۶ تینوں قسم کے بھانجوں کے بیٹے بیٹی، ۱۷ تا ۲۲ تینوں قسم کی بھانجی کے بیٹے بیٹی۔

ان میں اگر عصبہ کی اولاد موجود ہو تو ذوی الارحام کی اولاد محجوب ہوگی۔ اور سگے بھتیجے کی بیٹی ہو تو علاتی بھتیجے کی بیٹی محجوب ہوگی ۔حصے نکالنے میں وہی سب قاعدے استعمال ہوں گے جو نمبر (۱) میں استعمال ہوئے ہیں ۔

مثال نمبر ۲:۔ رحیم کے انتقال کے وقت اس کے سگے بھتیجے کی بیٹی فاطمہ، علاتی بھتیجے کی بیٹی جمیلہ، اخیافی بھتیجے کا بیٹا عمر، حقیقی بھتیجی کا بیٹا مسعود اور حقیقی بھانجی کی بیٹی عارفہ موجود تھے ۔ ان میں ترکہ کس طرح تقسیم ہوگا ۔

حل:۔ یہاں فاطمہ اور جمیلہ عصبہ کی اولاد ہیں۔ اور بقیہ ذوی الارحام کی اولاد ہیں اس لیے فاطمہ اور جمیلہ کے سامنے باقی سب محجوب ہوں گے ۔لیکن فاطمہ سگے بھتیجے کی بیٹی ہے اور جمیلہ سوتیلے بھتیجے کی، اس لیے جمیلہ بھی محجوب ہوگی۔ کل ترکہ فاطمہ کو مل جائے گا ۔

مثال نمبر ۳:۔ ساجدہ کی وفات کے وقت اس کی سگی بھتیجی کی ۲ بیٹیاں اور ایک بیٹا اور سگے بھانجے کی ۳ بیٹیاں اور ۲ بیٹے موجود تھے ۔ترکہ تقسیم کرو۔

حل:۔ بھتیجی کی اولاد بھائی سے تعلق رکھتی ہے اور بھانجی کی اولاد بہن سے

∴ موجودہ وارثوں کی جنس کا لحاظ نہیں ہوگا بلکہ بھائی کی طرف ۳ دوہرے حصے اور بہن کی طرف ۵ اکہرے حصے رکھے جائیں گے ۔اس طرح کل ترکہ ۱۱ حصوں میں تقسیم ہوگا ۔

پھر ہر طرف کا مرد و عورت کے لحاظ سے اس طرح تقسیم ہوگا۔

بھتیجی کی ۲ بیٹیوں اور ۱ بیٹے کے حصوں کی نسبت = ۱ : ۱ : ۲۔ مجموعہ = ۴

کل ترکہ میں ان سب کا حصہ = $\frac{6}{11}$ ∴ ہر بیٹی کا حصہ = $\frac{6}{11} \times \frac{1}{4} = \frac{3}{22}$

اور بیٹے کا حصہ = $\frac{6}{11} \times \frac{2}{4} = \frac{3}{11}$

اسی طرح بھانجے کی ۳ بیٹیاں اور ۲ بیٹوں کے حصوں کی نسبت = ۱ : ۱ : ۱ : ۲ : ۲۔ مجموعہ = ۷

کل ترکہ میں ان سب کا حصہ = $\frac{5}{11}$ ∴ ہر بیٹی کا حصہ = $\frac{5}{11} \times \frac{1}{7} = \frac{5}{77}$

اور ہر بیٹے کا حصہ = $\frac{5}{11} \times \frac{2}{7} = \frac{10}{77}$

∴ کل نسبتیں = $\frac{۳}{۴۴}$: $\frac{۳}{۲۲}$: $\frac{۳}{۱۱}$: $\frac{۵}{۴۴}$: $\frac{۵}{۴۴}$: $\frac{۵}{۴۴}$: $\frac{۱۰}{۴۴}$: $\frac{۱۰}{۴۴}$

اور سہام = ۱۲ : ۱۲ : ۲۴ : ۱۰ : ۱۰ : ۱۰ : ۲۰ : ۲۰ - مجموعہ = ۱۵۴

مثال نمبر ۴:۔ شاکر کے انتقال کے وقت اس کی حقیقی اور علاتی بھتیجی تینوں قسم کے بھانجے، بھانجی اور اخیافی بھتیجی موجود تھے۔ ترکہ کس طرح تقسیم ہوگا۔

حل:۔ اس سوال کا نقشہ اس طرح بنتا ہے۔

اخیافی بھائی	اخیافی بہن	حقیقی بھائی	حقیقی بہن	علاتی بھائی	علاتی بہن
بیٹی	بیٹا بیٹی	بیٹی	بیٹا بیٹی	بیٹی	بیٹا بیٹی

یہاں سب سے پہلے ترکہ بھائی بہنوں میں تقسیم ہوگا۔ پھر ان کی اولاد پر منتقل ہوگا۔

اخیافی بھائی بہن ذوی الفروض ہیں اس لیے ان کو $\frac{۱}{۳}$ حصہ ملے گا۔

باقی $\frac{۲}{۳}$ سگے بھائی بہن میں تقسیم ہوگا اور ان کی موجودگی میں سوتیلے بھائی بہن محجوب ہوں گے

اخیافی بھتیجی۔ اخیافی بھانجہ اور اخیافی بھانجی کو $\frac{۱}{۳}$ میں سے برابر برابر ملے گا۔

∴ ہر ایک کا حصہ = $\frac{۱}{۳} \times \frac{۱}{۳} = \frac{۱}{۹}$

پھر سگے بھائی کی ایک بیٹی ہے اور سگی بہن کے ایک بیٹا ایک بیٹی ہے۔

∴ $\frac{۲}{۳}$ میں سے ایک دوہرا حصہ بھائی کا اور دو اکہرے حصے بہن کے ہوئے

یعنی دونوں کی طرف برابر برابر حصے جائیں گے

∴ حقیقی بھتیجی کا حصہ = $\frac{۲}{۳} \times \frac{۱}{۲} = \frac{۱}{۳}$ اور حقیقی بھانجے بھانجی کا مجموعی حصہ = $\frac{۱}{۳}$

اب حقیقی بھانجے اور بھانجی میں ۲ : ۱ کے حساب سے تقسیم ہوگی

∴ بھانجے کا حصہ = $\frac{۱}{۳} \times \frac{۲}{۳} = \frac{۲}{۹}$ اور بھانجی کا حصہ = $\frac{۱}{۳} \times \frac{۱}{۳} = \frac{۱}{۹}$

∴ کل نسبتیں = اخیافی بھتیجی، اخیافی بھانجہ، اخیافی بھانجی، حقیقی بھتیجی، حقیقی بھانجہ، حقیقی بھانجی

$\frac{۱}{۹}$: $\frac{۱}{۹}$: $\frac{۱}{۹}$: $\frac{۱}{۳}$: $\frac{۲}{۹}$: $\frac{۱}{۹}$

اور سہام = ۱ : ۱ : ۱ : ۳ : ۲ : ۱۔ مجموعہ = ۹

مثال نمبر ۵:۔ اخیافی بہن کے تین بیٹے دو بھتیجیوں اور حقیقی بہن کے دو بیٹوں اور تین بیٹیوں میں ترکہ تقسیم کرو:۔

اخیافی بہن　　　　حقیقی بہن

بیٹا بیٹا بیٹی بیٹی　بیٹا بیٹا بیٹی بیٹی بیٹی

حقیقی بہن کی کئی اولاد ہیں اس لیے اس کو کئی بہنیں تصور کر کے $\frac{۲}{۳}$ حصہ دیں گے اسی طرح اخیافی بہن کو ایک سے زیادہ سمجھ کر $\frac{۱}{۳}$ حصہ دیں گے۔ اور پورا ترکہ بٹ جائے گا۔

اخیافی بہن کی ۵ اولاد میں ہر ایک کو $\frac{۱}{۳}$ میں سے برابر برابر تقسیم ہو کر $\frac{۱}{۱۵}$ ملے گا۔

حقیقی بہن کی ۵ اولاد میں ترکہ کا $\frac{۲}{۳}$ حصہ ۲ : ۲ : ۱ : ۱ : ۱ کے حساب سے تقسیم ہوگا۔

∴ ہر بیٹے کا حصہ = $\frac{۲}{۳} \times \frac{۲}{۷} = \frac{۴}{۲۱}$ اور ہر بیٹی کا حصہ = $\frac{۲}{۳} \times \frac{۱}{۷} = \frac{۲}{۲۱}$

∴ کل نسبتیں = $\frac{۱}{۱۵} : \frac{۱}{۱۵} : \frac{۱}{۱۵} : \frac{۱}{۱۵} : \frac{۱}{۱۵} : \frac{۴}{۲۱} : \frac{۴}{۲۱} : \frac{۲}{۲۱} : \frac{۲}{۲۱} : \frac{۲}{۲۱}$

اور سہام = ۷ : ۷ : ۷ : ۷ : ۷ : ۲۰ : ۲۰ : ۱۰ : ۱۰ : ۱۰ ۔ مجموعہ = ۱۰۵

مثال نمبر ۶ :- نسیم کی وفات پر اس کی اخیافی بھانجی شمسہ، علاتی بھانجہ مقبول اور علاتی بھانجی صالحہ تھی ترکہ تقسیم کرو۔

نسیم

اخیافی بہن　　علاتی بہن

بیٹی (شمسہ)　　مقبول　　صالحہ

حل :- پہلے ترکہ اخیافی بہن اور علاتی بہن میں تقسیم ہوگا اخیافی بہن کی ایک بیٹی ہے اس لیے اس کی طرف $\frac{۱}{۶}$ حصہ آئے گا۔

علاتی بہن کی دو اولاد ہیں اس لیے اس کی طرف دو بہنوں کا $\frac{۲}{۳}$ حصہ آئے گا۔

لیکن $\frac{۱}{۶} + \frac{۲}{۳} = \frac{۱+۴}{۶} = \frac{۵}{۶}$ یعنی $\frac{۱}{۶}$ حصہ بچ رہتا ہے۔ اس لیے رد کی ضرورت ہوگی۔

دونوں نسبتیں = $\frac{۱}{۶} : \frac{۲}{۳}$ یا ۱ : ۴ مجموعہ = ۵ ∴ اخیافی بہن کا حصہ = $\frac{۱}{۵}$ اور علاتی کا حصہ = $\frac{۴}{۵}$

اب اخیافی بہن کا $\frac{۱}{۵}$ منتقل ہو کر شمسہ کو ملے گا اور علاتی بہن کا $\frac{۴}{۵}$ حصہ ۲ : ۱ میں تقسیم ہوگا۔

∴ مقبول کا حصہ = $\frac{۲}{۳} \times \frac{۴}{۵} = \frac{۸}{۱۵}$ اور صالحہ کا حصہ = $\frac{۱}{۳} \times \frac{۴}{۵} = \frac{۴}{۱۵}$

∴ کل نسبتیں = $\frac{۱}{۵} : \frac{۸}{۱۵} : \frac{۴}{۱۵}$ اور سہام = ۳ : ۸ : ۴ مجموعہ = ۱۵

مثال نمبر ۷ :- مندرجہ ذیل رشتہ داروں میں ترکہ تقسیم کرو:-

۱- اخیافی بھتیجے کی بیٹی، ۲- اخیافی بھانجی کا بیٹا، ۳- علاتی بھتیجی کا بیٹا۔

۴- علاتی بھتیجی کی بیٹی ۵- علاتی بھانجی کا بیٹا ۶- علاتی بھانجے کا بیٹا۔

۷۔ علاتی بھانجے کی بیٹی

اخیافی بھائی	اخیافی بہن	علاتی بھائی	علاتی بہن	
بیٹا	بیٹی	بیٹی	بیٹی	بیٹا
بیٹی	بیٹا	بیٹا بیٹی	بیٹا	بیٹا بیٹی

حل:۔ سب سے پہلے اخیافی اور علاتی بھائی بہنوں میں ترکہ تقسیم ہوگا۔

∴ اخیافی بھائی بہن کو $\frac{۱}{۳}$ ملے گا اور علاتی بھائی بہن کو بطور عصبہ باقی $\frac{۲}{۳}$ مرد و عورت کے لحاظ سے دیا جائے گا۔

لیکن بھائی کی طرف ۲۔ اولاد کا دوہرا حصہ ۴۔ اور بہن کی طرف ۳۔ اولاد کا اکہرا حصہ ۳ رکھا جائے گا۔

یعنی $\frac{۲}{۳}$ کے کل ۷ حصے ہوں گے، ۴ بھائی کی طرف، ۳ بہن کی طرف پھر یہ حصے ہر ایک کی اولاد میں مرد و عورت کے لحاظ سے تقسیم ہوں گے۔

علاتی بھائی کا حصہ $= \frac{۲}{۳} \times \frac{۴}{۷} = \frac{۸}{۲۱}$ اور اس کو ۲ : ۱ میں تقسیم کریں گے۔

∴ بیٹے کا حصہ $= \frac{۸}{۲۱} \times \frac{۲}{۳} = \frac{۱۶}{۶۳}$ اور بیٹی کا حصہ $= \frac{۸}{۲۱} \times \frac{۱}{۳} = \frac{۸}{۶۳}$

علاتی بہن کا حصہ $= \frac{۲}{۳} \times \frac{۳}{۷} = \frac{۲}{۷}$ اور اس کو بہن کے بیٹے بیٹی میں تقسیم کریں گے۔

لیکن بہن کی بیٹی کی طرف ایک بیٹا ہے اس کا ایک اکہرا حصہ لگے گا

اور بیٹے کی طرف دو اولادیں اس لیے دو دوہرے حصے لگیں گے۔

یعنی کل ۵ حصے ہوں گے جس میں سے ایک بیٹی کی طرف اور ۴ بیٹے کی طرف جائے گا۔

∴ علاتی بہن کی بیٹی کا حصہ $= \frac{۲}{۷} \times \frac{۱}{۵} = \frac{۲}{۳۵}$ یہی منتقل ہو کر اس کے بیٹے کو مل جائے گا اور علاتی بہن کے بیٹے کا حصہ $= \frac{۲}{۷} \times \frac{۴}{۵} = \frac{۸}{۳۵}$ یہ اس کی اولاد میں ۲:۱ سے تقسیم ہوگا۔

∴ علاتی بھانجے کے بیٹے کا حصہ $= \frac{۸}{۳۵} \times \frac{۲}{۳} = \frac{۱۶}{۱۰۵}$ اور بیٹی کا حصہ $= \frac{۸}{۳۵} \times \frac{۱}{۳} = \frac{۸}{۱۰۵}$

اور اخیافی بھائی بہن کی اولاد میں $\frac{۱}{۳}$ حصہ برابر تقسیم ہو کر ہر ایک کو $\frac{۱}{۳} \times \frac{۱}{۲} = \frac{۱}{۶}$ ملے گا

نسبتیں $= \frac{۱}{۶} : \frac{۱}{۶} : \frac{۱۶}{۶۳} : \frac{۸}{۶۳} : \frac{۲}{۳۵} : \frac{۱۶}{۱۰۵} : \frac{۸}{۱۰۵}$ (ذو اضعاف اقل = ۶۳۰)

∴ سہام = ۱۰۵ : ۱۰۵ : ۱۲۰ : ۸۰ : ۳۶ : ۹۶ : ۴۸ مجموعہ = ۶۳۰

میت

اخیافی بہن	سگی بہن	علاتی بہن	علاتی بھائی
بیٹا	بیٹی	بیٹا	بیٹی
زاہدہ	انوری	سروری	حفیظ

مثال نمبر ۸ :- سامنے دیئے ہوئے نقشے میں زاہدہ، انوری، سروری اور حفیظ میں ترکہ تقسیم کرو۔

حل :- یہاں انوری اور سروری کو میت سے دو طرف سے رشتہ ہے اس لیے ان کو دونوں طرف کے حصے ملیں گے سب سے پہلے جنس کا اختلاف پہلی ہی پشت میں ہے اس لیے قاعدہ ۵ اور ۶ کے لحاظ سے وارثوں کی تعداد اس طرح مقرر ہوگی۔
ایک اخیافی بہن دو سگی بہنیں، دو علاتی بہنیں ایک علاتی بھائی۔
لہٰذا اخیافی بہن کا حصہ = $\frac{1}{6}$ دو سگی بہنوں کا حصہ = $\frac{2}{3}$ اور بقیہ علاتی بہنوں اور بھائی کا حصہ = $\frac{1}{6}$ اخیافی بہن کا $\frac{1}{6}$ حصہ منتقل ہو کر زاہدہ کو مل جائے گا
دو علاتی بہنوں اور ایک علاتی بھائی میں ترکہ ۱ : ۱ : ۲ میں تقسیم ہوگا یعنی ہر بہن کو $\frac{1}{6} \times \frac{1}{4} = \frac{1}{24}$
اور بھائی کو $\frac{1}{6} \times \frac{2}{4} = \frac{1}{12}$ ملے گا اور یہی $\frac{1}{12}$ منتقل ہو کر حفیظ کو مل جائے گا۔
سگی بہن کا $\frac{2}{3}$ حصہ منتقل ہو کر انوری اور سروری میں برابر تقسیم ہوگا اور ہر ایک کو $\frac{1}{3}$ ملیگا
اور دو علاتی بہنوں کا حصہ منتقل ہو کر انہیں انوری اور سروری کو ملے گا اس طرح ہر ایک کو $\frac{1}{24}$ اور ملے گا۔

∴ انوری کا کل حصہ = $\frac{1}{3} + \frac{1}{24} = \frac{9}{24} = \frac{3}{8}$

اسی طرح سروری کا حصہ = $\frac{9}{24} = \frac{3}{8}$

∴ نسبتیں = $\frac{1}{6} : \frac{3}{8} : \frac{3}{8} : \frac{1}{12}$ اور سہام = ۴ : ۹ : ۹ : ۲ مجموعہ = ۲۴

(۳) ان ۲۲ رشتہ داروں کے بعد جو ترکہ کے حقدار ہوتے ہیں وہ درج ذیل ہیں۔
بھتیجے بھتیجی کے وہ پوتے پوتی جو عصبہ نہ ہوں اور بھانجے بھانجی کے پوتے پوتی، جب پہلی اور دوسری پشت والے کوئی نہ ہوں تو ان کو ترکہ ملے گا۔ تقسیم کے تمام قاعدے جو پہلے بیان ہوئے اور جن کو متعدد مثالوں سے واضح بھی کر دیا گیا ہے۔ یہاں بھی استعمال

کیے جائیں گے۔ لیکن عام طور سے اتنے دور کے ذوی الارحام موجود نہیں ہوتے اس لیے ان کی مثالیں نہیں دی جارہی ہیں۔

(۴) اسی پشت میں بھتیجے بھتیجی کے نواسے اور نواسیاں اور بھانجے بھانجی کے نواسے نواسیاں بھی ذوی الارحام ہوسکتے ہیں۔ لیکن ان کو ترکہ اس وقت ملے گا جب نمبر ۱ سے ۳ تک کوئی موجود نہ ہو، قاعدے سب وہی استعمال ہوں گے جو اوپر نمبر ۲ میں سات مثالوں سے واضح کر دیئے گئے ہیں۔ اس جگہ مزید مثالیں نہیں دی جارہی ہیں کیونکہ بھتیجوں وغیرہ کے پوتے پوتیوں کی طرح نواسے نواسی بھی کس کے موجود ہوتے ہیں۔

درجہ چہارم کے ذوی الارحام میں ترکہ کی تقسیم

اس درجہ میں میت کی پھوپھیاں، خالہ، ماموں، اخیافی چچا اور ان کی اولاد شامل ہیں نیز حقیقی وعلاتی چچا کی بیٹیاں پوتیاں وغیرہ اور میت کے باپ اور ماں کی پھوپھی خالہ، ماموں، اخیافی چچا اور ان کی اولاد شامل ہیں۔ رشتہ کی قربت کے لحاظ سے ترتیب یہ ہو گی:۔

(۱) باپ کی طرف:۔ سگی پھوپھی، علاتی پھوپھی، اخیافی پھوپھی اور اخیافی چچا۔
ماں کی طرف کے:۔ سگے ماموں وخالہ علاتی ماموں وخالہ، اخیافی ماموں وخالہ۔

اگر درجہ اول دوم اور سوم کے ذوی الارحام نہ ہوں تو درجہ چہارم والوں میں سب سے پہلے یہ لوگ وارث ہوتے ہیں۔ لیکن ترکہ باپ کی طرف والوں کو $\frac{2}{3}$ میں سے اور ماں کی طرف والوں کو $\frac{1}{3}$ میں سے تقسیم ہوگا۔ لیکن ہر طرف کے مرد وعورت میں ترکہ تقسیم کرنے کے وہی قاعدے استعمال کیے جائیں گے جو درجہ اول کے سلسلہ میں مثال (ب) (ج) (د) اور (ہ) میں استعمال ہوئے البتہ یہاں یہ خیال رکھنا چاہیے کہ حقیقی کے سامنے علاتی واخیافی اور علاتی کے سامنے اخیافی محجوب ہوں گے۔ نیز یہ کہ باپ کی طرف والے ماں کی طرف والوں کو یا ماں کی طرف والے باپ کی طرف والوں کو محروم نہ کر سکیں گے۔

مثال نمبر ۱:۔ کسی میت کے دو سگے ماموں ایک سگی خالہ ایک علاتی پھوپھی ایک اخیافی ماموں اور ایک اخیافی چچا ہوں تو ترکہ کس طرح تقسیم ہوگا۔

حل:۔ باپ کی طرف کے دو رشتہ دار علاتی پھوپھی اور اخیافی چچا میں سے علاتی پھوپھی کو ترکہ ملے گا اور اخیافی چچا محجوب ہوگا۔

میت

باپ			ماں			
علاتی بہن	اخیافی بھائی	بھائی	بھائی	بہن	اخیافی بھائی	
(علاتی پھوپھی)	(اخیافی چچا)	(سگے ماموں)	(سگے ماموں)	(سگی خالہ)	(اخیافی ماموں)	

ماں کی طرف سگے ماموں اور سگی خالہ کو ترکہ ملے گا اخیافی ماموں محجوب ہوگا۔

باپ کی طرف والوں کا حصہ = $\frac{۲}{۳}$ اور اس طرف صرف علاتی پھوپھی وارث ہے اس کو $\frac{۲}{۳}$ مل جائے گا۔

ماں کی طرف والوں کا حصہ = $\frac{۱}{۳}$

اور ۲ ماموں، ایک خالہ کے حصوں کی نسبتیں = ۲ : ۲ : ۱۔ مجموعہ = ۵

∴ ہر حقیقی ماموں کا حصہ = $\frac{۱}{۳} \times \frac{۲}{۵} = \frac{۲}{۱۵}$ اور سگی خالہ کا حصہ = $\frac{۱}{۳} \times \frac{۱}{۵} = \frac{۱}{۱۵}$

∴ کل نسبتیں = علاتی پھوپھی سگے ماموں سگے ماموں سگی خالہ

$\frac{۲}{۳}$: $\frac{۲}{۱۵}$: $\frac{۲}{۱۵}$: $\frac{۱}{۱۵}$

∴ سہام ۱۰ : ۲ : ۲ : ۱۔ مجموعہ = ۱۵

(۲) باپ کی طرف کے :- (ا) حقیقی چچا کی بیٹیاں (ب) حقیقی پھوپھی کی اولاد (ج) علاتی چچا کی بیٹیاں (د) علاتی پھوپھی کے بیٹی بیٹے (ہ) اخیافی چچا و پھوپھی کے بیٹے بیٹی

ماں کی طرف کے :- (ا) حقیقی ماموں اور خالہ کے بیٹے بیٹی (ب) علاتی ماموں اور خالہ کے بیٹے بیٹی (ج) اخیافی ماموں اور خالہ کے بیٹے بیٹی۔ (د) پھر اسی ترتیب سے سگے ماموں وخالہ کے پوتے پوتی نواسے نواسی (ہ) علاتی ماموں وخالہ کے پوتے، پوتی، نواسے، نواسی اور (د) اخیافی ماموں وخالہ کے پوتے، پوتی، نواسے، نواسی وغیرہ نیچے کی پشتوں تک۔

ان لوگوں کو ترکہ اس وقت ملے گا جب نمبر۱ والے یعنی پھوپھی، ماموں، خالہ وغیرہ نہ ہوں اور قاعدہ یہ ہوگا۔

(ا) اگر صرف باپ کی طرف کے ذوی الارحام ہوں تو نمبر ۲ میں دیئے ہوئے باپ کی طرف کے ذوی الارحام سلسلہ وار مستحق ہوں گے یعنی حقیقی چچا کی بیٹیاں سب پر مقدم ہوں گی وہ نہ ہوں تو (ب) والے ترکہ پائیں گے وہ بھی نہ ہوں تو (ج) والے وہ نہ ہوں تو (د) والے اور وہ نہ ہوں تو (ہ) والے ترکہ پائیں گے۔ مرد وعورت دونوں ہوں تو مرد کو دوہرا، عورت کو اکہرا حصہ دیں گے اور یہ دوہرے اکہرے حصے

درجہ اول والوں کی طرح موجودہ افراد کی تعداد کے لحاظ سے رکھیں گے (دیکھیے درجہ اول کی مثال ب تا ہ)

(ب) اگر صرف ماں کی طرف کے ہوں تب بھی اسی طرح سب سے پہلے (ا) والوں کو ترکہ ملے گا وہ نہ ہوں تو (ب) والوں کو دوہرا اکہرا ملے گا اور وہ بھی نہ ہوں تو (ج) والوں کو برابر برابر ملے گا کیونکہ یہ اخیافی ہیں، اسی طرح یہ بھی نہ ہوں تو (د) (ہ) اور (و) والے بالترتیب ترکہ کے مستحق ہوں گے۔

لیکن اگر ایک ہی قسم کے سگے یا سوتیلے ماموں اور خالہ کی اولادیں ہوں تو ماموں کی اولاد کو دو تہائی میں سے اور خالہ کی اولاد کو ایک تہائی میں سے جنس کے لحاظ سے تقسیم کیا جائے گا۔ اخیافی ہوں تو برابر حصے ہوں گے۔

(ج) اگر باپ اور ماں دونوں کی طرف کے ہوں تو بمطابق قاعدہ (ا) باپ کی طرف والوں کو دو تہائی میں سے اور ماں کی طرف والوں کو بمطابق قاعدہ (ب) ایک تہائی میں سے تقسیم کر دیا جائے گا۔

مثال:۔ جلال کی وفات پر اس کا پھوپھی زاد بھائی اکبر، دو پھوپھی زاد بہنیں عقیلہ و شکیلہ، دو ماموں زاد بھائی حبیب و سعید، ایک خالہ زاد بھائی ہاشم اور ایک خالہ زاد بہن رقیہ تھے۔ ترکہ تقسیم کرو۔

حل:۔ اس سوال میں باپ کی طرف کے ۳ ذوی الارحام اکبر، عقیلہ اور شکیلہ ہیں۔ ان کو $\frac{2}{3}$ میں سے ۲ : ۱ : ۱ کے حساب سے ملے گا یعنی ۴ حصوں میں سے تقسیم ہوگا۔

∴ اکبر کا حصہ = $\frac{2}{3} \times \frac{2}{4} = \frac{1}{3}$ ، عقیلہ کا حصہ = $\frac{2}{3} \times \frac{1}{4} = \frac{1}{6}$ اور شکیلہ کا حصہ = $\frac{1}{6}$

ماں کی طرف ۴ رشتہ دار ہیں ان کو $\frac{1}{3}$ میں سے تقسیم ہوگا لیکن ماموں کی اولاد کو دو تہائی میں سے اور خالہ کی اولاد کو ایک تہائی میں سے دیا جائے گا۔

کل ترکہ = $\frac{1}{3}$ ∴ ماموں کی طرف $\frac{1}{3} \times \frac{2}{3} = \frac{2}{9}$ حصہ حبیب و سعید کو برابر برابر ملے گا۔

∴ ہر ایک کا الگ حصہ = $\frac{2}{9} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{9}$

خالہ کی طرف $\frac{1}{3} \times \frac{1}{3} = \frac{1}{9}$ ہاشم اور رقیہ میں ۲ : ۱ کے حساب سے تقسیم ہوگا۔

∴ ہاشم کا حصہ = ۱/۹ × ۲/۳ = ۲/۲۷ اور رقیہ کا حصہ = ۱/۹ × ۱/۳ = ۱/۲۷

∴ کل نسبتیں = ۱/۳ : ۱/۶ : ۱/۶ : ۱/۹ : ۱/۹ : ۲/۲۷ : ۱/۲۷ (ذو اضعاف اقل ۵۴)

∴ سہام = ۱۸ : ۹ : ۹ : ۶ : ۶ : ۴ : ۲ ۔ مجموعہ ۵۴

(۳) باپ کی طرف سے :- باپ کی تینوں قسم کی پھوپھیاں اور اخیافی چچا، باپ کے تینوں قسم کے ماموں و خالہ۔

ماں کی طرف سے :- ماں کی تینوں قسم کی پھوپھیاں اور اخیافی چچا، ماں کے تینوں قسم کے ماموں و خالہ۔

جب درجہ چہارم کے ذوی الارحام میں سے نمبر (۱) اور (۲) والے کوئی نہ ہوں تو یہ وارث ہوتے ہیں۔ باپ کی طرف ۲/۳ اور ماں کی طرف ۱/۳ حسب سابق ملتا ہے۔ نیز حقیقی کے سامنے علاتی و اخیافی اور علاتی کے سامنے اخیافی محروم ہوتے ہیں۔

مثال: مندرجہ ذیل ذوی الارحام میں ترکہ تقسیم کرو :- باپ کی ۳ علاتی پھوپھیاں، باپ کے اخیافی چچا، باپ کی اخیافی پھوپھی، ماں کے ۲ سگے ماموں اور ۳ سگی خالہ۔

حل :- باپ کی طرف والوں کو ۲/۳ ملے گا۔ لیکن علاتی پھوپھی کے سامنے اخیافی چچا و پھوپھی محجوب ہوں گے۔

∴ ہر علاتی پھوپھی کا حصہ = ۲/۳ × ۱/۳ = ۲/۹

پھر ماں کی طرف والوں کا حصہ = ۱/۳ اور سب کے حصوں کی نسبتیں = ۲ : ۲ : ۱ : ۱ : ۱ مجموعہ ۷

∴ ہر ماموں کا حصہ = ۱/۳ × ۲/۷ = ۲/۲۱ اور ہر خالہ کا حصہ = ۱/۳ × ۱/۷ = ۱/۲۱

باپ کی علاتی پھوپھیاں ماں کے ماموں ماں کی خالائیں۔

∴ کل نسبتیں = ۲/۹ : ۲/۹ : ۲/۹ : ۲/۲۱ : ۲/۲۱ : ۱/۲۱ : ۱/۲۱ : ۱/۲۱ (ذو اضعاف اقل ۶۳)

∴ سہام = ۱۴ : ۱۴ : ۱۴ : ۶ : ۶ : ۳ : ۳ : ۳ مجموعہ ۶۳

(۴) ان تین قسم کے رشتہ داروں میں سے کوئی بھی نہ ہو تو باپ اور ماں کی پھوپھی، خالہ اور ماموں کی اولاد کو اسی طریقہ سے ترکہ دیا جائے گا جیسا درجہ چہارم کے نمبر ۲ میں بتایا گیا ہے۔

(۵) ان سب کے بعد میت کے دادا کی پھوپھی خالہ ماموں اور نانی کی پھوپھی خالہ ماموں وغیرہ کو میراث ملے گی۔ لیکن اتنے دور کے ذوی الارحام شاذ و نادر ہی ملتے ہیں۔ اس لیے نمبر ۴ اور ۵ کے لیے مثالیں دینا غیر ضروری ہے۔ قاعدے وہی ہوں گے جو اوپر بیان ہوئے۔ لیکن مختلف درجات کے ذوی الارحام میں جو ان سے پہلے بیان ہوئے ہیں ترکہ کی تقسیم کی چند مثالیں اوردی جارہی ہیں تاکہ بات اچھی طرح سمجھ میں آجائے۔

مزید حل شدہ مثالیں

مثال نمبر ۱۔ نواسے کی بیٹی نواسے کا بیٹا، بھتیجی اور بھانجی میں ترکہ تقسیم کرو۔

حل:۔ پہلے دو درجہ اول کے ذوی الارحام ہیں، اور بھتیجی و بھانجی درجہ سوم کے، اس لیے پہلے دونوں کو ترکہ ملے گا، دوسرے دونوں محروم ہوں گے۔ پہلے دو میں دونوں نواسے کی اولاد ہیں اس لیے بیٹی کو ایک اور بیٹے کو دو حصے ملیں گے۔ مجموعہ سہام ۳۔

مثال نمبر ۲:۔ ماں کے دادا، ماں کی دادی اور دادی کے باپ میں ترکہ کس طرح تقسیم ہوگا۔

حل:۔ تینوں ایک ہی درجے کے ذوی الارحام ہیں اس لیے سب کو حصہ ملے گا۔ اس میں آخری باپ کی طرف کے ہیں اور پہلے دو ماں کی طرف کے۔ اس لیے دادی کے باپ کو $\frac{2}{3}$ اور ماں کی طرف والوں کو $\frac{1}{3}$ میں سے دوہرا، اکہرا حصہ ملے گا۔

یعنی ماں کے دادا کو $\frac{1}{3} \times \frac{2}{3} = \frac{2}{9}$ اور ماں کی دادی کو $\frac{1}{3} \times \frac{1}{3} = \frac{1}{9}$ ملے گا۔

∴ سوال کی ترتیب سے نسبتیں $= \frac{2}{9} : \frac{1}{9} : \frac{2}{3}$ اور سہام $= 2 : 1 : 6$۔ مجموعہ $= 9$

مثال نمبر ۳:۔ ۵ بھتیجیوں ۳ بھانجوں اور ۴ بھانجیوں میں ترکہ تقسیم کرو۔

حل:۔ بھتیجیاں بھائی کی اولاد ہیں اور بھانجے بھانجی بہن کی اولاد ہیں۔ اس لیے ۵ بھتیجیوں کے دوہرے حصے یعنی دس حصے اور سات بھانجے بھانجیوں کے اکہرے حصے یعنی سات ہوئے۔ کل ملا کر ۱۷ حصے ہوئے۔ بھتیجیوں کو $\frac{10}{17}$ اور بھانجے بھانجیوں کو $\frac{7}{17}$ ملے گا۔ ۳ بھانجے اور ۴ بھانجیوں کے حصوں کی نسبتیں $= 2:2:2:1:1:1:1$ یعنی مجموعہ ۱۰ ہوا۔

∴ ہر بھانجہ کا حصہ = $\frac{۷}{۱۷} \times \frac{۲}{۱۰} = \frac{۷}{۸۵}$

اور ہر بھانجی کا حصہ = $\frac{۷}{۱۷} \times \frac{۱}{۱۰} = \frac{۷}{۱۷۰}$

۵ بھتیجیوں میں سے ہر ایک کا حصہ = $\frac{۱۰}{۱۷} \times \frac{۱}{۵} = \frac{۲}{۱۷}$

نسبتیں = $\frac{۲}{۱۷} : \frac{۲}{۱۷} : \frac{۲}{۱۷} : \frac{۲}{۱۷} : \frac{۲}{۱۷} : \frac{۷}{۸۵} : \frac{۷}{۸۵} : \frac{۷}{۸۵} : \frac{۷}{۱۷۰} : \frac{۷}{۱۷۰} : \frac{۷}{۱۷۰} : \frac{۷}{۱۷۰}$

اور سہام = ۲۰ : ۲۰ : ۲۰ : ۲۰ : ۲۰ : ۱۴ : ۱۴ : ۱۴ : ۷ : ۷ : ۷ : ۷ ۔ مجموعہ = ۱۷۰

مثال نمبر ۴:۔ اخیافی چچا، اخیافی پھوپھی، سگے ماموں، سگی خالہ اور علاتی ماموں میں ترکہ تقسیم کرو۔

حل:۔ اخیافی چچا اور اخیافی پھوپھی باپ کی طرف کے ہیں اس لیے ان کو $\frac{۲}{۳}$ میں سے برابر برابر ملے گا کیونکہ اخیافیوں میں دوہرا اکہرا حصہ نہیں ہوتا۔

سگے ماموں، سگی خالہ علاتی ماموں کو محجوب کر دیں گے اور ان کو $\frac{۱}{۳}$ میں سے ۲ : ۱ سے ملے گا۔

∴ اخیافی چچا کا حصہ = $\frac{۱}{۳}$ اخیافی پھوپھی کا حصہ = $\frac{۱}{۳}$ سگے ماموں کا حصہ = $\frac{۱}{۳} \times \frac{۲}{۳} = \frac{۲}{۹}$ اور سگی خالہ کا حصہ = $\frac{۱}{۳} \times \frac{۱}{۳} = \frac{۱}{۹}$

∴ نسبتیں = $\frac{۱}{۳} : \frac{۱}{۳} : \frac{۲}{۹} : \frac{۱}{۹}$: محجوب اور سہام = ۳ : ۳ : ۲ : ۱ : محجوب

مجموعہ سہام = ۹

مثال نمبر ۵:۔ دو چچا زاد بہنوں ایک پھوپھی زاد بھائی ایک ماموں زاد بھائی دو ماموں زاد بہنوں اور دو خالہ زاد بھائیوں میں ترکہ کس طرح تقسیم ہوگا۔

حل:۔ چچا اور پھوپھی باپ کی طرف کے رشتہ دار ہیں ان کو $\frac{۲}{۳}$ اور ماموں و خالہ ماں کی طرف کے ہیں اس لیے ان کو $\frac{۱}{۳}$ ملے گا

ماں کی طرف کے		باپ کی طرف کے	
خالہ	ماموں	پھوپھی	چچا
بیٹا بیٹا	بیٹی بیٹی بیٹا	بیٹا	بیٹی بیٹی

باپ کی طرف چچا کی ۲ بیٹیاں ہیں اور پھوپھی کا بیٹا ہے لیکن چچا عصبہ ہے اور پھوپھی ذوی الارحام میں سے ہے اس لیے چچا کو ملے گا پھوپھی کو نہیں

یعنی اس سوال میں چچا کی بیٹیوں کو سب یا $\frac{۲}{۳}$ مل جائے گا۔ اور پھوپھی کا بیٹا محروم رہے گا۔

اس طرح ہر چچازاد بہن کو $\frac{1}{3}$ ملے گا۔

ماں کی طرف کا $\frac{1}{3}$ ماموں و خالہ میں ۲ : ۱ سے تقسیم ہوگا۔

∴ ماموں کی طرف $\frac{1}{3} \times \frac{2}{3} = \frac{2}{9}$ دیا جائے گا۔

جو اس کے ایک بیٹے اور دو بیٹیوں میں پھر ۲ : ۱ : ۱ سے تقسیم ہوگا۔

یعنی بیٹے کو $\frac{2}{9} \times \frac{2}{4} = \frac{1}{9}$ اور بیٹیوں کو آدھا یعنی $\frac{1}{18}$ ملے گا۔

خالہ کی طرف $\frac{1}{3} \times \frac{1}{3} = \frac{1}{9}$ آیا تھا وہ اس کے دونوں بیٹوں کو $\frac{1}{18}$ اور $\frac{1}{18}$ دے دیا جائے گا۔

چچازاد بہنیں پھوپھی زاد بہن ماموں زاد بھائی بہنیں خالہ زاد بھائی

∴ کل نسبتیں = $\frac{1}{3}$: $\frac{1}{3}$: محروم : $\frac{1}{9}$: $\frac{1}{18}$: $\frac{1}{18}$: $\frac{1}{18}$: $\frac{1}{18}$

اور سہام = ۶ : ۶ : محروم : ۲ : ۱ : ۱ : ۱ : ۱ مجموعہ سہام ۱۸

آٹھواں باب

تقسیم ترکہ کی خصوصی صورتیں

تخارج یا اخراج وارث

تخارج:۔ اگر کوئی وارث ترکہ میں سے کوئی خاص چیز لے کر اپنے شرعی حصے سے برضا ورغبت دست بردار ہو جائے اور دوسرے ورثا بھی اس پر راضی ہوں تو اس صورت میں اس شخص کو وارثوں کی فہرست میں سے خارج کر دیا جاتا ہے اور اسی کا نام تخارج یا اخراج وارث ہے۔ ایسے خارج شدہ وارث کو صرف وہی چیز ملتی ہے جس کے عوض وہ ترکہ کے باقی مال سے دست بردار ہوتا ہے۔ مثلاً کسی میت کے وارثوں میں تین بیٹے ہوں اور ایک بیٹا بقیہ دو کی رضامندی سے یہ طے کرلے کہ وہ فلاں باغ لے کر اپنے حصہ سے دست بردار ہو جائے گا تو یہ باغ اس کو ملے گا اور بقیہ مال دو بیٹوں میں تقسیم ہو جائے گا۔ یا کسی میت کے شوہر پر دین مہر باقی ہے وہ یہ کہے کہ میں یہ قرض نہ دوں گا اس کے عوض میں ترکہ میں سے اپنا حصہ چھوڑتا ہوں اور باقی وارث اسے مان لیں تو شوہر کا اخراج ہو جائے گا۔

تخارج میں حصہ نکالنے کا طریقہ:۔ اگر کسی وارث کا اخراج طے پا گیا ہے تو خارج ہونے والے وارث کا بھی نام وارثوں میں شامل کر کے نسبتیں معلوم کرنا چاہیئے۔ پھر اس کے سہام الگ کر کے مجموعہ نکالنا چاہیئے۔ اگر شروع ہی سے اسے نکال دیں تو بعض اوقات تقسیم بالکل غلط ہو جائے گی۔

مثال نمبر ۱:۔ کسی میت کے وارثوں میں اس کے شوہر، ماں اور چچا موجود تھے شوہر نے دین مہر کے عوض اپنے حصے سے دست برداری دے دی اور ماں و چچا نے منظور کر لیا تو ماں اور چچا کے حصے معلوم کرو۔

حل:۔ شوہر کا حصہ = $\frac{1}{2}$ کیونکہ اولاد نہیں ہے ماں کا حصہ = $\frac{1}{3}$ کیونکہ اولاد نہیں ہے۔

∴ مجموعہ = $\frac{۱}{۲} + \frac{۱}{۳} = \frac{۳+۲}{۶} = \frac{۵}{۶}$ ∴ چچا کا حصہ = $۱ - \frac{۵}{۶} = \frac{۱}{۶}$

∴ کل نسبتیں = $\frac{۱}{۲} : \frac{۱}{۳} : \frac{۱}{۶}$ اور سہام ۳ : ۲ : ۱

چونکہ شوہر خارج ہو رہا ہے اس لیے اس کے ۳ سہام الگ کر کے ماں اور چچا کے سہام ۲ اور ۱ رہ جائیں گے یعنی کل ترکہ کے ۳ حصے ہوں گے ۲ حصے ماں کو اور ایک چچا کو ملے گا۔

[اگر شوہر کو پہلے ہی سے خارج کر دیتے تو ماں کا $\frac{۱}{۳}$ اور باقی $\frac{۲}{۳}$ چچا کو مل جاتا یعنی ان کے حصوں کی نسبت ۱ : ۲ ہو جاتی جو در اصل صحیح نہ ہوتا۔ کیونکہ جس قرض (دین مہر) کی وجہ سے شوہر نے اپنا حصہ چھوڑا ہے اس میں ماں کا حصہ بھی لگتا اور باقی ترکہ میں سے $\frac{۱}{۳}$ حصہ اسے ملتا۔]

مثال نمبر ۲:- اکرم کے انتقال کے وقت اس کی بیوی تین بیٹے اور ایک بیٹی وارث تھے۔ ایک بیٹے نے ایک مکان لے کر اپنا حصہ چھوڑنا منظور کر لیا دوسرے ورثاء بھی راضی تھے۔ تو باقی میں ترکہ تقسیم کرو۔

حل:- بیوی کا حصہ = $\frac{۱}{۸}$ (اولاد سے)

∴ باقی $\frac{۷}{۸}$ بیٹوں اور بیٹی کو ۲ : ۲ : ۲ : ۱ کی نسبت سے ملے گا۔ حصوں کا مجموعہ = ۷

∴ ایک بیٹے کا حصہ = $\frac{۲}{۷} \times \frac{۷}{۸} = \frac{۱}{۴}$

اور بیٹی کا حصہ = $\frac{۱}{۷} \times \frac{۷}{۸} = \frac{۱}{۸}$

∴ حصوں کی نسبتیں = $\frac{۱}{۸} : \frac{۱}{۴} : \frac{۱}{۴} : \frac{۱}{۴} : \frac{۱}{۸}$

اور سہام = ۱ : ۲ : ۲ : ۲ : ۱ ۔ مجموعہ = ۸

لیکن ایک بیٹا خارج ہو رہا ہے اس لیے باقی کے سہام = ۱ : ۲ : ۲ : ۱ ۔ مجموعہ = ۶

[اس مثال میں بھی اگر خارج ہونے والے بیٹے کو شروع ہی سے نکال دیں تو بیوی کے بعد ترکہ کا $\frac{۷}{۸}$ پانچ حصوں میں تقسیم ہو کر ہر بیٹے کو $\frac{۷}{۲۰}$ اور بیٹی کو $\frac{۷}{۴۰}$ ملتا۔

اس طرح بیوی کو مکان کے عوض کچھ نہ ملتا۔ جو انصاف کے خلاف ہے]

اس لیے یاد رکھو کہ جس وارث کا اخراج ہو اس کو شامل کر کے سہام نکالو پھر

اس کے سہام الگ کرکے مجموعہ معلوم کرو۔

مثال نمبر ۳:۔ اگر کسی خاتون کے وارثوں میں اس کا شوہر، ماں، بھائی، بہن ہوں اور شوہر بعوض دین مہر ترکہ سے دست بردار ہو جائے تو باقی لوگوں میں ترکہ کس طرح تقسیم ہوگا۔

حل:۔ شوہر کا حصہ $=\frac{1}{2}$، ماں کا حصہ $=\frac{1}{6}$، مجموعہ $=\frac{1}{2}+\frac{1}{6}=\frac{1+3}{6}=\frac{4}{6}=\frac{2}{3}$

باقی $=\frac{1}{3}$ یہ بھائی بہن میں ۲ : ۱ سے تقسیم ہوگا۔

$\therefore$ بھائی کا حصہ $=\frac{1}{3}\times\frac{2}{3}=\frac{2}{9}$ اور بہن کا حصہ $=\frac{1}{9}$

شوہر کے علاوہ باقی نسبتیں $=\frac{1}{6}:\frac{2}{9}:\frac{1}{9}$ اور سہام $=$ ۳ : ۴ : ۲۔ مجموعہ $=$ ۹

مثال نمبر ۴:۔ اگر کسی میت کے وارثوں میں بیوی، ماں، بہن اور بیٹی ہو اور بیوی بعوض مکان کے اپنے حصہ سے دست بردار ہو جائے تو باقی وارثوں میں ترکہ تقسیم کرو۔

حل:۔ بیوی کا حصہ $=\frac{1}{8}$ ماں کا حصہ $=\frac{1}{6}$ بیٹی کا حصہ $=\frac{1}{2}$

اور باقی بہن کو عصبہ مع غیرہ کی حیثیت سے مل جائے گا۔

پہلے تینوں کے حصوں کا مجموعہ $=\frac{1}{8}+\frac{1}{6}+\frac{1}{2}=\frac{12+4+3}{24}=\frac{19}{24}$

$\therefore$ باقی $=\frac{5}{24}$ $\therefore$ بیوی کے علاوہ باقی نسبتیں $=\frac{1}{6}:\frac{1}{2}:\frac{5}{24}$

اور سہام $=$ ۴ : ۱۲ : ۵۔ مجموعہ $=$ ۲۱

مثال نمبر ۵:۔ شوہر، ماں، بھائی اور بہن اگر کسی میت کے وارث ہوں اور بھائی ایک موٹر کار لے کر باقی ترکہ سے دست بردار ہو جائے تو شوہر، ماں اور بہن کو کتنے کتنے سہام ملیں گے۔

حل:۔ شوہر کا حصہ $=\frac{1}{2}$، ماں کا حصہ $=\frac{1}{6}$۔ مجموعہ $=\frac{1}{2}+\frac{1}{6}=\frac{2}{3}$

$\therefore$ باقی $=\frac{1}{3}$ ۔ یہ $\frac{1}{3}$ بھائی اور بہن میں ۲ : ۱ سے تقسیم ہو کر بھائی کو $\frac{1}{3}\times\frac{2}{3}$ $=\frac{2}{9}$ اور بہن کو $\frac{1}{9}$ ملے گا

بھائی کے علاوہ نسبتیں $=\frac{1}{2}:\frac{1}{6}:\frac{1}{9}$ اور سہام $=$ ۹ : ۳ : ۲۔ مجموعہ $=$ ۱۴

مثال نمبر ۶:۔ اگر مثال نمبر ۵ والے سوال میں بھائی کو شروع ہی سے الگ کر کے باقی وارثوں میں ترکہ تقسیم کیا جائے تو ہر ایک کے حصوں میں کیا فرق ہوگا؟

حل :۔ اگر بھائی کو شروع ہی سے الگ کر دیں تو شوہر کا $\frac{۱}{۲}$ ماں کا $\frac{۱}{۳}$ اور بہن کا $\frac{۱}{۲}$ ہوتا ہے کیونکہ اکیلی ہے۔

اور ماں کا حصہ $\frac{۱}{۶}$ کے بجائے $\frac{۱}{۳}$ ہو گیا کیونکہ بہن اکیلی ہے اور کوئی اولاد نہیں ہے۔

اب نسبتیں $= \frac{۱}{۲} : \frac{۱}{۳} : \frac{۱}{۲}$

اور سہام = ۳ : ۲ : ۳ ۔ مجموعہ = ۸

یعنی شوہر کو $\frac{۹}{۱۴}$ کے بجائے $\frac{۳}{۸}$ ملے گا۔

فرق $= \frac{۹}{۱۴} - \frac{۳}{۸} = \frac{۳۶-۲۱}{۵۶} = \frac{۱۵}{۵۶}$ یعنی شوہر کو $\frac{۱۵}{۵۶}$ کم ملا۔

اسی طرح ماں کو $\frac{۳}{۱۴}$ کے بجائے $\frac{۲}{۸}$ یا $\frac{۱}{۴}$ ملے گا

∴ فرق $= \frac{۱}{۴} - \frac{۳}{۱۴} = \frac{۷-۶}{۲۸} = \frac{۱}{۲۸}$ یعنی ماں کو پہلے سے $\frac{۱}{۲۸}$ زیادہ ملا۔

اور بہن کو $\frac{۲}{۱۴}$ یا $\frac{۱}{۷}$ کے بجائے $\frac{۳}{۸}$ ملا۔

∴ فرق $= \frac{۳}{۸} - \frac{۲}{۱۴} = \frac{۲۱-۸}{۵۶} = \frac{۱۳}{۵۶}$ یعنی بہن کو $\frac{۱۳}{۲۸}$ زیادہ مل گیا۔

اس طرح تینوں کے حصے غلط ہو گئے۔

ب ۔ حمل کے حصّے

دوسری خصوصی صورت جس سے سابقہ پیش آسکتا ہے یہ ہے کہ کسی شخص کی وفات کے وقت کوئی ایسی عورت حاملہ ہو جس کا بچہ میت کا وارث ہو۔ اب چونکہ جب تک ولادت نہ ہو جائے نہ تو اس بات کا تعین ہو سکتا ہے کہ وہ بچہ لڑکا ہے یا لڑکی اور نہ اسی بات کا کہ ایک ہی بچہ پیدا ہو گا یا ایک سے زیادہ جڑواں بچے پیدا ہوں گے۔ ایسی صورت میں ترکہ تقسیم کرنے کی بہتر صورت تو یہی ہے کہ ولادت کا انتظار کیا جائے اور سارے شبہات دُور ہونے اور صحیح وارثوں کا تعین ہو جانے پر حسب قاعدہ ترکہ تقسیم کر دیا جائے۔

لیکن بعض اوقات اس کی ضرورت پیش آسکتی ہے کہ انتظار کیے بغیر ہی ترکہ کی

تقسیم ہو تو اس صورت میں احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ ترکہ کی تقسیم دو طرح سے کی جائے ایک تو حمل کو لڑکا فرض کر کے اور دوسرے اس کو لڑکی سمجھ کر پھر دونوں طریقوں سے جو سہام آئیں ان کے ذو اضعاف اقل میں مجموعہ سہام کو تبدیل کر کے ہر ایک وارث کے حصّے معلوم کریں جس تقسیم میں موجودہ وارثوں کو کم ملتا ہے اس کے مطابق ان کو ترکہ دے دیں۔ اور باقی محفوظ رکھیں۔ ولادت ہونے پر بقیہ کی تقسیم کر دی جائے۔

حمل کی کم سے کم مدت یا زیادہ سے زیادہ مدّت اور بعض دیگر ضروری مسائل فقہ کی کتابوں سے یا علمائے کرام سے معلوم کرنا بھی ضروری ہے تاکہ کسی قسم کی غلطی ترکہ کی تقسیم میں نہ واقع ہو۔ دوسری بات جو اس سلسلہ میں ضروری ہے وہ یہ کہ چونکہ پہلے سے یہ جاننا ممکن نہیں ہے کہ ایک ہی بچہ پیدا ہوگا یا زیادہ تو امام ابوحنیفہؒ کے ایک قول کے مطابق اس کو چار بیٹے یا چار بیٹی فرض کر کے حصّے نکالے جائیں اور ان کے حصّے محفوظ رکھے جائیں دوسرے وارثوں کو جس تقسیم میں کم ملتا ہو اس کے مطابق دے دیں۔ پھر ولادت کے بعد جو صحیح شکل سامنے آئے اس کے مطابق تقسیم مکمل کر دیں۔ بعض روایات میں حمل کو تین بیٹے یا تین بیٹیاں شمار کرنے کی رائے دی گئی ہے اور بعض میں دو دو لیکن فتویٰ ابو یوسفؒ کی اس روایت پر ہے کہ حمل کے لیے ایک بیٹے یا ایک بیٹی کا حصّہ جو ان دونوں میں سے زیادہ ہو محفوظ رکھا جائے البتہ دوسرے وارثوں سے اس بات کا عہد لے لیا جائے کہ ایک سے زیادہ بچہ پیدا ہونے کی صورت میں ان کو اگر کچھ واپس کرنا پڑے تو وہ واپس کر دیں گے۔ اور کوئی شخص اس بات کی ضمانت بھی لے۔

عام حالات میں حمل کو ایک ہی بیٹا یا ایک بیٹی تصور کرنا چاہیے۔ اس کی ایک مثال دی جا رہی ہے جس سے بات پوری طرح سمجھ میں آ جائے گی۔

حل شدہ مثالیں

مثال:۔ نصیر الدین کا انتقال ہوا تو اس کی بیوی، ماں، باپ اور لڑکی وارث تھے اور بیوی حاملہ تھی۔ ترکہ اگر فوراً تقسیم کرنا ہو تو ہر ایک کو کیا ملے گا اور کس کس کے

کتنے حصے محفوظ رہیں گے؟

حل:۔ پہلی تقسیم (حمل کو لڑکا فرض کر کے)

بیوی کا حصہ = $\frac{1}{8}$، ماں کا حصہ = $\frac{1}{6}$ اور باپ کا حصہ = $\frac{1}{6}$

∴ مجموعہ = $\frac{1}{8} + \frac{1}{6} + \frac{1}{6} = \frac{3+4+4}{24} = \frac{11}{24}$

∴ باقی = $1 - \frac{11}{24} = \frac{24-11}{24} = \frac{13}{24}$ (یہ بیٹے اور بیٹی کو ملے گا)

بیٹے اور بیٹی کے حصوں کی نسبت = ۲ : ۱ مجموعہ = ۳

∴ بیٹے کو $\frac{2}{3}$ اور بیٹی کو $\frac{1}{3}$ ملے گا

یعنی بیٹے کا حصہ = $\frac{13}{24} \times \frac{2}{3} = \frac{13}{36}$ اور بیٹی کا حصہ = $\frac{13}{24} \times \frac{1}{3} = \frac{13}{72}$

∴ کل نسبتیں = $\frac{1}{8} : \frac{1}{6} : \frac{1}{6} : \frac{13}{36} : \frac{13}{72}$

اور سہام = ۹ : ۱۲ : ۱۲ : ۲۶ : ۱۳ ۔ مجموعہ = ۷۲۔

(۲) حمل کو لڑکی فرض کر کے تقسیم حسب ذیل ہوگی

بیوی کا حصہ = $\frac{1}{8}$، ماں کا حصہ = $\frac{1}{6}$، باپ کا حصہ = $\frac{1}{6}$ اور بیٹیوں کا حصہ = $\frac{2}{3}$

∴ مجموعہ = $\frac{1}{8} + \frac{1}{6} + \frac{1}{6} + \frac{2}{3} = \frac{16+4+4+3}{24} = \frac{27}{24} = \frac{9}{8}$ یہ ایک سے زیادہ ہے

∴ باپ کو عصبہ ہونے کی حیثیت سے کچھ نہ ملے گا۔

کل نسبتیں = $\frac{1}{8} : \frac{1}{6} : \frac{1}{6} : \frac{1}{3} : \frac{1}{3}$

اور سہام = ۳ : ۴ : ۴ : ۸ : ۸ ۔ مجموعہ = ۲۷

دونوں صورتوں میں مجموعہ سہام اگر برابر ہوتا تو موازنہ آسان ہوتا اس لیے مجموعہ سہام برابر کرنے کے لیے ۷۲ اور ۲۷ کا ذواضعاف اقل معلوم کیا جائے گا جو دونوں صورتوں میں مجموعہ سہام قرار پائے گا۔ اسی کے مطابق ہر تقسیم میں سہام کو اتنے گنا کر دیا جائے جتنے گنا یہ ذواضعاف اقل اس مجموعہ کا ہے۔

اس سوال میں ۷۲ اور ۲۷ کا ذواضعاف اقل = ۲۱۶

۲۱۶ = ۷۲ کا ۳ گنا

∴ پہلی تقسیم میں ہر ایک کے سہام ۳ گنا ہو کر ۲۷ : ۳۶ : ۳۶ : ۷۸ : ۳۹ ہوں گے۔

اور ۲۱۶ = ۲۷ کا ۸ گنا ؛ دوسری تقسیم میں ہر ایک کے سہام ۸ گنا ہو کر ۲۴ : ۳۲ : ۳۲ : ۶۴ : ۶۴ ہوں گے۔

یعنی بیوی کو دوسری تقسیم میں کم ملتے ہیں اس لیے اسی کے مطابق بیوی کو ۲۴ سہام دیئے جائیں گے اور باقی ۳ سہام محفوظ رہیں گے جو ولادت کے بعد لڑکا پیدا ہونے کی صورت میں اس کو مل جائیں گے۔

اسی طرح ماں اور باپ کو ۳۲ سہام ملیں گے اور چار چار سہام ان کے محفوظ رہیں گے۔

اور بیٹی کو پہلی تقسیم میں کم ملتا ہے اس لیے اس کو ۳۹ سہام دیئے جائیں گے اور باقی ۲۵ اس کے لیے محفوظ رہیں گے۔

کل تقسیم کیے جانے والے سہام = ۲۴ + ۳۲ + ۳۲ + ۳۹ = ۱۲۷

اور محفوظ شدہ سہام = ۲۱۶ - ۱۲۷ = ۸۹

اب اگر حمل سے لڑکا پیدا ہوا تو اس کو پہلی تقسیم کے مطابق ۸۷ سہام ملیں گے اور بیوی کو ۳ سہام اور ماں باپ کو چار چار سہام اور مل جائیں گے۔ اس طرح ترکہ پہلی تقسیم کے مطابق بٹ جائے گا۔

اور اگر حمل سے لڑکی پیدا ہوئی تو دوسری تقسیم کے مطابق ۶۴ سہام اس کو ملیں گے اور باقی ۲۵ سہام پہلی بیٹی کو اور مل جائیں گے۔ اس طرح تقسیم دوسرے قاعدے سے ہو جائے گی۔

جواب: کل ۲۱۶ سہام کرکے ۲۴ بیوی کو ۳۲ ماں کو ۳۲ باپ کو اور ۳۹ بیٹی کو دے کر ۸۹ سہام محفوظ رہیں گے۔

اگر لڑکا پیدا ہوا تو اس کو ۸۷ سہام بیوی کو ۳ سہام ماں اور باپ ہر ایک کو ۴ سہام ملیں گے۔

اور اگر لڑکی پیدا ہوئی تو اس کو ۶۴ سہام اور پہلی بیٹی کو ۲۵ سہام اور مل جائیں گے۔

حمل کی میراث کے متعلق چند سوالات اور ان کے مختصر جوابات

حمل کی میراث کے متعلق چند سوالات اور ان کے مختصر جوابات مزید تشریح کیلیے دیئے جاتے ہیں۔

سوالات:۔

(۱) ظہیر الدین کا انتقال ہوا، اس کی بیوی سلیمہ، دو بہنیں شاکرہ اور صابرہ اور ماں

عزیزالنسار موجود ہیں۔ اور بیوی حاملہ ہے۔ بتاؤ ترکہ کس طرح تقسیم ہوگا اور کس کس کے کتنے حصے محفوظ رہیں گے؟

(۲) ایک شخص کے انتقال کے وقت اس کی بیوی باپ اور بیٹے کی حاملہ بیوی موجود تھی، بتاؤ ترکہ کس طرح تقسیم ہوگا اور کس کے کتنے سہام محفوظ رہیں گے۔

(۳) مشیر کے انتقال کے وقت اس کی والدہ حاملہ تھی اور ایک بہن اور ایک بھتیجہ موجود تھے بتاؤ ترکہ کس طرح تقسیم ہوگا اور کس کے کتنے سہام محفوظ رہیں گے۔

(۴) عزیزالحق نے اپنی ماں اور دو بیٹیاں وارث چھوڑیں اور بھائی سعیدالحق مرحوم کی بیوہ کو حمل بھی ہے۔ ترکہ کس طرح تقسیم ہوگا اور کس کے کتنے سہام محفوظ رہیں گے۔

(۵) سلیم نے ماں، بھائی اور حاملہ بیوی چھوڑی بتاؤ ترکہ کس طرح تقسیم ہوگا۔ اور کس کے کتنے سہام محفوظ رہیں گے۔ اگر بچہ مردہ پیدا ہو تو اس محفوظ شدہ ترکہ کی تقسیم کیسے ہوگی۔

(۶) جمیل نے حاملہ بیوی دو بیٹے دو بیٹیاں اور ماں وارث چھوڑے، ترکہ تقسیم کرو اور بتاؤ کس کے کتنے سہام محفوظ رہیں گے۔ اگر بچہ مردہ پیدا ہو تو محفوظ شدہ سہام کس طرح تقسیم کیے جائیں گے۔

جوابات

(۱) کل ۴۸ سہام کر کے سلیمہ کو ۶ سہام عزیزالنسار کو ۸ سہام دیئے جائیں گے اور باقی ۳۴ سہام محفوظ رہیں گے۔ اگر لڑکا پیدا ہوا تو کل ۳۴ اس کو مل جائیں گے اور بہنیں محروم ہوں گی۔ اگر لڑکی پیدا ہوئی تو ۲۴ سہام اس کے ہوں گے اور ہر بہن کو پانچ پانچ سہام ملیں گے۔

(۲) کل ۲۴ سہام کر کے بیوی کو ۳ اور باپ کو ۴ سہام دیئے جائیں گے۔ اگر پوتا پیدا ہوا تو بقیہ کل ۱۷ سہام اس کو مل جائیں گے اور اگر پوتی ہوئی تو ۱۲ سہ کو اور ۵ سہام پھر باپ کو مل جائیں گے۔

(۳) کل ۱۸ سہام کر کے ماں کو ۳ سہام اور بہن کو ۵ سہام دیئے جائیں گے اور

دسؔ محفوظ رہیں گے اگر بھائی پیدا ہوا تو سب اس کو مل جائیں گے اور اگر بہن پیدا ہوئی تو ۹ سہام اس کو اور ایک پہلی بہن کو دے کر اس کے بھی ۶ سہام پورے کر دیں گے اور باقی تین بھتیجہ کو ملے گا۔

(۴) کل ۳۰ سہام کر کے ۵ سہام ماں کو اور دس دس بہنوں کو دیئے جائیں گے۔ بقیہ ۵ سہام محفوظ رہیں گے اگر بھتیجہ پیدا ہوا تو یہ اس کو مل جائیں گے اور اگر بھتیجی پیدا ہوئی تو چونکہ وہ ذی رحم ہے محروم ہو گی اور محفوظ شدہ سہام پھر رد ہو کر ماں کو ایک اور بہنوں کو دو دو اور مل جائیں گے۔

(۵) اگر بچہ زندہ پیدا ہوا تو ۲۴ سہام کر کے ۳ بیوی کو، ۴ ماں کو دیں گے اور باقی ۱۷ اگر لڑکا پیدا ہوا تو اس کو ملے گا اور اگر لڑکی ہوئی تو ۱۲ سہام اس کو ملیں گے اور ۵ سہام اب بھائی کو ملیں گے جو پہلے بیٹے کی وجہ سے محروم ہو گیا تھا۔ لیکن اگر بچہ مردہ پیدا ہوا تو محفوظ شدہ ۱۷ سہام میں سے ۳ بیوی کو، ۴ ماں کو اور دسؔ بھائی کو مل جائیں گے۔ اس طرح ماں کے کل ۸ سہام، بیوی کے ۶ سہام اور بھائی کے دسؔ سہام ہو جائیں گے۔

(۶) کل ۴۴۳ ۱ سہام کیے جائیں گے ۱۶۸ بیوی کو، ۲۲۴ ماں کو، ۲۳۸ ہر بیٹے کو اور ۱۱۹ ہر بیٹی کو دیں گے اور ۲۳۸ سہام محفوظ رہیں گے۔ اگر لڑکا پیدا ہوا تو سب اس کو مل جائیں گے اور اگر بیٹی ہوئی تو ۱۳۶ اس کو ملیں گے۔ باقی ۱۰۲ میں سے ۳۴، ۳۴ دونوں بیٹوں کو اور ۱۷، ۱۷ دونوں بیٹیوں کو ملیں گے۔

اگر بچہ مردہ پیدا ہوا تو محفوظ شدہ ۲۳۸ سہام ۱:۲ میں تقسیم کرنے کے لیے تین گنا کرنا پڑے گا اس طرح اس کو ۴۷۶ سہام بنا کر ہر بیٹے کو ۲۳۸ اور ہر بیٹی کو ۱۱۹ سہام دے دیں گے۔ اس صورت میں ماں کو اور بیوی کو وہی ملے گا جو پہلے مل چکا ہے۔ البتہ ۱۶۸ کا تین گنا یعنی ۵۰۴ بیوی کو اور ۲۲۴ کا تین گنا یعنی ۶۷۲ ماں کو اور ہر بیٹے کا 952 اور ہر بیٹی کا حصہ ۴۷۶ ہو جائے گا۔ کل مجموعہ سہام ۴۰۳۲ ہوں گے۔

ج۔ مناسخہ

اگر کسی میت کا ترکہ ابھی تقسیم نہ ہوا ہو اور اس کے وارثوں میں سے بھی کسی ایک یا زیادہ افراد کی وفات ہو جائے تو ترکہ کی دوہری یا تہری تقسیم کو عمل مناسخہ کہتے ہیں۔ اس میں کوئی نیا قاعدہ استعمال نہیں کرنا ہے۔ بس صرف ایک سوال کے اندر دو تین سوالات بن جائیں گے۔ کیونکہ جن وارثوں کا انتقال بعد میں ہوا ہے ان کے حصے بھی ان کے وارثوں میں تقسیم ہو جائیں گے۔ ایک مثال سے یہ بات واضح ہو جائے گی۔

حل شدہ مثالیں

مثال نمبر ۱:۔ سلیمہ کا انتقال ہوا تو اس کا شوہر منیر، بیٹی کریمہ اور ماں عظیمہ وارث تھے۔ ابھی ترکہ تقسیم نہ ہوا تھا کہ کریمہ کا انتقال ہو گیا۔ اس کے دو بیٹے خالد اور حامد اور ایک بیٹی صالحہ موجود تھے۔ ترکہ کس طرح تقسیم ہوگا۔

حل:۔ تقسیم اول ـــــ میت سلیمہ

کل ترکہ ۱ (وارث شوہر، بیٹی، ماں) شوہر کا حصہ = $\frac{1}{4}$ بیٹی کریمہ کا حصہ = $\frac{1}{2}$

ماں عظیمہ کا حصہ = $\frac{1}{6}$

مجموعہ = $\frac{1}{4} + \frac{1}{2} + \frac{1}{6} = \frac{11}{12}$ چونکہ مجموعہ ایک سے کم ہے اس لیے رد کرنا ہوگا۔

یعنی شوہر کو $\frac{1}{4}$ دے کر باقی $\frac{3}{4}$ بیٹی اور ماں کو ملے گا۔

بیٹی اور ماں کے حصوں کی نسبت = $\frac{1}{2} : \frac{1}{6}$ یا ۳ : ۱

∴ بیٹی کا حصہ = $\frac{3}{4} \times \frac{3}{4} = \frac{9}{16}$

ماں کا حصہ = $\frac{3}{4} \times \frac{1}{4} = \frac{3}{16}$۔

تقسیم دوم ـــــ میت کریمہ

کل ترکہ $\frac{9}{16}$ (وارث باپ، نانی، دو بیٹے، ۱ بیٹی)

باپ منیر کا حصّہ = $\frac{1}{6}$، نانی عظیمہ کا حصّہ = $\frac{1}{6}$

∴ مجموعہ = $\frac{1}{6}+\frac{1}{6}=\frac{1}{3}$

باقی $1-\frac{1}{3}=\frac{2}{3}$ دو بیٹوں اور ایک بیٹی میں ۲ : ۲ : ۱ سے تقسیم ہوگا۔

حصّوں کا مجموعہ = ۵

∴ ہر بیٹے کا حصّہ = $\frac{2}{5}$ اور ہر بیٹی کا حصّہ = $\frac{1}{5}$

یعنی خالد و حامد ہر ایک کا حصّہ = $\frac{2}{3}\times\frac{2}{5}=\frac{4}{15}$

اور صالحہ کا حصّہ = $\frac{2}{3}\times\frac{1}{5}=\frac{2}{15}$

یعنی کریمہ کے ترکہ کا (جو کل ترکہ کا $\frac{9}{16}$ ہے) $\frac{4}{15}$ ہر بیٹے کو اور $\frac{2}{15}$ بیٹی کو $\frac{1}{6}$ باپ اور نانی کو ملے گا۔

∴ خالد کا حصّہ = $\frac{9}{16}\times\frac{4}{15}=\frac{3}{20}$ حامد بھی $\frac{3}{20}$ اور صالحہ کا حصّہ = $\frac{9}{16}\times\frac{2}{15}=\frac{3}{40}$

منیر کا حصّہ = $\frac{9}{16}\times\frac{1}{6}=\frac{3}{32}$ اور عظیمہ کا حصّہ بھی $\frac{3}{32}$

لیکن منیر اور عظیمہ کو دونوں جگہ حصّے ملے ہیں اس لیے ان کو جمع کرنا ہوگا۔

منیر کا کل حصّہ = $\frac{1}{4}+\frac{3}{32}=\frac{3+8}{32}=\frac{11}{32}$ اور عظیمہ کا کل حصّہ = $\frac{3}{16}+\frac{3}{32}=\frac{3+6}{32}=\frac{9}{32}$

	منیر	عظیمہ	خالد	حامد	صالحہ	
∴ کل نسبتیں یہ ہوئیں	$\frac{11}{32}$	$\frac{9}{32}$	$\frac{3}{20}$	$\frac{3}{20}$	$\frac{3}{40}$	(ذو اضعاف اقل ۱۶۰)

∴ سہام = ۵۵ : ۴۵ ، ۲۴ : ۲۴ : ۱۲ ۔ مجموعہ = ۱۶۰

مثال نمبر ۲۔ شریف کے انتقال کے وقت اس کی ماں کریمہ بیوی حمیدہ بہن شاہدہ اور پہلی بیوی کی بیٹی فہیمہ موجود تھیں۔ شاہدہ کا شوہر عبداللہ اور دو بیٹے محمود و مسعود موجود تھے۔ فہیمہ کا شوہر ظہیر مر چکا تھا اور اس کی بیٹی نصیرہ اور ایک پوتا نظیر اور ایک پوتی فاطمہ موجود تھے۔ شریف کا ترکہ تقسیم ہونے سے پہلے ہی شاہدہ اور فہیمہ کا بھی انتقال ہوگیا۔ موجودہ وارثوں میں ترکہ تقسیم کرو۔

حل:۔ پہلی تقسیم ــــ میت شریف کل ترکہ ؛ وارث :۔ ماں بیوی بہن اور بیٹی۔

کریمہ (ماں) کا حصّہ = $\frac{1}{6}$ فہیمہ (بیٹی) کا حصّہ = $\frac{1}{2}$ حمیدہ (بیوی) کا حصّہ = $\frac{1}{8}$

∴ مجموعہ $= \frac{1}{8} + \frac{1}{2} + \frac{1}{6} = \frac{3+12+4}{24} = \frac{19}{24}$

∴ باقی $1 - \frac{19}{24} = \frac{5}{24}$ شاہدہ کو بحیثیت عصبہ مع غیرہ ملے گا۔

دوسری تقسیم۔ میت شاہدہ کل ترکہ $\frac{5}{24}$

ورثاء ماں کریمہ، شوہر عبداللہ، بیٹے محمود و مسعود، شوہر کا حصہ $= \frac{1}{4}$، کریمہ (ماں) کا حصہ $= \frac{1}{6}$

∴ مجموعہ $= \frac{1}{4} + \frac{1}{6} = \frac{5}{12}$ اور باقی $= 1 - \frac{5}{12} = \frac{7}{12}$

یہ $\frac{7}{12}$ محمود و مسعود کو آدھا آدھا مل جائے گا۔

∴ محمود و مسعود ہر ایک کا حصہ $= \frac{7}{12} \times \frac{1}{2} = \frac{7}{24}$

لیکن شاہدہ کو شریف کے ترکہ میں سے صرف $\frac{5}{24}$ ملا تھا۔

∴ عبداللہ کا حصہ $= \frac{5}{24} \times \frac{1}{4} = \frac{5}{96}$

کریمہ (ماں) کا حصہ $= \frac{5}{24} \times \frac{1}{6} = \frac{5}{144}$

مسعود اور محمود ہر ایک کا حصہ $= \frac{5}{24} \times \frac{7}{24} = \frac{35}{576}$

کریمہ کو پہلے بھی $\frac{1}{6}$ مل چکا ہے۔ ∴ اس کا کل حصہ $= \frac{1}{6} + \frac{5}{144} = \frac{5+24}{144} = \frac{29}{144}$

تیسری تقسیم۔۔ میت فہیمہ۔ کل ترکہ $\frac{1}{2}$

ورثاء:۔ دادی کریمہ، بیٹی نصیرہ، پوتا نظیر، پوتی فاطمہ (حمیدہ سوتیلی ماں ہے اس لیے اس کا کوئی حصہ فہیمہ کے ترکہ میں نہیں ہے)

کریمہ کا حصہ $= \frac{1}{6}$ نصیرہ کا حصہ $= \frac{1}{2}$

∴ مجموعہ $= \frac{1}{6} + \frac{1}{2} = \frac{2}{3}$

باقی $= 1 - \frac{2}{3} = \frac{1}{3}$ یہ نظیر اور فاطمہ کو ۲ : ۱ سے ملے گا

∴ نظیر کا حصہ $= \frac{1}{3} \times \frac{2}{3} = \frac{2}{9}$

اور فاطمہ کا حصہ $= \frac{1}{3} \times \frac{1}{3} = \frac{1}{9}$

لیکن فہیمہ کا کل ترکہ میں سے $\frac{1}{2}$ حصہ تھا

∴ کریمہ کا حصہ $= \frac{1}{2} \times \frac{1}{6} = \frac{1}{12}$

نصیرہ کا حصہ = $\frac{1}{2} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{4}$

نظیر کا حصہ = $\frac{1}{2} \times \frac{2}{9} = \frac{1}{9}$

اور فاطمہ کا حصہ = $\frac{1}{2} \times \frac{1}{9} = \frac{1}{18}$ ۔ کریمہ کو $\frac{29}{144}$ پہلے مل چکا ہے۔

∴ اس کا کل حصہ = $\frac{29}{144} + \frac{1}{12} = \frac{12+29}{144} = \frac{41}{144}$

حمیدہ، کریمہ، عبداللہ، مسعود، محمود، نصیرہ، نظیر، فاطمہ

∴ کل نسبتیں = $\frac{1}{8} : \frac{41}{144} : \frac{5}{96} : \frac{35}{576} : \frac{35}{576} : \frac{1}{4} : \frac{1}{9} : \frac{1}{8}$ (ذواضعاف اقل ۵۷۶)

∴ کل سہام = $72 : 164 : 30 : 35 : 35 : 144 : 64 : 72$ ۔ مجموعہ = ۵۷۶

مثال نمبر ۳: مسعود کی وفات پر اس کے وارثوں میں اس کے والد محمود، ماں فاطمہ، بیٹا مقصود، بیٹی خالدہ اور اخیافی بہن شاہدہ موجود تھی۔ ابھی ترکہ تقسیم نہ ہوا تھا کہ فاطمہ کا بھی انتقال ہو گیا بتاؤ ترکہ میں سے باقی لوگوں کو کتنے کتنے سہام ملیں گے۔

حل: مسعود سے تو رشتے سوال میں دئے ہوئے ہیں اب فاطمہ کے وارث اس کے شوہر محمود، بیٹی شاہدہ اور پوتا پوتی مقصود اور خالدہ ہوں گے پہلی تقسیم اس طرح ہو گی۔

پہلی تقسیم ـــــ میت مسعود کل ترکہ ۱

باپ (محمود) کا حصہ = $\frac{1}{6}$

ماں (فاطمہ) کا حصہ = $\frac{1}{6}$ کیونکہ اولاد (بیٹا، بیٹی) موجود ہیں

شاہدہ جو اخیافی بہن ہے باپ اولاد کی وجہ سے محجوب ہو گی اور باقی ترکہ بیٹے بیٹی میں تقسیم ہو گا۔

باپ اور ماں کے حصوں کا مجموعہ = $\frac{1}{6} + \frac{1}{6} = \frac{1}{3}$ اور باقی = $\frac{2}{3}$

∴ مقصود کا حصہ = $\frac{2}{3} \times \frac{2}{3} = \frac{4}{9}$

اور خالدہ کا حصہ = $\frac{2}{3} \times \frac{1}{3} = \frac{2}{9}$

دوسری تقسیم ـــ میت فاطمہ ۔ ترکہ $\frac{1}{6}$

شوہر محمود کا حصہ = $\frac{1}{4}$ یعنی $\frac{1}{6}$ کا $\frac{1}{4} = \frac{1}{24}$

بیٹی شاہدہ کا حصہ = $\frac{1}{6}$ کا $\frac{1}{2} = \frac{1}{12}$

دونوں کا مجموعہ $= \frac{1}{24} + \frac{1}{12} = \frac{2+1}{24} = \frac{3}{24} = \frac{1}{8}$

∴ باقی $= \frac{1}{6} - \frac{1}{8} = \frac{4-3}{24} = \frac{1}{24}$

یہ $\frac{1}{24}$ پوتے، پوتی میں ۲ : ۱ سے تقسیم ہوگا

∴ مقصود (پوتا) کا حصہ $= \frac{1}{24} \times \frac{2}{3} = \frac{1}{36}$

اور خالدہ (پوتی) کا حصہ $= \frac{1}{24} \times \frac{1}{3} = \frac{1}{72}$

دونوں تقسیموں کے حصے باہم ملانے سے محمود کا کل حصہ $= \frac{1}{6} + \frac{1}{24} = \frac{5}{24}$

مقصود کا حصہ $= \frac{4}{9} + \frac{1}{36} = \frac{1+16}{36} = \frac{17}{36}$

اور خالدہ کا حصہ $= \frac{2}{9} + \frac{1}{72} = \frac{1+16}{72} = \frac{17}{72}$

	محمود	مقصود	خالدہ	شاہدہ
∴ کل نسبتیں	$\frac{5}{24}$:	$\frac{17}{36}$:	$\frac{17}{72}$:	$\frac{1}{12}$
اور سہام =	۱۵ :	۳۴ :	۱۷ :	۶ ۔ مجموعہ = ۷۲

مثال نمبر ۴:۔ زید کا انتقال ہوا تو اس کی بیوی رحیمہ، بیٹی حلیمہ، بھائی رفیع موجود تھے۔ ترکہ تقسیم ہونے سے پہلے رحیمہ فوت ہوگئی اس کے باپ جمیل، ماں سلیمہ اور بھائی نظیر موجود تھے پھر حلیمہ بھی فوت ہوگئی۔ اس کا شوہر نصیر، نانا جمیل، نانی سلیمہ، بیٹی طاہرہ، چچا رفیع اور ماموں نظیر موجود تھے۔ اب ترکہ کس طرح تقسیم ہوگا۔

حل:۔ یہاں تین تقسیمیں ہوں گی پہلے میت زید کا ترکہ پھر رحیمہ کا حصہ اور پھر حلیمہ کا حصہ تقسیم ہوگا۔

پہلی تقسیم ـــــ میت زید ۔ کل ترکہ ۱

بیوی رحیمہ کا حصہ $= \frac{1}{8}$

بیٹی حلیمہ کا حصہ $= \frac{1}{2}$

اور باقی یعنی $1 - \left(\frac{1}{8} + \frac{1}{2}\right) = 1 - \frac{5}{8} = \frac{3}{8}$ بھائی رفیع کو ملے گا۔

دوسری تقسیم ـــــ میت رحیمہ ۔ ترکہ $\frac{1}{8}$

حلیمہ بیٹی کا حصہ $= \frac{1}{2}$

باپ (جمیل) کا حصہ = $\frac{1}{6}$ اور ذوی الفروض سے بچا ہوا۔

ماں (سلیمہ) کا حصہ = $\frac{1}{6}$

بھائی نظیر باپ کی وجہ سے محجوب۔

لیکن کل ترکہ صرف $\frac{1}{8}$ ہے۔

∴ بیٹی حلیمہ کا حصہ = $\frac{1}{8}$ کا $\frac{1}{2} = \frac{1}{16}$

باپ جمیل اور ماں سلیمہ کا ہر ایک کا حصہ = $\frac{1}{8} \times \frac{1}{6} = \frac{1}{48}$

∴ باپ جمیل کا حصہ بہ حیثیت عصبہ = $\frac{1}{8} - \left(\frac{1}{16} + \frac{1}{48} + \frac{1}{48}\right)$

$= \frac{1}{8} - \left(\frac{1+1+3}{48}\right) = \frac{1}{8} - \frac{5}{48} = \frac{6-5}{48} = \frac{1}{48}$

∴ باپ جمیل کا کل حصہ = $\frac{1}{48} + \frac{1}{48} = \frac{2}{48} = \frac{1}{24}$

تیسری تقسیم —— میت حلیمہ ترکہ $\frac{1}{2} + \frac{1}{16} = \frac{8+1}{16} = \frac{9}{16}$

شوہر نصیر کا حصہ = $\frac{1}{4}$ یعنی $\frac{9}{16}$ کا $\frac{1}{4} = \frac{9}{64}$

بیٹی طاہرہ کا حصہ = $\frac{1}{2}$ یعنی $\frac{9}{16}$ کا $\frac{1}{2} = \frac{9}{32}$

نانی سلیمہ کا حصہ = $\frac{1}{6}$ یعنی $\frac{9}{16}$ کا $\frac{1}{6} = \frac{3}{32}$

اور شوہر، بیٹی اور نانی ذوی الفروض کو دینے کے بعد جو بچے گا وہ عصبہ چچا رفیع کو مل جائے گا۔

ذوی الفروض کے حصوں کا مجموعہ = $\frac{9}{64} + \frac{9}{32} + \frac{3}{32} = \frac{9+18+6}{64} = \frac{33}{64}$

باقی = $\frac{9}{16} - \frac{33}{64}$ رفیع کو ملے گا۔

اور ماموں نظیر اور نانا جمیل ذوی الارحام میں سے ہیں اس لیے ان کو کچھ نہیں ملے گا۔

رفیع کا یہ حصہ = $\frac{36-33}{64} = \frac{3}{64}$

اب تینوں تقسیموں سے حصہ یکجا کر کے رفیع کے حصے $\frac{3}{8} + \frac{3}{64}$

$= \frac{24+3}{64} = \frac{27}{64}$

اور سلیمہ کا کل حصہ = $\frac{1}{48} + \frac{3}{32} = \frac{2+9}{96} = \frac{11}{96}$

اس لیے اب موجودہ وارثوں سلیمہ، جمیل، طاہرہ، نصیر، رفیع اور نظیر کے حصوں

کی نسبتیں اسی ترتیب سے یہ ہیں $\frac{11}{96}$: $\frac{1}{24}$: $\frac{9}{32}$: $\frac{9}{64}$: $\frac{27}{64}$: محروم

اور سہام = ۲۲ : ۸ : ۵۴ : ۲۷ : ۸۱ : محروم

مجموعہ سہام = ۱۹۲

(د) مفقود کی میراث

جو شخص غائب ہو جائے اور کسی طرح یہ نہ معلوم ہو سکے کہ وہ زندہ بھی ہے یا نہیں تو اس کو مفقود کہتے ہیں۔ شرعاً مفقود اپنے مال کے لیے زندہ سمجھا جائے گا اور اس کا مال اس کے وارثوں میں اس وقت تک تقسیم نہ ہوگا جب تک اس کی موت کا یقین نہ ہو جائے۔

اگر موت کا ثبوت مل جائے تو اس تاریخ میں اس کے جو ورثار موجود ہوں ان میں ترکہ تقسیم ہوگا اگر ثبوت مرنے کا نہ ملے تو مدت انتظار کے بارے میں فقہا کے درمیان اختلاف ہے۔ بعض ۱۲۰ سال کی عمر تک، بعض ۱۱۰، ۱۰۵ اور ۹۰ سال کی عمر تک انتظار ضروری سمجھتے ہیں لیکن فتویٰ ۹۰ سال کی عمر پر ہے یعنی جب مفقود کی عمر ۹۰ سال ہو جائے تو اس کا مال اس کے موجودہ وارثوں میں تقسیم کر دیا جائے گا۔ موجودہ وارثوں سے مطلب یہ ہے کہ جس دن مفقود کی عمر ۹۰ سال پوری ہوئی اس دن جو ورثار موجود تھے۔

دوسروں کے ترکہ میں اگر مفقود وارث ہو تو اس صورت میں ترکہ کی تقسیم مثل طریقۂ حل دو طرح سے کی جائے گی۔

(اوّل) مفقود کو زندہ تصور کر کے۔

(دوم) اس کو مردہ تصور کر کے۔ پھر جس تقسیم میں باقی وارثوں کو کم حصہ ملتا ہو اس کے مطابق سہام ان کو دے کر باقی محفوظ رکھے جائیں گے۔

اگر مفقود واپس آ جائے یا اس کے زندہ ہونے کا ثبوت مل جائے تو پھر اس تقسیم کے مطابق محفوظ شدہ مال بانٹ دیا جائے اور اگر موت کا ثبوت مل جائے یا ۹۰ سال عمر پوری ہو جائے تو اس وقت مفقود کے جو ورثار موجود ہوں ان میں اس کا محفوظ شدہ مال تقسیم کر دیا جائے۔

حل شدہ مثالیں

مثال:۔ حمیدہ کا انتقال ہوا تو اس کا شوہر اصغر، دو سگی بہنیں شکیلہ اور جمیلہ اور ایک مفقود بھائی ناصر وارثوں میں تھے۔ ترکہ کس طرح تقسیم ہوگا۔

حل:۔ (۱) ناصر کو زندہ تصور کر کے

شوہر (اصغر) کا حصّہ = $\frac{1}{2}$

باقی $\frac{1}{2}$ میں بہنوں اور بھائی کے حصّوں کی نسبت = ۱ : ۱ : ۲۔ مجموعہ = ۴

∴ شکیلہ کا حصّہ = $\frac{1}{2} \times \frac{1}{4} = \frac{1}{8}$ اور جمیلہ بھی $\frac{1}{8}$، ناصر کا حصّہ = $\frac{1}{2} \times \frac{2}{4} = \frac{1}{4}$

∴ کل نسبتیں $\frac{1}{2} : \frac{1}{8} : \frac{1}{8} : \frac{1}{4}$ اور سہام = ۴ : ۱ : ۱ : ۲۔ مجموعہ = ۸

(۲) ناصر کو مردہ تصور کر کے

شوہر (اصغر) کا حصّہ = $\frac{1}{2}$ اور ۲ بہنوں کا حصّہ = $\frac{2}{3}$

∴ ہر ایک کا $\frac{2}{3} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{3}$

∴ نسبتیں = $\frac{1}{2} : \frac{1}{3} : \frac{1}{3}$ اور سہام ۳ : ۲ : ۲۔ مجموعہ = ۷

لیکن موازنہ کرنے کے لیے دونوں مجموعہ سہام ۸ اور ۷ کا ذو اضعاف اقل مشترک ۵۶ معلوم کیا

۵۶ = ۸ کا ۷ گنا ∴ پہلی تقسیم میں ہر ایک کے حصّہ کو ۷ سے ضرب کیا تو ۲۸ : ۷ : ۷ : ۱۴ ہوا

۵۶ = ۷ کا ۸ گنا ∴ دوسری تقسیم میں ہر ایک کے حصے کو ۸ سے ضرب کیا تو ۲۴ : ۱۶ : ۱۶ ہوا

اصغر کو دوسری تقسیم میں کم ملتا ہے اس لیے اس کو ۲۴ سہام دیئے جائیں گے۔ اور شکیلہ و جمیلہ کو پہلی تقسیم میں کم ملتا ہے اس لیے ہر ایک کو ۷ سہام ملیں گے اس طرح ۲۴ + ۷ + ۷ = ۳۸ سہام تقسیم ہو جائیں گے۔ باقی ۱۸ سہام محفوظ رہیں گے۔

اگر ناصر زندہ واپس آگیا تو اس کے ۱۴ سہام اس کو دے دیں گے اور ۴ سہام اصغر کو مل جائیں گے اور پہلی تقسیم کے مطابق عمل پورا ہو جائے گا۔

اگر ناصر کی موت کا ثبوت مل گیا تو شکیلہ اور جمیلہ ہر ایک کو ۹ سہام اور ملیں

گے اور تقسیم دوسرے طریقے کے مطابق ہو جائے گی۔

(۵) خنثیٰ مُشکل کی میراث

اگر کسی شخص میں مرد و عورت دونوں کی علامتیں موجود ہوں یا کوئی بھی علامت نہ ہو تو حتی الوسع کسی طرح اس کو مرد یا عورت قرار دیتے ہیں اور اسی کے موافق میراث وغیرہ کے تمام احکام لگاتے ہیں۔ فقہ کی کتب میں اس کی تفصیل ملے گی کہ ایسی حالت میں اس کو مرد یا عورت قرار دینے کے لیے کن باتوں کے دیکھنے سے کسی نتیجہ پر پہنچا جا سکتا ہے۔ لیکن اگر شخص مذکور بالغ نہ ہو یا کسی اور سبب سے اس کو مرد یا عورت کسی صنف میں شمار کرنا دشوار ہو تو ایسے شخص کو خنثیٰ مُشکل کہتے ہیں۔ میراث پانے میں اس کا یہ حکم ہے کہ اگر اس کو عورت سمجھنے میں حصہ کم ملتا ہے تو اُسے عورت قرار دیں گے اور اگر مرد سمجھنے میں اُس کو حصہ کم ملتا ہے تو اُسے مرد قرار دیں گے۔ اور کمتر حصہ اس کو ملے گا۔

لیکن امام شعبیؒ کے نزدیک جو ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بھی قول ہے خنثیٰ مُشکل کے بارے میں اگر جھگڑا ہو یعنی وہ اپنے آپ کو مرد کہے اور دیگر ورثاء اس کو عورت کہیں یا اس کا عکس ہو اور کسی کا قول ثابت نہ ہو سکے تو اس کو مرد کے حصے کا نصف اور عورت کے حصے کا نصف دونوں جوڑ کر دینا چاہیئے۔ اس طرح خنثیٰ مُشکل کا حصہ معلوم کرنے میں بھی امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے طریقوں میں تھوڑا سا اختلاف ہے۔ اس لیے ایک مثال سے اس کی وضاحت کی جا رہی ہے۔

حل شدہ مثالیں

مثال:۔ اگر کسی میت کے وارث ایک بیٹا ایک بیٹی اور ایک خنثیٰ مُشکل ہو تو ترکہ کس طرح تقسیم ہو گا۔

حل:۔ طریقۂ اوّل بمطابق علمائے احناف

اگر خنثیٰ کو بیٹا قرار دیں تو ورثا میں ۲ بیٹے اور ایک بیٹی ہوں گے اور خنثیٰ کو بیٹی کا دوگنا ملے گا۔ اگر اس کو بیٹی قرار دیں گے تو ایک بیٹا اور دو بیٹی ہوں گے اور خنثیٰ کو بیٹے کا $\frac{۱}{۲}$ ملے گا۔ اس لیے اسے بیٹی قرار دیں گے اور ترکہ ۲ : ۱ : ۱ کے حساب سے تقسیم ہوگا۔

طریقہ دوم بمطابق امام شعبیؒ (امام ابو یوسفؒ کے قاعدے سے)

امام ابو یوسفؒ بیٹے کو ۲ حصے بیٹی کو ۱ حصہ اور خنثیٰ کو دونوں کا آدھا یعنی $۱\frac{۱}{۲}$ حصہ دلواتے ہیں۔ اس طرح ان تینوں کے حصوں کی نسبتیں = ۲ : ۱ : $۱\frac{۱}{۲}$ یا ۴ : ۲ : ۳

طریقہ سوم (امام محمدؒ کے قاعدے سے)

خنثیٰ کو مرد تصور کر کے نسبتیں = ۲ : ۱ : ۲ مجموعہ = ۵ یعنی خنثیٰ کا حصہ = $\frac{۲}{۵}$

خنثیٰ کو عورت تصور کر کے نسبتیں = ۲ : ۱ : ۱ مجموعہ = ۴ یعنی خنثیٰ کا حصہ = $\frac{۱}{۴}$

دونوں کا مجموعہ = $\frac{۲}{۵} + \frac{۱}{۴} = \frac{۸+۵}{۲۰} = \frac{۱۳}{۲۰}$

∴ خنثیٰ کا اصلی حصہ = دونوں تقسیموں کے حصوں کا نصف = $\frac{۱۳}{۲۰} \times \frac{۱}{۲} = \frac{۱۳}{۴۰}$

باقی = $۱ - \frac{۱۳}{۴۰} = \frac{۲۷}{۴۰}$ یہ بیٹے اور بیٹی میں ۲ : ۱ سے تقسیم ہوگا۔

∴ بیٹے کا حصہ = $\frac{۲۷}{۴۰} \times \frac{۲}{۳} = \frac{۹}{۲۰}$ اور بیٹی کا حصہ = $\frac{۲۷}{۴۰} \times \frac{۱}{۳} = \frac{۹}{۴۰}$

∴ کل نسبتیں = $\frac{۹}{۲۰} : \frac{۹}{۴۰} : \frac{۱۳}{۴۰}$ اور سہام = ۱۸ : ۹ : ۱۳ مجموعہ سہام = ۴۰

اس طرح امام ابو یوسفؒ کی تقسیم سے خنثیٰ کو $\frac{۳}{۹}$ یا $\frac{۱}{۳}$ اور امام محمدؒ کی تقسیم سے $\frac{۱۳}{۴۰}$ ملے۔ ان میں کوئی زیادہ فرق نہیں ہے۔ عام طور سے خنثیٰ میں تقسیم کی نوبت نہیں آتی اس لیے اتنا جاننا کافی ہے۔